

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.zubinovelzone.in>

<https://www.znzlibrary.com/>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

باس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

[Novel Name : Yaar E Sitamgar](#)

[Jaan E Aziz Novel By Dua Khan](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra](#)

[Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer](#)

[Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah](#)

[Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt](#)

[Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

مکمل ناول

داستان چاہت

ہما خان



وہ صبح کے ساڑھے پانچ بجے اپنے گھر میں داخل ہوا

گیٹ کو لاک کیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے منہ بولے
بھائی گھوڑے بیچ کر سو رہے تھے

اس نے اپنی بائیک کی چابی اور موبائل کو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](https://www.zubinovelzone.com/) / [✉ 0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

اور سوتے ہوئے اپنے بھائیوں کی طرف بڑھا اس نے کھینچ کر پہلے عادل اور
پھر حیدر کے اوپر سے بلینکٹ ہٹایا

اواٹھ جاؤ اور کتنا سونا ہے تم لوگوں نے اٹھ جاؤ تیاری کرو نماز کی کیا سست
میتوں کی طرح پڑے ہو

عادل نے انکھیں کھولتے ہوئے اس کو دیکھا اور اٹھ کر بیٹھا جبکہ حیدر اب
تک ویسے ہی سو رہا تھا

ارے بھائی آپ آگئے

نہیں بھائی ابھی تو راستے میں ہوں میں۔ تم مجھے خواب میں دیکھ رہے ہو

اس نے یہ بولتے ہوئے حیدر کی طرف رخ کیا اور اٹھ جاتا تو بھی تجھے الگ
سے دعوت نامہ بھیجوں میں

حیدر کو ڈھیٹھوں کی طرح سوتے ہوئے دیکھ کر کہا

اب وہ بھی انکھیں مسلتا ہوا اٹھ گیا کہ اب وہ اور نیند نہیں لے سکتا تھا اس کا
بھائی آرام سے اس کو اور سونے نہیں دے گا

پھر وہ تینوں تیار ہوئے اور نماز کے لیے روانہ ہو گئے

تینوں نے باجماعت نماز ادا کی اور گھر کی رالی

ہاتیل کام کی وجہ سے دوسرے شہر گیا ہوا تھا جس وجہ سے اس کو واپس گھر
آتے ہوئے کافی وقت لگ گیا

اب اس نے اپنی نیند مکمل کرنی تھی وہ گھر میں داخل ہوتے ہوئے ان
دونوں کی طرف مڑ کر بولا دیکھو کل رات کا جگہ ہوا ہوں اب تم دونوں میں
سے کوئی بھی مجھے تنگ نہ کرے

وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے ناشتے کی تیاری کے لیے کچن کی طرف چلے گئے

اور ہاتیل اپنے کمرے میں آرام کرنے چلا گیا

عادل بھائی ایک میری بات سنیں

ہاں بول میرے شیر

بھائی کیا آج میں سکول سے چھٹی کر لوں

حیدر نے معصوم سامنہ بناتے ہوئے عادل سے کہا

کیوں بھائی کس خوشی میں



وہ کیا ہے بھائی کل کرکٹ کھیلنے کے چکر میں میں نے ٹیسٹ ہی یاد نہیں کیا

اگر آج میں اسکول گیا تو کل بھائی کو اسکول بلا لیں گے

پھر تو آپ جانتے ہی ہیں کیا ہو گا میرے ساتھ۔

یہ تجھے پہلے سوچنا چاہیے تھا

پر چل کر لے چھٹی بچے آج مزے کر مگر پڑھائی تجھے کرنی پڑے گی

چھٹی کر رہا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تو پڑھے گا نہیں

جی جی بھائی میں نے کب کہا کہ میں نہیں پڑھوں گا

بالکل پڑھوں گا

خوش ہوتے ہوئے عادل کو دیکھ کر کہا اس نے

مگر بھائی کے سامنے میرا نام مت لینا کہ میں نے بولا تجھے کر لے چھٹی میں

صاف مکر جاؤں گا کہ میں نے نہیں کہا تجھے چھٹی کرنے کا

ارے بھائی کی ٹینشن آپ نالیں بھائی کو میں سنبھال لوں گا

واہ میرے گیدڑ تو تو بڑا تیز بنتا جا رہا ہے

عادل بھائی کیا آپ مجھے کبھی گیدڑ کبھی شیر۔ جانور بنائے جا رہے ہیں

اچھا نہیں بولتا اب

چل آج دکان پر میرے ساتھ آج میری مدد کرواؤ بھائی ویسے بھی لیٹ
ائیں گے آج ورک شاپ پر

وہ ناشتہ بناتے ہوئے بولا۔ چل وہ کپ اٹھا کے دے ادھر

اس نے حیدر سے کہا۔



بھائی مجھے انڈا بھی بنا دو۔

دیکھ تیرا نوکر نہیں ہوں جو بنا ہے وہ کھا چپ کر کے

اس نے حیدر کی طرف دیکھا جو ہر بات پر منہ بنا کر بیٹھ جاتا تھا

اچھا بس اب منہ مت بنا بنا دیتا ہوں تجھے املیٹ کیا یاد کرے گا تو جیسے تو مجھے
بولتا ہے ہر کام ویسے بھائی کو بھی تو بول کے دیکھ۔ ان کے سامنے تو اتنا
شریف بنتا ہے جیسے تیرے جیسا شریف ہے ہی نہیں اس دنیا میں۔

ایسے ہی ناشتہ بناتے اور پھر گھر کے کام کرتے ہوئے انہیں صبح کے اٹھ بج
چکے تھے ان دونوں نے ناشتہ کیا اور تیار ہو کر اپنی ورک شاپ پر چلے گئے



ہانیہ تم بول رہی تھی کہ تم اس مکینک کو بڑا پسند کرتی ہو

ہاں تو کرتی ہوں اس میں کیا کوئی برائی ہے

کیا وہ بھی تجھے پسند کرتا ہے لائبرے نے اس سے پوچھا

نہیں کرتا۔۔۔ پر کرنے لگ جائے گا جب بات کرے گا تو

تو پھر بات کرنا کس بات کا انتظار کر رہی ہے تو

ہاں بول تو صحیح رہی ہے تو چل ایسا کرتے ہیں اسکول سے واپسی پر اتے
ہوئے اس کا نمبر لے لیں گے

کیا وہ تجھے اپنا نمبر دے دے گا تو کیا ان کی دکان پر جائے گی لائبرے حیران
ہوتے ہوئے بولی

وہ نہ دے وہ اس کے دو چیلے ہیں نا ان سے نکلوانا پڑے گا اور میں اکیلی نہیں
تو بھی میرے ساتھ چلے گی

ہانیہ نے اسے کہا

دیکھ بہن تو اپنے چکر خود چلا میں تو تیرے ساتھ نہیں جانے والے

دیکھ تو سہی کتنی بے وفادوست ہے تو

ہانیہ نے حیران ہوتے ہی اسے کہا

ہانیہ اور لائبہ دونوں ہی علاقے کے پرائیویٹ سکول میں پڑھانے جاتی تھی

وہیں سے ان دونوں کی دوستی کا آغاز ہوا



اس کی چاچی نے دروازے پر دستک دی اندر سے جواب نہ پا کر وہ کمرے
میں داخل ہوئی

یہ ایک بہت ہی خوبصورت کمرے کا منظر تھا

جہاں پر یوں جیسا حسن لیے ایک لڑکی اپنے خوابوں میں مگن سو رہی تھی

رہا بیٹھا اٹھو کیا آج تم نے یونیورسٹی نہیں جانا

اس کے کانوں میں اس کی چچی کی آواز پڑی وہ ہلکی سی آنکھیں کھولے انہیں
مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولی

گڈ مارنگ آنٹی

گڈ مارنگ بیٹا اٹھ جاؤ کتنا سوگی دیکھو ٹائم کیا ہو رہا ہے کیا تمہیں یونیورسٹی
نہیں جانا آج

اس نے جیسے ہی گھڑی کی طرف دیکھا تو اچھل کر کھڑی ہو گئی

اوہو آنٹی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں جگایا کتنا لیٹ ہو گئی ہوں مجھے جانا
ہے یونیورسٹی

آپ کو کس نے کہا کہ میں یونیورسٹی نہیں جا رہی آج میرا اسٹ پیپر ہے

رہا بیٹھا میں تو کب سے تمہیں جگائے جا رہی تھی تم ہی ہو جو اٹھنے کا نام
نہیں لیتی

ارے اینٹی اٹھنے کا نام تو تب لوگوں کی ناجب میں اٹھ جاؤں گی مجھے آپ

بتائیں سوتے ہوئے اٹھنے کا نام کیسے لوں

وہ شرارتی سے لہجے میں بولی

آچھا یہ سب باتیں چھوڑو تمہارے انکل نیچے تمہارا انتظار کر رہے ہیں ناشتے

پر

جلدی سے ریڈی ہو کر نیچے پہنچو

ٹھیک ہے میں ابھی 10 منٹ میں۔۔ نہیں نہیں 10 منٹ میں نہیں پانچ

منٹ میں ریڈی ہو کر نیچے آتی ہوں

اور جلدی سے الماری کی طرف جاتے ہوئے بولی

خوبصورت سابلک کلر کا ایک فراک نکالا

اور فریش ہونے واش روم میں چلی گئی

اف اس لڑکی کا تو اللہ ہی حافظ ہے وہ اس کی جلدی دیکھتے ہوئے بولی

وہ اپنے بولے ہوئے وقت پر پانچ منٹ میں تیار ہو کر ناشتے کی میز پر حاضر
تھی

السلام علیکم۔ گڈ مارننگ ہینڈ سم مین کیسی طبیعت ہے آپ کی

وہ جلدی سے کرسی کو پیچھے کرتے ہوئے بیٹھ کر بولی

وہ اس کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔ ایک دم پرفیکٹ

اور بتائیں بیٹا کیسی جارہی ہے آپ کی اسٹڈی

اسٹڈی تو بہت اچھی جارہی ہے انج میرا لاسٹ پیپر ہے اس کے بعد آزاد آپ کی بھتیجی اس پڑھائی کے جھنجھٹ سے۔ بہت خوشی سے اس نے بتایا

ایسے ہی چھوٹی موٹی باتیں کرتے ہوئے اس نے جلدی سے ناشتہ کیا

اوہو مجھے لیٹ ہو رہا ہے وہ اپنے ہاتھ پر بندھی ہوئی برنڈ گھڑی میں ٹائم
دیکھتے ہوئے بولی

اور جلدی سے اُٹھی

ٹھیک ہے بیٹا احتیاط سے جانا خیال رکھنا اپنا

جی جی بالکل رکھوں گی اللہ حافظ انٹی اللہ حافظ انگل

ایک تو یہ لڑکی ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتی ہے ناشتہ بھی صحیح سے نہیں کیا
اس نے۔ انٹی نے اس کی جلدی دیکھتے ہوئے کہا

وہ باہر آئی ڈرائیور سے کہا چلیں خان بابا جلدی چلیں مجھے دیر ہو رہی ہے

جی بی بی جی۔۔ ڈرائیور نے اس کا حکم سنتے ہوئے جلدی سے گاڑی کو
سٹارٹ کیا



وہ یونیورسٹی پہنچی تو اس کی دوست پہلے ہی اس کا یونیورسٹی کے گیٹ پر
کھڑی انتظار کر رہی تھی

رہا تم بہت جلدی نہیں آگئی

یار پہنچ تو گئی ہوں چل اب

سعد کہا ہے

وہ رہا دھر سامنے اپنے کسی دوست سے بات کر رہا ہے

اتنی ہی دیر میں سعد بھی ان کی طرف اتے ہوئے دکھائی دیا

جی تو میڈم پہنچ گئی آپ۔ اتنی جلدی کیوں آگئی تھوڑا اور لیٹ ہو جاتی جب
تک پیپر ہو جاتا

دیکھو غلطی تو تم دونوں کی ہے نہ تم دونوں مجھے لیٹ رات تک بیٹھ کے نہ
پڑھنے کا بولتے نہ میں صبح لیٹ اٹھتی

بہت خوب اور کوئی بھی الزام ہے تو ہم دونوں پر لگا دو

ماہانے کہا

نہیں آج کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے وہ مسکرا کر بولی اور وہ ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے ایگزیم ہال کی طرف چلے گئے



حیدر صاحب آپ نے چھٹی موبائل پر گیم کھیلنے کے لیے کی ہے

عادل نے اس کو گھورتے ہوئے بولا

بھائی کیا اب بچے سے آپ کام کرواؤ گے وہ موبائیل میں مصروف سا بولا

سال کا کوئی بچہ نہیں ہوتا لڑکا بن جاتا ہے 14

چل ادھر دے موبائل اور کام پر لگ

سن یہ ادھر کیوں آرہی ہیں

عادل نے سامنے سے ہانیہ اور اس کے ساتھ ایک لڑکی کو اپنی ورکشاپ کی
طرف آتے ہوئے دیکھ کر کہا

سمجھ نہیں آئی تھی کہ اس کے محلے کی لڑکی اس کی دکان پر کیوں آرہی ہے

کیونکہ ان کی دکان مین روڈ پر ہی تھی یہاں اتنی دکانیں تو نہیں تھی مگر
خاصہ ٹریفک ضرور تھا

مجھے کیا پتا بھائی لگتا ہے کچھ بنا کر لائی ہوں گی

مگر ان کے ہاتھ میں تو کوئی کھانے کا ٹفن نظر نہیں آرہا مجھے

اور بھوکے انسان کچھ بناتی تو گھر بھیجتی یہاں لے کے آتی کیا

چل چپ کر پاس آرہی ہیں اور تجھے تو ہر ٹائم بس کھانے کی ہی باتیں سوچتی
رہتی ہیں

واہ کیا بات ہے بھائی جب ان کے گھر سے بریانی آتی ہے تو سب سے پہلے
آپ ہی اس پر دھاوا بولتے ہیں بچے کا بھی خیال نہیں کرتے آپ

بس بس چپ کر اب اور خود کو بچہ تو مت بول تو سب کا باپ ہے

ان کی طرف آتے ہوئے ہانیہ نے عادل اور حیدر سے کہا

کیسے ہو تم دونوں

جی اللہ کا شکر ہے خیریت تھی ہانیہ باجی آپ ادھر آج اس نے فکر ظاہر
کرتے ہوئے کہا

ہاں وہ ہماری گاڑی خراب ہو گئی ہے

چچا نے کہا تھا کہ ہابیل کو بول دوں گاڑی کا۔۔۔ وہ تم لوگوں کے گھر کے

ساتھ والے گھر کے پاس ہی کھڑی کی ہوئی ہے

میں یہاں سے گزر رہی تھی تو سوچا بولتی جاؤں

جی ٹھیک ہے ہانیہ باجی میں شام میں آکر صحیح کر دوں گا

اچھا۔ ویسے دکان پہ ہابیل نظر نہیں آ رہا کیا وہ آج نہیں آیا۔ اس نے چاروں
طرف نظر گھماتے ہوئے کہا

جی باجی آج بھائی چھٹی پر ہے اصل میں کل وہ دوسرے شہر گئے ہوئے تھے

سامان لینے کے لیے صبح ہی واپس آئے ہیں اس لیے وہ آرام کر رہے ہیں گھر
اچھا ٹھیک۔

عادل مجھے ہابیل کا نمبر چاہیے اس نے اب اپنے مطلب کی بات کی
وہ حیران ہوا اس کو یہ امید نہیں تھی کہ یہ لڑکی اس کے بھائی کا نمبر ہی مانگ
لے گی وہ پہلے سے ہی جانتا تھا کہ ہانیہ اس کے بھائی کو کافی ٹائم سے پسند
کرتی ہے
کیوں۔ عادل کے منہ سے اچانک نکلا

ہاں بس کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے اے دن گاڑی خراب ہوتی رہتی ہے تو
میں روز تو تمہاری ورک شاپ پر نہیں آسکتی تو کال ہی کر کر بتا دیا کروں گی

جب کے لائبہ اس کے ساتھ کھڑی اس کے جھوٹ سن رہے تھی کہ اس
کی دوست کتنی مہارت سے کہانی بنا کر نمبر نکلا رہی ہے

جی ہاں آپ کی بات صحیح ہے مگر مجھے تو یاد ہی نہیں بھائی کا نمبر

اس نے جیسے بہانہ بنایا

تب ہی حیدر نیچ میں بول پڑا

ارے بھائی یاد نہیں موبائل میں تو ہے نا

حیدر نے عادل کی طرف موبائل بڑھاتے ہوئے کہا

ارے ہاں یہ تو ہے

عادل نے نمبر نکالتے ہوئے موبائل ہانیہ کی طرف بڑھایا

ہانیہ نے ہابیل کا نمبر اپنے موبائل میں سیو کیا اور اللہ حافظ کہتی چلی گئی

ہانیہ کے جاتے ہی عادل حیدر کی طرف مڑا

توچپ نہیں بیٹھ سکتا کیا

اب بھائی کو کیا جواب دیں گے کیوں دیا ہم نے

ارے بھائی کچھ بھی نہیں بولیں گے ہمیں کیا پتہ کس نے دیا ہانیہ باجی کو نمبر

وہ انجان بنتے ہوئے بولا جیسے انہیں کیا پتہ کس نے نمبر دیا ہو۔

واہ بھائی تو بہت آگے جائے گا

وہ تو ہے۔ اور بھائی آپ نے دیکھا نہیں کیا ہانیہ باجی بھائی کو کتنا پسند کرتی ہے

جب بھی دیکھتی ہے تو بھائی کو لائن دیتی رہتی ہے ایک بھائی ہے جو اس کو
بھاؤ ہی نہیں دیتے

اور جو ہر دوسرے تیسرے دن خالہ زبیدہ ہمارے گھر کھانے بھیجتی رہتی
ہیں

آپ کو کیا لگتا ہے خالہ زبیدہ بھیجتی ہے ہانیہ باجی بھیجتی ہیں وہ بھی بھائی کے
لیے

اور بھائی تو کچھ کرنے سے رہے ہمیں ہی ان کا کچھ بھلا کرنا ہوگا

سوچیں بھائی کی شادی ہو گئی تو ہماری گھر کے کاموں سے جان تو چھوٹ
جائے

گی کم سے کم اچھے اچھے کھانے تو بنے ہوئے ملیں گے

ہاں بات تو تیری صحیح ہے میری تو کمر ٹیڑی ہو گئی ہے جھاڑو لگا لگا کر اب
ہمارے گھر میں بھی ایک عورت کو آجانا چاہیے ہانیہ باجی اتنی بری بھی نہیں
ہے

بھائی ہم نے تو اپنا کام کر دیا اب دیکھتے ہیں بھائی کی گاڑی نکلتی ہے کہ نہیں

ویسے کر لینی چاہیے بھائی کو سیٹنگ یہ ہمارے لیے بھی اچھا ہوگا

وہ نہیں کرے گا کچھ بھی یہ بھی ہمیں ہی کرنا ہوگا ہمیں ہی اس کی سیٹنگ
کروانی ہوگی سمجھ رہے ہو میری بات۔ عادل نے حیدر کو انکھ مار کر کہا

بالکل بوس سمجھ گیا

چل تو بیٹھ ادھر تب تک میں سامنے والی گاڑی ہی سہی کر لیتا ہوں جب تک

بھائی کھانا لے کر آجائے گا اس نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا جہاں گھڑی دن کا
ڈیڑھ بج رہی تھی

اچھا بھائی اپنا موبائل تو دے حیدر نے منہ بناتے ہوئے کہا

اتنی اچھی گیم کھیل رہا تھا میں بس لاسٹ راؤنڈ رہ گیا تھا اس کے بعد پکا کام
کروں گا

چل لے اپنا موبائل اس کی طرف بڑھایا

اور تو کام کر ہی نہ لے کہیں

اور کھیل کر پھر اس کو چارج بھی لگا دینا

ٹھیک ہے بھائی لگا دوں گا وہ گیم کھیلنے میں لگ گیا



ماہا اور رہا دونوں ایگزام ہول سے باہر نکلی



بتاؤ رہا کیسا ہوا تمہارا پیپر

میرا تو بہت اچھا ہوا تم بتاؤ تمہارا کیسا ہوا

میرا بھی کافی اچھا ہوا مگر لاسٹ والا سوال جو ہے نا وہ پورا نہیں ہوا 32 لائن
رہتی تھی لکھنے والی

دو تین لائن کی کوئی بات نہیں ہے تم دو تین لائن کی وجہ سے اپنا منہ بنا کر بیٹھی ہو۔ رہا نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو مگر دو منٹ اور مل جاتے ہیں نا تو اچھا تھا

اچھا بس اب ٹینشن نہ لیں سب صحیح ہو گا اور یہ سعد کہاں ہے اب تک کلاس سے نہیں نکلا کیا یہ

ہاں چل اس کی کلاس کی طرف چلتے ہیں

وہ دونوں سعد کی کلاس کی طرف گئی جہاں سے سعد نکل رہا تھا

وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف آیا

بھائی کیا لکھ رہے تھے

آپ ایسا جو پروفیسر نے باہر ہی نہیں نکالا۔ ماہانے سے سعد کہا

ارے نہیں پیپر تو میں کر چکا ہوں کب کا بس پروفیسر کو ذرا ہیلپ کی
ضرورت تھی تو ان کی ہیلپ کر رہا تھا

اچھا چلو اب کچھ کھا لیتے ہیں مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے سعد نے ان
دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں یار بھوک تو مجھے بھی لگی ہے چلو پھر

وہ تینوں کینٹین کی طرف پیٹ پوجا کرنے کے لیے چلے گئے

تو بتاؤ گرلز کیا کھانا پسند کرو گی

میں تو سینڈوچ کھاؤں گی اور تم رہا کیا کھاؤ گی

میرے لیے بھی سینڈوچ۔ ٹھیک ہے ابھی لے کے آتا ہوں سعدیہ بولتا ہوا

ان کے لیے سینڈوچ لینے چلا گیا

رہا تمہارا ڈرائیور آج نظر نہیں آ رہا اس نے یونیورسٹی کے گیٹ کی طرف

دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا

ابھی ٹائم دیکھو کیا ہوا ہے ڈرائیور ایک بجے آئے گا اور ابھی یہ ادھا گھنٹہ ہے
تو انجوائے کرتے ہیں

تھوڑی ہی دیر میں سعدان کے لیے سینڈویچ اور کوک لے کر آگیا

وہ تینوں سینڈویچ سے انصاف کرنے لگ گئے۔

ویسے میں سوچ رہا تھا اب تو ہم فری ہو چکے ہیں کیوں نہ چھوٹی سی پارٹی کر
لیں

تھوڑا سا ایگزام ختم ہونے کا انجوائمنٹ تو ہونا چاہیے نا

ہاں بات تو تمہاری صحیح ہے مگر انٹی انکل سے اجازت کون لے گا پارٹی کی

اس کی ٹینشن تم نہ لو ہم دونوں ہیں نا اس نے ماہا اور خود کی طرف اشارہ کرتے ہوا کہا

ہاں پھر ٹھیک ہیں ڈیساڈ کر لو کہاں پارٹی کرنی ہے انجوائمنٹ تو بنتا ہے اتنی بڑی ٹینشن سے ہماری جان چھوٹ گئی

رہا تو ایسے بول رہی تھی جیسے بہت بڑی مصیبت سے اس کی جان چھوٹ گئی ہو

ان لوگوں نے سینڈوچ ختم کیے جب تک ایک بیچ چکا تھا اب ان سب کو اپنے گھر کے لیے نکلنا تھا

اور اب تک رہا کا ڈرائیور اسے لینے کے لیے نہیں پہنچا تھا

کیا ہوا رہا اب تک تمہارا ڈرائیور آیا کیوں نہیں فون کرو ڈرائیور کو سعد نے
فکر مند ہوتے کہا کیونکہ وہ اسے یہاں اکیلے چھوڑ کر نہیں جاسکتے تھے

ارے یار کیا ہے فون اٹھا نہیں رہا



تو ایسا کرو انکل کو کال کر لو

ہاں یہ صحیح ہے اس نے سعد کی بات مانتے ہوئے اپنے انکل کو کال ملائی

مگر وہ بھی کال نہیں اٹھا رہے تھے

انگل میٹنگ میں بڑی ہوں گے اس لیے ہی وہ کال نہیں اٹھا رہے ہیں

پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے ڈرائیور کو دوبارہ سے کال کی تھی اور اس
بار اس کے ڈرائیور نے کال اٹھالی تھی

جی خان بابا کہاں ہو آپ اب تک پہنچے کیوں نہیں

بی بی جی گاڑی تھوڑا سا مسئلہ کر رہی تھی اس لیے دیر ہو گئی پانچ منٹ میں
پہنچنے والا ہوں بی بی جی

جی ٹھیک جلدی سے پہنچے

اس نے کال بند کی ماہا اور سعد کی طرف دیکھا

وہ ڈرائیور انکل بتا رہے تھے کہ گاڑی میں پر اہلم تھی اس وجہ سے لیٹ ہو گیا مگر اب آرہا ہے پانچ منٹ تک پہنچ جائے گا تم لوگ جاسکتے ہو

نہیں جب تک ڈرائیور نہیں آجاتا ہم تمہیں اکیلا چھوڑ کے نہیں جائیں گے

نہیں نہیں یار تم لوگ جاؤ تم لوگ فکر نہیں کرو میں چلی جاؤں گی بس اتنا ہی ہو گا ڈرائیور

تم شور ہو کے ہم چلے جائیں

اف کو س تم لوگ جاؤ میرے لیے مت پریشان ہو۔

اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا ہم نکلتے ہیں اگر کوئی مسئلہ ہو تو ہمیں کال کر لینا
ماہانے کہا

او کے اللہ حافظ

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہی گھر کے لیے چلی جاتی مگر اس کے انکل نے
اسے سختی سے منع کیا ہوا تھا کسی کے بھی ساتھ آنے جانے سے اور دوسری
بات کہ ماہا اور سعد کا گھر اس کے گھر سے کافی دور تھا

ان دونوں نے بھی اللہ حافظ کہا اور اپنی گاڑی کی طرف چلے گئے



تھوڑی ہی دیر میں اسے اپنی گاڑی آتے ہوئے دیکھی

تو وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھی اور جا کر بیٹھ گئی خان بابا آج تو آپ نے سچ
میں مجھے بہت پریشان کر دیا کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوا سندھ اگر کوئی
گاڑی میں مسئلہ ہو تو پلینز دوسری گاڑی لے کر آجایا کریں

بی بی جی اصل میں ایک گاڑی تو صاحب لے کر گئے ہے اور دوسری گاڑی
میں میڈم جی کہیں گئی ہوئی ہیں اس وجہ سے یہی گاڑی کھڑی تھی گھریہ
کہتے ہوئے وہ اپنی منزل کی طرف نکل گئے

ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ گاڑی رک چکی تھی

رہائے اپنے موبائل سے سر اٹھاتے ہوئے کہاں کیا ہوا خان بابا گاڑی کیوں
روک دی

پتہ نہیں بی بی جی میں دیکھتا ہوں

ڈرائیور گاڑی سے نیچے اتر اٹھوڑی دیر اس نے گاڑی کا معائنہ کیا پھر ونڈو کی طرف آیا اور کہا

بی بی جی گاڑی کا انجن بہت گرم ہو گیا ہے اس میں کچھ خرابی ہے جو صحیح کروانی پڑے گی بی بی جی مجھے نہیں لگتا کہ ہم گھر پہنچ پائیں گے اس لیے یہاں تھوڑی ہی دور ایک ورک شاپ ہے

آپ کی اجازت ہو تو ہم وہاں پر جا کر دوسری گاڑی کو بلوالیتے ہیں

اف اب یہ کیا مصیبت ہے اس نے کافی بیزار ہوتے ہوئے کہا چلیں پھر

اب خان بابا کو کیسے بھی کر کر تھوڑی دور اس ورک شاپ پر اس گاڑی کو
لے کر جانا تھا



وہ نیند سے اٹھا اس نے ٹائم دیکھا اپنے موبائل پر جو دن کے 12 بج رہا تھا

تھا اس نے اپنے کپڑے نکالے پریس کیے اور فریش ہونے کے لیے چلا گیا

فریش ہو کر آیا تو اس نے کچن کی راہ لی

جہاں اس نے چائے کا تھر موس چیک کیا جس میں چائے پڑی ہوئی تھی

ظاہر سی بات ہے اس کے بھائی اس کے لیے ناشتہ بنا کر ہی گئے تھے

اس نے پہلے چائے اور بسکٹ کے ساتھ ناشتہ کیا

پھر اس نے فرج سے چکن نکالا چاول نکالے آج اس کا دل تھا کہ وہ ان کے
لیے چکن پلاؤ بنائیں

سارا مصالحہ تیار کیا اس نے وہ کافی مہارت سے چکن پلاؤ بنانے میں
مصروف ہو گیا

ایک بجے تک اس کا پلاؤ بن کر تیار تھا اس نے ٹفن باکس تیار کیے اور ورک
شاپ کے لیے نکلنے ہی والا تھا کہ

اس کے موبائل پر ایک آن نون نمبر سے کال آنے لگ گئی

اس نے کال اٹھائی

ہیلو کون

السلام علیکم میں ہانیہ بات کر رہی ہوں



جی کون ہانیہ

جی میں زبیدہ انٹی کی بیٹی بات کر رہی ہوں

جی خیریت تھی آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا

تمہارا نمبر میں نے عادل سے لیا ہے

وہ ہماری گاڑی خراب ہو گئی ہے تو چچا نے کہا تم کو کہہ دوں کہ دیکھ لو پر تم
اپنی ورکشاپ پر نہیں تھے

جی اچھا میں دیکھ لوں گا



اس نے جلدی سے بات ختم کرنا چاہیے

وہ کال کاٹنے ہی والا تھا کہ ہانیہ کی آواز پھر سے سنائی دی

ہائیل ویسے مجھے تم سے ایک اور بات بھی کرنی تھی

جی کہیں کیا بات کرنی ہے آپ نے۔۔ ہابیل اس لڑکی کے جذبات سے پہلے ہی

سے واقف تھا وہ اس کو اپنی طرف مائل ہوتے ہوئے دیکھ چکا تھا وہ جانتا تھا

کہ یہ لڑکی اس پر ڈورے ڈالتی ہے بہت بار ہانیہ نے کوشش کی کہ وہ اس سے

Zubi Novels Zone

بات کرے مگر ہر بار ہی ہابیل نے اسے نظر انداز کیا تھا اور یہ بات اس کے بھائی بھی جانتے تھے

وہ ایک ہی گلی میں رہتے تھے بچپن سے ہی ایک ہی محلے میں بڑے ہوئے تھے

تم میرا نمبر سیو کر لو

جی۔ اس نے بس اتنا ہی کہا اور کال بند کر دی



اب اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا اس کو عادل پر بہت غصہ رہا تھا

اس نے غصے میں جلدی سے ٹفن باکس اٹھایا اور ورکشاپ کے لیے نکل گیا

وہ اپنی بائیک کو ہوائی جہاز کی طرح اڑاتے ہوئے اپنی ورکشاپ پر پہنچا

جہاں اس کے قابل بھائی اس کو آتے ہوئے دیکھ چکے تھے۔

انہوں نے ہابیل کو غصے میں اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا

وہ دونوں کام سے فری ہو کر دکان کے باہر رکھی کر سیوں پر بیٹھے باتیں کر

رہے تھے ہابیل کو دیکھتے ہوئے کھڑے ہو گئے

اس نے ان سے دس قدم کی دوری پر اپنی جوتی اتاری

عادل اس کی جوتی دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ اب اس کی خیر نہیں

آگے حیدر اور پیچھے عادل دونوں بھاگے

اڑتی ہوئی جوتی جا کر عادل کی پیٹھ پر لگی

ارے بھائی کیا ہو گیا کیوں مار رہے ہیں بتائیں تو صحیح کیا ہوا ہے

میں بتاؤں تم دونوں کو کہ کیا ہوا ہے عادل تم نے ہانیہ کو کیوں دیا میرا نمبر

اوہو بھائی آپ نے چپل فالتو میں ہی مار دی مجھے لگا پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے

اس کے لیے جیسے یہ کوئی بات نہیں تھی

اور ویسے بھی میں آپ کا نمبر نہیں دے رہا تھا یہ جو آپ کا لاڈلا ہے نا اس

نے ہی بھولا کے نمبر دو

دیکھیں بھائی یہ بچے پر الزام لگا رہے ہیں بھائی میں نے نہیں بولا ان کو دینے
کا میں کیوں بولوں گا حیدر اس کی چپل اٹھا کر اس کی طرف لاتے ہوئے بولا

اوہو بھائی دیکھو یہ کتنا تیز ہے سب کچھ کیا اس کا ہے

حیدر تم بتاؤ تم اس ٹائم یہاں کیا کر رہے ہو تم کیا آج اس کو لے نہیں گے

وہ بھائی صبح میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہا تھا اس لیے میں نے آج چھٹی
کر لی حیدر نے منہ بناتے ہوئے کہا

واہ بیٹا تیرے پیٹ میں جو درد ہے نا وہ کبھی نہیں ختم ہونے والا فالتو کے
بہانے بنانا چھوڑ دو اور اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔۔

حیدر نے منہ بناتے ہوئے بس جی کہا

جاؤ لیچ باکس لے او اس نے بانک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حیدر سے
کہا

اور عادل تم میری بات کان کھول کے سن لو آج کے بعد میرا نمبر کسی کو بھی
دیا تو تیری خیر نہیں

ٹھیک ہے بھائی معاف کر دیں غلطی ہو گئی۔۔۔ وہ تھوڑی دیر کا اور پھر بولا
ویسے بھائی آپس کی بات ہے ہانیہ باجی اتنی بری بھی نہیں ہے جتنی آپ کو
لگتی ہے

ہم نے تو آپ کا اچھا ہی سوچا تھا ہمارے گھر میں بھی کوئی عورت ہو گی
ہمارے گھر میں بھی رونق ہو جائے گی ہمیں بھی کوئی کھانا پکا کر دے گی گھر
کے کاموں سے جان چھوٹ جائے گی مگر آپ کو کہاں ہماری خوشی کی پرواہ

اتنے میں حیدر بھی لہجہ کا ڈبہ اٹھا کر ان کی طرف آگیا تھا

ہاتیل بھائی عادل بھائی صحیح تو کہہ رہے ہیں ہانیہ باجی آپ کو کتنی لائن دیتی
رہتی ہے اور آپ ہو کہ اس کو بھاؤ ہی نہیں دیتے

ہاں بھائی ہمارے بھی کچھ خواب ہیں ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ ہمارا بھائی
دولہا بنے ہمارے گھر میں بھی کبھی لڑائی ہوا کرے

ویسے بھی آپ کی عمر ہو گئی ہے شادی کی آپ کو کر لینی چاہیے شادی اور
شادی تب ہی ہوگی جب آپ کا کوئی چکر ہوگا

واہ میرے بھائیو سلام ہے تم دونوں کی عقل کو پاکستان میں 90 پر سنٹ
جن کے ساتھ چکر ہوا ان سے شادی نہیں ہوتی

سب کی ان سے ہی ہوتی ہے جن کے ساتھ ان کا چکر نہیں ہوتا

اور میری بات تم دونوں کان کھول کر سن لو یہ جو تم دونوں سہانے سہانے

خواب دیکھ رہے ہو یہ جو تم لوگوں کی ہانیہ باجی کے آتے ساتھ ہی پہلے تم

دونوں کو گھر سے نکالے گی اور لڑائی کبھی کبھی نہیں روز ہوگی اس لیے یہ

ب **** کرنا بند کرو اپنی

بھائی وہ سب تو ٹھیک ہے بھائی ہم تو ہانیہ باجی بولتے ہیں آپ بھی باجی بول
دیا

کریں ہانیہ باجی کو یہ تمہاری کیا ہوتا ہے

اس سے تو آپ پھر شک میں ڈال رہے ہیں نا ہمیں

حیدر نے اپنا چالاک دماغ چلاتے ہوئے پھر سے تنگ کرنا ضروری سمجھا

لگتا ہے ایک جوتا تجھے بھی پڑھنا چاہیے آج کے بعد کوئی ایسی حرکت نہ
دیکھوں میں تم دونوں کی

ٹھیک ہے بھائی نہیں کرتے ہم کوئی حرکت آپ کو پتہ نہیں کون سی حور
پری کا انتظار ہے

ہاتیل نے عادل کو گھوری سے نوازا

ٹھیک ہے بھائی کچھ نہیں بولتا ایک دم چپ یہ دیکھیں عادل نے اپنے منہ پر
انگلی رکھتے ہوئے کہا

ہاتیل نے نفی میں سر ہلایا جیسے ان کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ صبر کر جاؤ میرے

بھائیو تم لوگوں کی بھابی حور پری سے کم نہیں ہوگی چلو کھانا کھا لو تم

دونوں کا پسندیدہ پلاؤ بنا کر لایا ہوں

او واؤ اور پلاؤ۔ حیدر نے اپنی پسندیدہ ڈش کا سنتے ہیں کہا اور ٹفن باکس کھولنے لگا ہابیل اور عادل دونوں اس کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے

اتنی ہی دیر میں ان کی ورکشاپ کے سامنے ایک بہت ہی بڑی گاڑی آرو کی

جس میں سے پہلے ایک ڈرائیور وائٹ یونیفارم میں نکلا باہر

پھر نیچے اتر کر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا

بھائی پری۔ حیدر نے اچانک سامنے گاڑی سے اترتی ہوئی لڑکی کو دیکھ کر کہا

عادل نے بھی اس طرف دیکھا اور کہا۔ بھائی حور

جب کہ ہاتیل کی اس طرف پیٹ تھی

کیا بک رہے ہو پاگل ہو گئے ہو کیا

بھائی پیچھے تو ایک بار دیکھیں۔۔

جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کا وہیں پر دل دھڑکنا بھول چکا تھا

سامنے سے ایک بہت ہی حسین سی لڑکی چلتی ہوئی ان کی ورکشاپ کی
طرف آرہی تھی

ہاں اس کے سامنے جو لڑکی تھی جیسے وہ دیکھ رہا تھا وہ کسی پری سے کم نہیں تھی

بلیک رنگ کی فراک میں سامنے سے ایک لڑکی چلتی ہوئی آرہی تھی ہانپیل کی نظر اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھنے میں مصروف تھی

وہ لڑکی بہت پرکشش تھی کوئی بھی دیکھتا تو وہ کچھ

ٹائم کے لیے اسے دیکھنے میں مصروف ہوئی ہو جاتا تھا

اس کے چہرے کے ہر ایک نقش میں بلا کی خوبصورتی تھی خوبصورت سی ڈاک

چاکلیٹی انکھیں تیکھی اور مغرور سی ناک۔ گلابی ہونٹ جن کی بناوٹ ایسی تھی

جیسے کسی گڑیا کے ہونٹ ہو وہ کسی سے موبائل پر بات کرتی ہوئی آرہی تھی

اس نے مسکرا کر موبائل بند کیا تب اس کے گال پر ڈمپل پڑے اس نے دیکھا

تھا کہ اس لڑکی کے ایک ہی گال میں دو ڈمپل واضح ہوتے تھے جو اس لڑکی کو

سب سے خاص بناتے تھے

عادل نے ہاتیل کی طرف دیکھا جو پلکیں چپکائے بیٹا اس لڑکی کو دیکھنے میں
مصروف تھا

بھائی گھور نابند کریں وہ پاس آرہی ہیں عادل نے اسے ہوش دیلایا

ہاتیل نے فوراً اپنی نظر دوسری طرف کر لی

اس کے دل میں عجیب سا شور مچا ہوا تھا

اس کے دل کی دھڑکنیں معمول سے زیادہ تیز دھڑک رہی تھیں جیسے جیسے
وہ اس

کے پاس آرہی تھی ویسے ہی اس کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی

اس کی حالت پہلی بار ایسی ہوئی تھی اسے کچھ سمجھ ہی نہیں لگ رہی تھی

اس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کو کسی نے اپنے سحر میں قید کر لیا ہو

اس نے خود کو نارمل کرنے کے لیے اپنی آنکھیں بند کی اور گہرا سانس لیا

اتنے میں وہ ان کے پاس آگئے تھے

عادل اپنے بھائی کو دیکھ کر حیران تھا کہ ہو کیا گیا ہے اس کو وہ ان کے پاس

آتے ہی اٹھا اور ڈرائیور سے بات کرنے لگ گیا

جی چاچا خیریت عادل نے ڈرائیور کے سامنے جاتے ہوئے پوچھا

بیٹا گاڑی خراب ہو گئی ہے ہماری بڑی مشکل سے یہاں تک چلا کر لایا ہوں

ڈرائیور نے کافی پریشان ہوتے ہوئے اس سے بتایا

ہائیل اٹھا جس کی اب تک ان کی طرف پیٹ ہی تھی

دوبارہ سے اس کی نظر ان کی طرف گئی اس لڑکی نے ایک بار بھی اس کی
طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی وہ اپنے موبائل میں مصروف تھی پتہ
نہیں کیا کرنے میں

سسٹر آپ یہاں آئیں آپ بیٹھ جائیں یہاں پہ

عادل نے اسے مخاطب کیا

رہا نے اتنی ساری بات میں پہلی بار سراٹھا کر پہلے عادل اور پھر

اس نے خان بابا کی طرف دیکھا

جیسے پوچھ رہی ہو کیا مجھے بیٹھ جانا چاہیے

خان بابا بولے بیٹا بیٹھ جاؤ جب تک دوسری گاڑی آتی ہے آپ یہاں بیٹھ کر

انتظار کر لو

وہاں میں سر ہلاتی ہوئی تھوڑی دور رکھی کر سی کی طرف بڑھ گئی

تب ہی ہاتیل بھی اس ڈرائیور کی طرف بڑا

دونوں ایک دوسرے کے امنے سامنے سے گزرے

جہاں ایک وجود بالکل انجان ہر چیز سے بے پرواہ سا جا کر کر سی پر بیٹھ گیا

جب کہ دوسرا اس کی خوشبو کے سحر میں جکڑ سا گیا تھا

ہاتیل نے اپنے ہاتھ کی مٹھیوں کو زور سے بھینچا اپنی سانس روکتے ہوئے

اگے بڑھ گیا۔

جسے اگر اس نے سانس بھی لی تو اس لڑکی خوشبو میں خود کو اس کی طرف
دیکھنے سے روک نہیں پائے گا

جبکہ حیدر توبت بنا کھڑا دیکھنے میں ہی مصروف تھا

عادل نے

اس کو اس طرح دیکھتے ہوئے پا کر اس کا دل کیا وہ اپنا سر کسی دیوار میں جا
مارے

تب ہی رہا نے حیدر کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پا کر اس کی طرف دیکھا

رہا کے دیکھتے ہی حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا

رہا نے بھی جواب میں مسکرا دیا

پھر رہا کے موبائل پر کسی کی کال آنے لگ گئی

اس نے کال اٹھائی جو اس کے انکل کی تھی

بیٹا تم کون سی جگہ پر ہو لو کیشن بتاؤ مجھے

پہلے میں آنے والا تھا مگر اب ڈرائیور تمہیں پک کرنے آرہا ہے میں ایک
اہم

میٹنگ کے لیے جارہا ہوں

جی میں لوکیشن سینڈ کرتی ہوں اللہ حافظ کہتے ہوئے کال بند کی

اس نے اپنے انکل کو لوکیشن سینڈ کی اور پھر اس کی طرف دیکھا

چھوٹو ویسے یہ کون سی جگہ ہے رہا نے سامنے کھڑے اس بچے سے
پوچھا کیونکہ وہ اس جگہ کو پہلی بار دیکھ رہی تھی

باجی یہ حیدر آباد کا مین روڈ ہے کیا آپ حیدر آباد کی رہنے والی نہیں ہے

نہیں میں تو یہیں کی ہوں مگر اس طرف شاید پہلی بار آئی ہوں

اور تم مجھے یہ بتاؤ

تمہیں میں کہاں سے باجی لگ رہی ہوں اس نے اتراتے ہوئے کہا

حیدر کو اس کے بات کرنے کے انداز سے یہی لگا کہ وہ بہت نکچڑی اور
نخریلی لڑکی ہے



جی پھر کیا کہوں آپ کو

تم مجھے اپنی بول سکتے ہو یہ کچھ بہتر لگے گا سٹائلش سا اور ویسے بھی تم سے اتنی

بڑی نہیں ہوں میں یہ کوئی دو تین سال ہی بڑی ہوں گی اس نے

خوبصورت سامنہ بناتے ہوئے اسے کہا

جی اپنی آپ دو تین سال بڑی نہیں آپ تو مجھے سے چھوٹی لگتی ہیں وہ بھی
کہاں کم تھا

وہ مسکرائی۔۔ یہ کچھ زیادہ نہیں ہو گیا

رہا کو یہ بچہ کافی اچھا لگا تھا معصوم سے چہرے والا مگر دماغ اس کا شیطان تھا
وہ جان چکی تھی

بالکل بھی نہیں۔۔ پھر دونوں ہی مسکرا دیے

نام کیا ہے تمہارا

حیدر اور آپ کا

اچھا نام ہے میرا نام رہا ہے

اپی آپ کا نام بھی بہت اچھا ہے

کیا تم مجھے پانی لا کے دے سکتے ہو اس کو پیاز محسوس ہوئی تو اس نے حیدر سے کہا

جی اپی بالکل وہ یہ کہتے ہوئے دکان کے اندر جانے لگا رکوادھراؤ

اس نے حیدر کو دکان کے اندر جاتے ہوئے دیکھ کر یہ سوچا کہ وہ دکان سے ہی پانی لا کر دینے والا ہے

راہانے اپنے پرس سے پیسے نکالے۔ تم مجھے کسی شاپ سے پانی کی بوتل لا کر
”

حیدر ابھی اس کے لیے پانی لینے جاتا ہی کہ

اتنے میں ایک بہت بڑی سی گاڑی ان کے گراج کے سامنے آرو کی

یقیناً اس کے انکل نے اس کے لیے دوسری گاڑی بھیج دی تھی اسے پک
کرنے کے لیے

اس نے گاڑی کو دیکھتے ہوئے حیدر سے کہا اچھا رہنے دو گاڑی آگئی گھر جا
کے پی لوں گی

جی۔ حیدر نے اس کے دے پیسے واپس اس کی طرف کیے

یہ تم رکھ لو مسکراتے ہوئے کہا

جی نہیں اپی یہ میں نہیں لے سکتا

کیوں نہیں لے سکتے اپی بھی بول رہے ہو اپی سے پیسے بھی نہیں لے رہے

رکھ لو چیز کھا لینا

تبھی سامنے سے ہاتیل عادل اور ڈرائیور دکان کی طرف آتے ہوئے نظر آئے

خان بابا آگے بڑھے اور بولے بی بی جی چلیں دوسری گاڑی آچکی ہے اس
گاڑی کو صحیح ہونے میں کل تک کا ٹائم لگے گا

وہاں میں سر ہلاتے ہوئے اٹھی اور گاڑی کی طرف جانے لگی پھر رکی اور

پیچھے

مڑی ایک پل کے لیے اس کی نظر اس لڑکے پر گئی پھر اس نے خان بابا کی

طرف دیکھا اور کہا خان بابا آپ بھی آجائیں ساتھ

جی بی بی جی جو حکم

ہابیل نے پہلی بار اس کی سوریلی سی آواز سنی جو اس کے دل و دماغ پر چھا کر
کیا ظلم ڈھانے والی تھی اس کو یہ اندازہ نہیں تھا

خان بابا ہابیل کی طرف مڑے اور بولے

یہ میرا نمبر لکھ لو جب گاڑی سہی ہو جائے تو مجھے بتا دینا میں آ جاؤں گا

ہاتیل نے خان بابا کا نمبر نوٹ کیا پھر وہ اسی گاڑی کی طرف بڑھ گئے

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان کی گاڑی ہاتیل کی نظروں سے او جھل ہوتی گئی



عادل اور حیدر دونوں ایک طرف کھڑے اس کی یہ حالت دیکھنے میں
مصرف تھی

بس کر دیں بھائی اب تو گاڑی بھی نظر نہیں آرہی

ہاتیل کو اب تک اسی طرف دیکھتے ہوئے پا کر عادل نے کہا

وہ ان کی طرف مڑا۔ ہاں وہ تو چلی گئی ہے مگر مجھے بھی شاید ساتھ لے گئی ہے اپنے

اس نے کھوئے ہوئے انداز سے کہا جیسے وہ ہوش میں نہ ہو

حیدر عادل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

پھر حیدر بولا مگر بھائی آپ تو مجھے یہیں پہ نظر آرہے ہیں

وہ حیدر کی بات سنتے ہوئے ایک دم ہوش میں آیا

ہاں تو میں نے کب کہا میں یہاں نہیں ہوں میں تو یہیں ہوں

مگر بھائی آپ تو ابھی بول رہے تھے وہ مجھے ساتھ لے گئی ہے

کیا میں نے ایسا بولا۔ نہیں کچھ بھی نہیں بولا میں نے ایسا۔۔۔۔۔ چلو کھانا
کھا لو بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے تو



Zubi Novels Zone

وہ اس کی بات کو ٹالتے ہوئے بولا

ویسے بھائی لوگوں کی تو بھوک مر جاتی ہے پیار ہونے پر مگر آپ کی بات اور
ہے آپ کو تو بھوک لگ رہی ہے

عادل نے جان بوجھ کر ہابیل کو چھیڑا

چپ کر کے چلو سب یہ باتیں چھوڑو اور کھانا کھاؤ فالتو میں کچھ بھی بولے جا

رہے ہو ہاں لڑکی پیاری تھی بس اس لیے دیکھ لیا اب کوئی میں اتنا بھی
پاگل نہیں ہو گا اس کے پیچھے

چلیں آپ کہتے ہیں تو مان لیتے ہیں مگر دیکھ تو آپ ایسے رہتے ہیں کہ یہیں
سے آپ اسے گھر لے جانا چاہتے ہیں

ہا بیل کو سمجھ نہیں آرہا تھا آج ہو کیا رہا ہے اس کے ساتھ پہلے ہانیہ اور پھر
اب یہ

مگر اس لڑکی کی بات الگ تھی یہ لڑکی تو سیدھا اس کے دل پر لگی تھی اسے

یقین نہیں تھا کہ کوئی پہلی نظر میں اسے اس قدر اچھا لگ سکتا ہے

اس نے عادل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

اپنی اوقات سے بڑے خواب نہیں دیکھنے چاہیے اور ہماری اوقات کیا ہے

وہ ہم جانتے ہیں اور

پاگل انسان دیکھا نہیں تم نے وہ تو کسی سلطنت کی شہزادی لگ رہی ہے تھی

مجھ جیسے غریب کے نصیب میں کہا اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا

یہ بات تو ہے آپ کے نصیب میں تو ہانیہ باجی اے گی عادل نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

اچھا بس سب فضول باتیں چھوڑو اب

اؤنچ کرتے ہیں

پھر وہ تینوں کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گئے



اس نے جیسے ہی فون بند کر کے پیچھے دیکھا تو اس کی اماں کھڑی ہوئی تھی

اس کی اماں شکی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

کس سے بات کر رہی تھی تو

ہاتیل سے

دو ٹوک جواب دیا



یہ تیری حرکتیں صحیح نہیں ہے ہانیہ

اماں اب تو چھپ رے تجھے تو میری شادی کی فکر ہے نہیں اب مجھے ہی خود
کچھ کرنا پڑے گا

اس کی اماں پہلے سے ہی چینی تھی کہ اس کی بیٹی

ہاتیل کو پسند کرتی ہے

مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ کیوں پسند کرتی ہے

دیکھ اماں تو اچھے سے جانتی ہے

نہ تو اس کی ماں ہے اور نہ ہی باپ اور نہ کوئی بہن بھائی

اور وہ دو منہ بولے بھائی کب تک اس کے ساتھ رہیں گے

گھر ورک شاپ کا اکیلا مالک ہے تو خود سوچ نہ ساس سسر

کا جھنجٹ نہ ہی کوئی بڑا سا خاندان میرے لیے یہ بالکل

صحیح ہے اور گھر بھی تو پاس ہی ہے جب چاہے تیرے پاس آسکتی ہیں

اپنی اماں کی گھوری کو دیکھتے ہوئے اس نے بات کو ٹالا

اماں یہ سب کچھ چھوڑ تو بتا چا چا چاچی کمرے میں ہے کیا

نہیں تیری چاچی تو محلے میں کسی کے گھر گئی ہوئی ہے اور چاچا شاید مسجد گیا
ہوا ہے

ہانیہ لوگ اور اس کے چاچا کی فیملی ایک ہی گھر میں رہتے تھے ہانیہ اور اس کا

ایک بھائی تھا جو دوسرے ملک نوکری کرنے گیا تھا اور وہیں پر سیٹل ہو گیا تھا

ہر مہینے وہ ان کو کچھ خرچہ بھیج دیتا تھا جس سے ماں

بیٹی کا گزارا ہو جاتا تھا جب کہ باپ کچھ سال پہلے ہی فوت ہو گیا تھا

اور ہانیہ گھر میں فارغ بیٹھنے کے بجائے پرائیویٹ سکول میں پڑھاتی تھی

جبکہ چاچا کا ایک بیٹا تھا

یہ پوچھتے ہی ہانیہ چاچا کے کمرے کی طرف چلی گئی

اب یہ لڑکی پتہ نہیں کیا کرنا چاہ رہی ہے اماں نے سوچا

اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی



وہ اپنے چچا کے کمرے میں داخل ہوئی

اور سائیڈ دراز سے کچھ ڈھونڈنے لگ گئی اس کی مطلوبہ

چیز اسے ملتے ہی اس نے دراز بند کیا اور کمرے سے باہر نکل گئی

اور پھر گھر کے دروازے سے باہر جھانک کر دیکھا تو گلی

میں کوئی بھی نہ تھا اس نے دوپٹہ صحیح کیا اور اپنے چچا کی گاڑی کی طرف گئی

اس نے گاڑی کو دیکھا جو گاڑی کے نام پر بس چھوٹا سا

ڈبیا تھی۔۔ جس گاڑی کو صحیح کرنے کے لیے بلایا ہے اسے

خراب بھی تو ہونا چاہیے اس نے چابی سے گاڑی کو انلاک کرتے ہوئے کہا

اس کو سمجھ نہیں رہی تھی کہ وہ کہاں سے خرابی کریں

پھر اس نے گاڑی کے مین بورڈ کو کھولا۔۔ گلی میں ادھر

ادھر دیکھتے ہوئے اس نے گاڑی کی کچھ تاروں کو نکال دیا

پھر جلدی سے بند کرتی ہوئی گاڑی کو لاک کیا اور گھر کی طرف بڑھ گئی

گھر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اس نے چابی جا کر چچا کے کمرے
میں رکھی

اور پھر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اب اس نے اپنے

ہاتھوں کی طرف دیکھا جو بلیک اٹل سے بھرے ہوئے تھے

پھر منہ بناتی ہوئی ہاتھ دھونے چلی گئی



وہ اپنے گھر میں داخل ہوئی اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگی

السلام علیکم بی بی جی

اس نے پیچھے موڑ کر دیکھا جہاں ملازمہ کھڑی تھی

وعلیکم السلام انٹی اب تک گھر نہیں آئی کیا

نہیں بی بی جی بیگم صاحبہ تو گھر پر نہیں ہے

آپ کے لیے کھانا لگا دوں

ہاں تم لگاؤ میں فریش ہو کے آرہی ہوں

وہ یہ بولتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

اس نے تھکے ہوئے انداز میں اپنا پرس اور موبائل کو بیڈ پر پھینکا

اور اپنے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے عکس کو دیکھنے لگی

خود کو دیکھتے ہی اسے اس لڑکے کا دیکھنا یاد آیا

کیسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ مجھے

شاید مجھ جیسی خوبصورت لڑکی پہلے دیکھی نہیں ہوگی اس نے۔

رہاء نے مسکراتے ہوئے مغرور سے انداز میں خود کو دیکھتے ہوئے کہا

اور فریش ہونے واش روم میں چلی گئی

فریش ہو کر باہر آئی اور پھر لنچ کرنے نیچے چلی گئی

جہاں اس کی ملازمہ اس کے لیے کھانا لگا چکی تھی

اس نے لنچ کیا اور پھر اپنے کمرے میں آرام کرنے چلی گئی

سنو تم دونوں گھر چلے جاؤ باقی کا کام میں دیکھ لوں گا

نہیں بھائی گھر جا کے کیا کرنا ہے میں یہیں ہوں آپ کے ساتھ

نہیں تم دونوں جاؤ گھر۔ ہاں اور یاد آیا جو مصیبت تم لوگوں نے گلے میں
ڈالی ہے ادھر اب تم جاؤ گے

بھائی میں چلا تو جاؤں مگر آپ جانتے ہو کہ اس کی چاچی مجھے زہر لگتی ہے

اور مجھے دیکھتی تو ایسے ہے جیسے میں عجوبہ ہوں اور کوئی ایسا موقع ہاتھ سے
جانے نہیں دیا جب میری بے عزتی نہ کی ہو

اور یہاں ہا بیل کا قہقہہ کا گونجا تھا

تیری اور اس کی دشمنی کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔

اے بھائی ہو گئی تھی غلطی مجھ سے پھینک دیا غلطی سے اس پہ گند اپانی بچہ
تھا

میں کردی شرارت میں نے وہ دن ہے اور یہ دن ہے آج تک اس نے
کوئی موقع نہیں چھوڑا مجھے بے عزت کرنے کا

ارے چلا جا کیوں اتنا رو رہا ہے تو یہ کون سا ان کے گھر جانا ہے گیٹ پہ جانا

چابی لینا گاڑی کو دیکھنا کیا خرابی ہے اور گھر چلے جانا وہ یاد رکھنا پیمنٹ میں
ذرا رعایت مت کرنا انکھ مارتے ہوئے کہا

دیکھیں بھائی گاڑی کو تو میں دیکھ لوں گا میں جا کر مگر اس کے گھر جا کر چابی
مانگنا یہ میرے سے نہیں ہوگا

اس نے دونوں ہاتھ اوپر کرتے ہوئے کہا

چل تو مت جانا اس کو بھیج دینا

اس نے حیدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ہاں حیدر چلا جائے گا نا تو

جی بھائی چلا جاؤں گا

چل ہو گیا تیرا مسئلہ حل

اچھا یہ بتا دیں رات کو کھانے میں کیا بنانا ہے

وہ تو رہنے دیں آج میں جلدی آ جاؤں گا تو ہو ٹل سے لیتا آؤں گا

جی بھائی ایک اور بھی کام تھا آپ سے۔

ہاں بول

بھائی وہ میرا دوست احمد ہے نا اس نے مجھے بلایا ہے کل

عادل تجھے میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں وہ بڑے باپ کا بیٹا ہے

ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہیے۔

بھائی وہ ایسا نہیں ہے آپ جانتے ہو اور آپ کو پتہ ہے میں کیوں جاتا ہوں

میرے بھائی مجھے پتا ہے اور جو تیرا شوق ہے نا اس میں جان بھی جاسکتی ہے

اور میں تجھے ایسا کوئی بھی کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا جس میں نقصان ہو

چل اب گھر جا اس بارے میں۔ میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا

پھر وہ منہ بناتا ہوا گھر چلا گیا



ان کے جاتے ہی ہاتیل نے گاڑی کی طرف رخ کیا جس سے اب اس کو صحیح
کرنا تھا



اس نے اس گاڑی کو دیکھا۔
اس کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی

اس نے اس گاڑی کے پچھلے دروازے کو کھولا جہاں سے اس کو اس کی پری
اترتی ہوئی نظر آئی تھی

اس کے دروازہ کھولتے ہی ایک دل فریب سی مہک نے اس کو چاروں
طرف سے گھیر لیا

یقیناً یہ خوشبو اس لڑکی کی ہی تھی

اس نے اپنی آنکھیں بند کی اور گہرا سانس لیا اس نے اس خوشبو کو اپنے
اندرا تارا

اس کو عجیب سا سکون سا مل رہا تھا اس خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے

پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور اس سیٹ کو دیکھا یقیناً وہ یہاں بیٹھتی ہوگی
اس

نے سیٹ کی پشت کو اپنی انگلیوں کی پومیوں سے چھو کر محسوس کیا اس کو
ایسا لگا جیسے وہ اس لڑکی کے لمس کو محسوس کر رہا ہے

اور پھر اس کی نظر سیٹ کے نیچے کارنر پر پڑی جہاں اسے کوئی چھوٹی سی چیز
نظر آئی

اس نے اس چیز کو اٹھایا جو اس لڑکی کا چھوٹا سا کوئی ایرنگ تھا

اس نے سٹاپس کو غور سے دیکھا پھر اس نے اپنی جیب سے والٹ نکالا اور
اس سٹاپس کو اس میں رکھ دیا

چل بیٹا لگ جا کام پر اس نے کھود کو کہا اور کام کرنے لگا



دونوں بھائی اپنے گھر کی طرف پہنچے جہاں گلی میں اس نے بایک کھڑی کی

سامنے ہی اسے ہانیہ کا چاچا اپنی گاڑی سے کچھ کرتا ہوا نظر آیا

کاشف چاچا نے بھی اس کو دیکھ لیا تھا



عادل بیٹا ذرا ادھر انا

اس نے چابی نکال کر حیدر کو دی۔ تم گھر چلو میں آتا ہوں حیدر چابی لیتا گھر
میں داخل ہو گیا

عادل کاشف چاچا کی طرف آگیا

جی چاچا

عادل دیکھ ذرا اس کو۔ پتہ نہیں کیا مسئلہ کر رہی ہے مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا



جی آپ پیچھے ہٹیں میں دیکھتا ہوں

عادل نے گاڑی کا موئینہ کرتے ہوئے اس کی کچھ وائرس نکلی ہوئی اس کی صحیح

جگہ پر لگائیں۔ وہ ان کی طرف موڑتے ہوئے بولا۔ اب سٹارٹ کر کے
دیکھیں

کاشف چاچا گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی تو گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی
پھر وہ ان کو اللہ حافظ کہتا گھر چلا گیا



رات کے ڈنر پر وہ سب ساتھ تھے

رہا بیٹا اب آگے کا کیا پلان ہے

اگے کا پلین جو ہے وہ یہ ہے کہ کل ہم سب فرینڈز جو ہیں ایک چھوٹی سی پارٹی کرنے کا سوچ رہے ہیں اس نے زرا مزاقیہ انداز میں کہا

بیٹا میں پارٹی کا نہیں میں آپ کے فیوچر کا پوچھ رہا ہوں

فیوچر کو لے کے کیا سوچا ہے آپ نے

فیوچر کا یہ سوچا ہے کہ اب مجھے آپ کی مدد کرنی چاہیے

سوچ رہی ہوں آپ کے ساتھ افس جوائن کروں۔ کب تک آپ اکیلے اتنے بڑے بزنس کو ہینڈل کرتے رہیں گے

اس کی اس بات پر اس کے انکل نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا

اور انکل مجھے نا آپ سے ایک اور بات کرنی تھی

ہاں بیٹا بولو

انکل وہ سعد اور ماہا ان کے فارم ہاؤس پر ہم سب نے ایک چھوٹی سی پارٹی
ارینج کی ہے سب ہی فرینڈز آرہے ہیں تو کیا مجھے بھی جانے کی اجازت مل
سکتی ہے

پارٹی ٹائمنگ کیا ہے

شام سات سے 10 بجے تک

ٹھیک ہے چلے جانا

تھینک یو تھینک یو سوچا آپ ورلڈ کے سب سے بیسٹ انکل ہو

وہ خوشی سے چہکتی ہوئی بولی



وہ بھی ہلکے سے مسکری

پھر وہ جلدی سے اٹھی اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

کیا سوچا ہے آپ نے اس کا جنید صاحب

جو سوچا ہے اس پہ اب عمل کرنے کا وقت آگیا ہے

جلد ہی جو آپ نے سوچا اس پہ عمل کریں آپ کے سامنے جو بول کر گئی ہے

اتنے سال اس لیے نہیں اس کو پالا کے ہمیں ہی بعد میں غلام بنا دیے اپنا۔

وہ یہ کہتی ہوئی کرسی سے اٹھیں اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

اور جنید صاحب پیچھے کسی گہری سوچ میں تھے اور وہ جو سوچ رہے تھے
انہیں اب جلد ہی کرنا تھا



وہ اپنے کمرے میں آئی اور جلدی سے اپنا موبائل اٹھایا اس نے ماہا کو کال
ڈائل کی

ہیلو ماہامیری بات سنو

انگل نے مجھے اجازت دے دی پارٹی میں آنے کی

اس نے کافی خوشی سے چہکتے ہوئے اسے بتایا

کیا سچ

ہاں ہاں سچ میں کھود حیران ہوں میں نے بات کی اور انگل نے ایک ہی بار
میں

مجھے اجازت دے دی مجھے تو لگا تھا مجھے کافی محنت کرنی پڑے گی تم لوگوں
سے بھی سفارش کروانی پڑے گی مگر وہ تو ایسے ہی مان گئے

چل یہ تو بہت اچھا ہے پھر مگر میری بات سن تجھے کل جلدی انا پڑے گا
ساتھ کے بجائے تم دن کے چار بجے اوگی

مگر چار بجے کیوں پارٹی تو سات بجے شروع ہوگی نا

کیا تمہیں یاد نہیں سعد ہر سال کار ریسنگ میچ میں جاتا ہے

کل چار بجے سعد کا کار ریسنگ میچ ہے تو ہمیں اس کے ساتھ وہاں جانا ہوگا
اور وہیں سے پھر پارٹی میں

اچھا تو مسٹر اپنے دودو خرچے بچانا چاہ رہا ہے ایک ہی پارٹی کر کے

سعد ہمیشہ سے کاریسنگ جیتا آیا تھا اور اس سال بھی اسے یقین تھا کہ وہی یہ
ریس جیتے گا

اچھا یہ سب کچھ چھوڑ تو نے ڈیسا نڈ کیا کہ کل کون سا ڈریس پہننے والی ہے

یار مجھے تو سمجھ نہیں ارہی کون سا ڈریس پہنوں ماہانے کہا

چل ایسا کر جو جو تجھے اچھا لگ رہا ہے اس کی پکچرز بھیج دے میں تمہیں بتاتی
ہوں کون سا پہن رہا ہوں بولی

چل ٹھیک ہے میں تمہیں بھیجتی ہوں ابھی

اس نے بھی ماہا کو اوکے بولتے ہوئے اللہ حافظ کہا

کال کٹ کی اور اپنی ڈریسنگ مرر کی طرف آئی

اس نے اپنے میں اپنے عکس کو دیکھا

وہ اپنے کان سے ٹاپس اتارنے لگی جہاں اسے ایک کان میں ٹاپس نظر نہ آیا

او یہ کہا گیا

اسے اب پتہ چلا تھا کہ اس کا ایک ایرنگم ہو چکا ہے وہ منہ بناتی ہوئی

الماری کی طرف گئی اپنا نائٹ ڈریس لیا اور چینجنگ روم کی طرف چلی گئی

اس کے لیے چھوٹی موٹی سی چیزیں کوئی معنی نہیں رکھتی تھی اگر کوئی چیز گم ہو جاتی تو اس کو بھول کر اس سے بہتر خرید لیتی تھی

وہ چینج کر کے آئی

پھر وہ بیڈ پر اکر لیٹی تھوڑی دیر ادھر ادھر کر وٹ لینے کے بعد اس نے

سوچا

کہ وہ اپنے لیے ایک کپ چائے ہی بنالے سونے سے پہلے روز ایک کپ
چائے پیا کرتی تھی یہ اس کی عادت تھی

اس نے اپنے لیے چائے بنائی اور اپنے کمرے کی بالگنی میں اکر کھڑی ہو گئی
اس نے چائے پیتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا جہاں چاند اس کو ابو عطا سے
چمکتے ہوئے نظر آیا



اس نے چاند کو دیکھتے ہوئے کہا سو بیوٹی فل۔

بٹ تم تو چاند ہو نام سے ایسا لگتا ہے کہ جیسے تم میل ہو

تو تمہیں پھر بیوٹی فل نہیں سوہینڈ سم کہنا چاہیے

وہ پاگلوں طرح کھڑی ہوئی چاند سے باتیں کرنے لگ گئی

اچھا تو پھر ہینڈ سم چاند جی مجھے تو ارہی ہے نیند تم انجوائے کرو اپنی گرل
فرینڈز کے ساتھ

اب یہ مت کہنا کہ تمہاری گرل فرینڈز نہیں ہیں

اس نے چاند کو ایسے مخاطب کیا جیسے وہ اس سے باتیں کر رہا ہو

دیکھیں چاند جی تم ایسے تو نہیں کہہ سکتے کہ تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں
تم

آتے ہو رات کے ساتھ۔ رہتے ہو چاندنی کے ساتھ۔ ان سب کے نام
سے تو سب فیملی ہی لگتی ہے مجھے۔

دیکھا ہو گے نہ تم بھی چوپ۔۔

پھر وہ اپنے ہی باتوں پر گہرا سا مسکرائی اور اپنے کمرے کے اندر گئی

اف آج تو تھک گئی۔ اس نے اپنے بستر پر اتے ہوئے کہا

صبح تو 12 بجے سے پہلے نہیں اٹھوں گی یہ بولتے ہوئے وہ سو گئی تھی



وہ رات کے اٹھ بجے گھر آیا

جہاں عادل اپنے موبائل میں کچھ دیکھنے میں مصروف تھا

اور دوسری طرف حیدر اپنی کتابیں کھولیں بیٹھا ہوا تھا

اس نے کھانے کا شوپر عادل کو دیا

عادل اٹھیے لے کھانا ڈال جب تک میں فریش ہو کر آتا ہوں

وہ جی کہتا ہے موبائل کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے اٹھ گیا

جب کہ ہابیل فریش ہونے کے لیے چلا گیا

تھوڑی دیر میں بیٹھ کے تینوں نے رات کو کھانا کھایا

عادل برتن سمیٹ کر آیا تو ہانپیل نے اسے مخاطب کیا

عادل میں سوچ رہا ہوں کہ حیدر کو ہم کراچی پڑھنے کے لیے بھیج دیتے
ہیں

کیوں بھائی یہاں پہ کیا ہے پڑھ تو رہا ہے یہاں پہ سہی

عادل میں نہیں چاہتا کہ یہ ہم دونوں کی طرح بنے میرا خواب ہے یہ بہت
بڑا آدمی بنے پڑھ لکھ کر

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کا یہاں پر پڑھائی میں دھیان نہیں ہے

جی بھائی بات تو آپ کی صحیح ہے مگر یہ وہاں اکیلا کسے رہے گا

ہزاروں لوگوں کے بچے رہتے ہیں یہ بھی رہے لے گا اور کچھ پانے کے لیے
کچھ کھونا بھی پڑتا ہے

وہ میرا سیٹ ہے نا اس سے ہی بات کی ہے میں نے اس کے بچے کراچی میں

پڑھتے ہیں تو میں اس کے امتحانوں کے بعد جاؤں گا اس کے لیے وہاں
داخلے کی بات کرنے

اتنے میں حیدر پنچ میں بولا جو کب سے چپ سا اپنے بھائی کی باتیں سن رہا تھا

بھائی میں آپ دونوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا میں یہاں پہ ہی پڑھوں

گا زیادہ محنت کروں گا مگر آپ کو چھوڑ کر میں کہیں نہیں جانے والا

وہ رونے والا منہ بنا کر بولا

حیدر دیکھ میری بات سن کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے بھائی کا خواب پورا ہو

میں تجھے ایک بہت اچھا انسان اور کامیاب انسان بنانا چاہتا ہوں مجھے امید ہے تو اپنے بھائی کی بات کو اہمیت دے گا

مگر بھائی میں وہاں کیسے رہوں گا آپ دونوں کے بیٹا پھر سے منہ بناتے
ہوئے بولا

ہفتے میں دو چھٹی ہوا کرے گی تجھے تو ملنے آیا کرے گا ہم سے اور کراچی کون

سادور ہے دو گھنٹے کا راستہ ہے جب بھی دل کیا ہم تجھ سے آجایا کریں گے

ملنے ٹھیک ہے۔ ہا بیل نے اسے راضی کرتے ہوئے کہا

تیار شروع کر دے اُدھر داخلے سے پہلے ٹیسٹ لیں گے تم سے

حیدر نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور اپنے بیڈ کی طرف سونے چلا گیا

بھائی ایک بار پھر سوچ لیں کیا بھیجنا ضروری ہے

عادل میں سب سوچ چکا ہوں اس کا ضروری ہے وہاں جا کے پڑھنا

جی ٹھیک بھائی جیسے آپ کو پھر مناسب لگے

وہ بھی اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا

اس نے حیدر کی طرف دیکھا جو دوسری طرف منہ کر کے سوتا بن رہا تھا
اسے پتہ تھا کہ وہ سو نہیں رہا ہا بیل اٹھا اور اس کی طرف آیا اس کے پاس
بیٹھتے ہوئے اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلایا

آج تو مجھ سے ناراض ہو رہا ہے کل جب تو بڑا ہو گا نا تو تو بولے گا بھائی آپ
نے جو کیا صحیح کیا
یہ بولتے ہا بیل کمرے سے باہر نکلا اور صحن میں پڑی ہوئی ایک چار پائی پر
کر لیٹ گیا

اسے بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا حیدر کو بھیجنا مگر مجبوری تھی اس کی وہ چاہتا تھا
کہ اس کا بھائی بھی بہت اچھی جگہ سے تعلیم حاصل کرے

جو وہ نہیں کر سکا وہ چاہتا تھا کہ وہ حیدر کرے

وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا جہاں چاند اب و تاب سے چمک
رہا تھا

اس کو آج چاند بہت روشن لگ رہا تھا چاند کو دیکھتے ہی اس کے ذہن میں
ایک دم سے اس لڑکی کا چہرہ آیا

تم بھی بالکل اس چاند جیسی ہو اس نے چاند کو غور سے دیکھتے کہا

بالکل اس کی طرح روشن خوبصورت۔

اور اس لڑکی کو سوچتے اس کی کب آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہ چلا

عادل صبح کے پانچ بجے اٹھا اس نے ہانپیل کی طرف دیکھا تو اس کا بستر خالی تھا

بھائی اٹھ بھی گئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں آج پھر وہ باہر صحن کی

طرف آیا جہاں باہر ہی اپنے بھائی کو چارپائی پر سوتے ہوئے پایا

عادل ہانہیل کی طرف آیا اس نے ہاتھ بڑھا کر ہانہیل کے کاندھے کو ہلایا

بھائی اٹھیں یہاں کیوں سو رہے ہو آپ ہانہیل نے آنکھیں کھولی اور خود کے سر پر کھڑے عادل کو دیکھا

پھر وہ اٹھ بیٹھا۔ بھائی ساری رات آپ یہاں سوتے رہے ہو کیا عادل فکر کرتے ہوئے بولا۔

اوپاں ایسے ہی لیٹا تھا پتہ نہیں کب آنکھ لگ گئی پتہ ہی نہیں چلا وہ انگڑائی لے تے ہوئے بولا۔ ٹائم کیا ہو گیا ہے

صبح کے پانچ بج رہے ہیں

اچھا چل مسجد چلتے ہیں

جی بھائی کیا حیدر کو اٹھا دوں

ہاں اٹھا دے اسے بھی۔



تینوں نے نماز ادا کی

پھر وہ تینوں گھر آئے

او میرے چیتے بول کیا کھائے گناشتے میں ہانپیل نے کچن کی طرح جانتے
ہوئے حیدر سے پوچھا

بھائی میں تو انڈیا پر انٹھا کھاؤں گا

اور عادل آپ بتائیں کیا کھانا پسند کریں گے شیف حاضر ہے

جو آپ اپنے لاڈلے کے لیے بنا رہے ہیں میرے لیے بھی وہی بنا دیں

بالکل بالکل بناؤں گا مگر پہلے ادھر آ۔ ادھر دوسرے چولہے پہ چائے رکھ

بھائی میں نے آپ سے ایک بات بھی کرنی تھی

مجھے پتہ ہے تجھے کیا بات کرنی ہے میں تجھے پہلے ہی منع کر چکا ہوں

بھائی میں کون سا ریسنگ میں حصہ لے رہا ہوں وہاں جاؤں گا اور بس
دیکھوں گا

احمد کل سے مجھے فون کر کے تنگ کر رہا ہے کہ آجاتو اجازت دے دو یا ر چلا
جاؤں

اور ویسے بھی یہ بہت بڑا ٹورنامنٹ ہے وہاں پر میں کہاں ریسنگ کر سکتا
ہوں

پورے حیدرآباد شہر کے لوگ آرہے ہیں اور وہاں پہ تو ایک سے بڑا کرایہ

گاڑی دیکھنے کو ملے گی اس میں جاؤں گا دیکھ کر آ جاؤں گا اگر چاہیں تو آپ
بھی ساتھ چلو

اگر بس دیکھنے کی بات ہے تو چل ٹھیک ہے چلا جا مگر پہلے تو تجھے دکان پر چلنا
ہوگا

جی جی بھائی ویسے بھی ریسنگ چار بجے ہے

چل ٹھیک ہے جاتو بھی جا بیٹھ میں لا رہا ہوں ناشتہ

جی ٹھیک عادل یہ بولتا ہوا کچن سے باہر چلا گیا

تھوڑی ہی دیر میں انہوں نے ناشتہ کیا اور پھر

عادل دکان کے لیے نکل گیا اور ہاتیل حیدر کو اسکول چھوڑنے چلا گیا



سن یہ میں گاڑی پہنچا کرتا ہوں اس کے بعد تو جاسکتا ہے

بھائی کیا ان کا ڈرائیور گاڑی لینے نہیں آیا

ہاں میں نے کال کی تھی تو کہہ رہا تھا کہ وہ کوئی ایمر جنسی ہے اس کے گھر
میں اس لیے وہ نہیں اسکتا تو یہ گاڑی میں جن کی ہے ان کے گھر چھوڑاؤں

او مطلب بھابھی سے ملنے جا رہے ہیں پھر آپ

دیکھ عادل اب فالتو بولنے مت لگ جانا۔ یہ بولتے ہوئے ہابیل جلدی سے
گاڑی لے کر نکل گیا

پیچھے عادل مسکرا کر بولا۔ بول رہے ہیں فالتوبات مت کرو اور دیکھو تو صحیح
کتنی جلدی میں نکلے ہیں گاڑی پہنچانے کے لیے

اتنے میں اس کے نمبر پر احمد کی کال آنے لگی

ہاں سن عادل آرہا ہے ناتو دیکھ میں تیری نہ نہیں سن سکتا تجھے انا ہی ہے تو

سیدھا میرے گھر آ یہی سے ہم دونوں گاڑی لے کر نکلیں گے سمجھ رہے
ہو میری بات کو میں تیری نہ نہیں سنوں گا کسی صورت میں

ابے چپ کر میری بات تو سن لے پہلے میں آرہا ہوں بھائی نے اجازت
دے دی مجھے

اچھا تو تیرا بھائی مان گیا تجھے ریسنگ کرنے کی اجازت دے دی

نہیں یار ریسنگ کی اجازت کہاں ملی ہے

اچھا چل جو بھی ہے تو بس تین بجے تک پہنچ میرے گھر

ٹھیک ہے میں جاؤں گا بس بھائی کو آ لینے دو دکان پر

چلو ٹھیک ہے میں تیرا انتظار کر رہا ہوں

اچھا چل پھر ملتے ہیں عادل نے یہ بولتے ہوئے کال کٹ کی



وہ ایک بہت خوبصورت اور شاندار سے بنگلے کے سامنے کھڑا تھا

اس نے گیٹ کے سامنے گاڑی کور وکا اور خود نیچے اتر کر گیٹ کی طرف

برٹھا

اس نے باہر لگی ہوئی گھنٹی بجائی تھوڑی ہی دیر میں ایک واچ مین گیٹ سے

باہر نکلا

جی کہیں کیا کام ہے

جی میں ورکشاپ سے آیا ہوں یہ گاڑی وہاں ورکنگ کے لیے دی ہوئی تھی
عبدال ڈرائیور نے مجھے اس گھر کا ایڈریس دیا کہ میں اسے یہاں چھوڑ جاؤں

ہاں ہاں عبدال نے مجھے بتایا تھا چل ٹھیک ہے لے اؤ اندر گاڑی تب تک میں
اندر بتا کر آتا ہوں

ہاتیل نے ہاں میں سر ہلایا اور گاڑی کی طرف اگیا

واچ مین اندر گیا اور اس نے میں گیٹ کو کھول دیا اور خود اندر گھر کی طرف
چلا گیا

واچ میں نے ہال کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے ناک کیا

ہاں کیا ہوا غفور

بیگم صاحبہ کل جو گاڑی صحیح کروانے کے لیے دی ہوئی تھی باہر ایک لڑکا وہ
چھوڑنے آیا ہے

ہاں عبدل نے مجھے بتا دیا تھا تم ایسا کرو اسے ادھر اندر بھیج دو اس کو پیمینٹ ادا
کرنی ہے

جی بیگم صاحبہ وہ الٹے قدم لیتے ہوئے باہر چلا گیا

اس نے باہر اکراہیل کو کہا

جو گاڑی کو ان کے گراج میں کھڑا کر کر گیٹ کی طرف آکھڑا ہوا تھا

جاؤ تم اندر جاؤ میں نے بتا دیا ہے وہ تمہیں اندر بلا رہے ہیں

وہاں میں سر ہلاتا ہوا جس طرف واچ مین نے اسے بتایا اس طرف چلا گیا

ہاتیل جا کر ہال کے دروازے کے اگے کھڑا ہو گیا

سامنے ہی نور بیگم لیونگ روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی

اس نے ہال کے دروازے پر ناک کیا

نور بیگم نے اس کی طرف دیکھا اور اٹھ کر اس کی طرف آئیں

نور بیگم کے پاس آتے ہی ہاتیل نے ان کو سلام کیا

وعلیکم السلام بیٹا مجھے عبدال نے بتا دیا تھا کہ تم اوگے

ہاتیل نے صرف جی ہی کہا

ہاتیل ان کی شان و شوکت دیکھ کر حیران تھا

ہاتیل کو یہ گھر کم محل زیادہ لگا تھا

نور بیگم نے اپنے پرس سے پیسے نکالے اور ہاتیل کی طرف بڑھائیں

ہاتیل نے اپنی پیمنٹ لی شکریہ کہا اور واپسی کی راہ لی

وہ اندر سے نکل کر ابھی ہال کے دروازے سے باہر ہی نکلا تھا کہ اس کی زور سے کسی سے ٹکرا ہوئی

سامنے والا وجود ایک چیخ کے ساتھ گرنے ہی والا تھا کہ اس نے جلدی سے اسے پکڑ لیا

اور دوسری طرف رہاء کی تو دنیا ہی گھوم چکی تھی اتنی زور کی ٹکرا کی وجہ سے

کیا میں بچ گئی

رہاء کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کیے اس سے لپٹی ہوئی تھی رہاء نے اس کو شولڈر اور کولر سے کس کر پکڑا ہوا تھا

جبکہ ہاتیل اس نے اس کی نازک سی کمر سے پکڑے ہوئے خود کے ساتھ
چپکائے کھڑا تھا

جب کہ تھوڑی ہی دور سے دوا نکھیں انہیں بہت غور سے دیکھ رہی تھی

ہاتیل اس کی خوبصورت سے چہرے کو دیکھ کر مسکرایا پھر صرف اتنا بولا
۔۔ جی میڈم آپ بچ گئے۔

رہاء نے فوراً ان سے انکھیں کھولی اور اس شخص کو دیکھا جو اسے پکڑے کھڑا
تھا

اور فوراً ان سے اس سے دور ہوئی

کیا تم دیکھ کر نہیں چل سکتے

رہا نیچے جھکتے ہوئے بولی جہاں اس کے بہت سے شاپنگ بیگ گرے
ہوئے تھے

ہا بیل اسے دیکھتے ہوئے سمجھ چکا تھا کہ وہ شاپنگ کر کے آئی ہے

معاف کیجیے گا میڈم جی میں تو اپنی سائڈ پیہ ہی جا رہا تھا آپ ہی شاہد دیکھ نہیں
پائی

ہو۔۔۔ کیا مطلب تمہاری اس بات کا تمہیں میں اندھی نظر رہی ہوں۔
اور تم

ہمارے گھر میں کیا کر رہے ہو تم تو وہ ہونا کل جہاں ہماری گاڑی صحیح
کرنے دی تھی

اوہیلو ایسے کیا دیکھ رہے ہو مسکرا نے کا نہیں بولا کچھ پوچھ رہی ہوں کیا کر
رہے ہو ہمارے گھر میں



جی وہ۔۔۔۔

ہا بیل ابھی بولنے ہی والا تھا کہ رہا کی انٹی ان کی طرف اتی ہوئی بولی

کیا ہوا رہا بیٹا کس سے لڑ رہی ہو

کچھ نہیں انٹی کچھ لوگ انکھیں ہوتے ہوئے بھی دیکھ کر نہیں چل سکتے
ساراسامان گرا دیا میرا

معاف کیجیے گا میڈم جی غلطی سے ہو گیا ہانپیل نے رہاء کی انٹی کو باہر آتے
ہوئے دیکھ کر بات ختم کرنے کا سوچتے ہوئے کہا

بیٹا یہ تم کس طرح سے بات کر رہی ہو کسی بھی گھرائے انسان سے اس
طرح سے بات کرتے ہیں کیا یہ بیچارہ تو گاڑی چھوڑنے آیا تھا

نور بیگم رہاء کو بتاتے ہوئے بولی

کوئی بات نہیں بیٹا تم جاؤ یہ تو ویسے ہی ہر کسی سے لڑتی رہتی ہے

اوہو اپ چپ رہیں سارا سماں گرا دیا اس نے میرا پتہ نہیں کچھ ٹوٹ نہ گیا ہو
جب کے رہا جلدی سے اپنا سماں اٹھاتے ہوئے اندر چلی گئی

انٹی آپ کی بیٹی آپ پر تو بالکل ہی نہیں گئی آپ کتنی اچھی ہے لگتا ہے اپنے
پاپا پر گی ہیں

نور بیگم تو اپنی تعریف سنتے ہی ہلکے سے مسکرا دی

نہیں بیٹا وہ میری بیٹی نہیں وہ میرے شوہر کی بھتیجی ہے

یہ بالکل میرے جیٹ جی پر گئی ہے وہ بھی ایسے ہی تھے

ہاتیل اس طرف ہی دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ اندر گئی تھی اس کی نظر اس طرف ہی تھی جس طرف وہ گئی تھی

اور تھوڑی ہی دور کھڑی نور بیگم اس کی ہر ایک حرکت پر بہت گہری نظر سے اندازے لگا رہی تھی

پھر اس نے جلدی سے اپنا دھیان ہٹایا اور نور بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جی اچھا اللہ حافظ چلتا ہوں

نور بیگم نے اس کے اللہ حافظ کہنے پر ہاں میں سر ہلایا اور اندر چلی گئی

جب کہ ہاتیل عجیب سی کیفیت میں اس گھر سے باہر نکل آیا

اس نے باہر نکلتے ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھا

ابے پاگل اہستہ دھڑک مارنے کا ارادہ ہے کیا تیرا مجھے۔

اس نے اپنے دل کو مخاطب کیا

اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی اسے ہی پتہ تھا کہ اس نے خود کو کیسے
سنجھایا تھا اس کے سامنے

اس کے دل کی دھڑکن بہت تیز چل رہی تھی اس نے اب ادھر سے جلدی
ہی نکلنے کا سوچا

اور جلدی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ایک رکشے والے کو اشارہ کیا

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی ورک شاپ پر پہنچ چکا تھا

اس نے آتے ہی جلدی سے پانی کے کولر کی طرف رخ کیا

کولر کے پاس جاتے ہی اس نے جلدی سے دو تین گلاس پانی کے اپنے اندر
ڈالے

عادل اس کی حالت دیکھتے ہوئے اس کی طرف آیا

بھائی آپ ٹھیک ہے کیا ہوا ہے

ہائیل اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے جا کر کرسی پر بیٹھ گیا اور اپنا سر
کرسی کے ساتھ لگا کر آنکھیں بند کر لی

عادل اس کو دیکھ رہا تھا کہ ہو کیا گیا ہے اس کے بھائی کو

اس نے پھر سے ہائیل کو مخاطب کیا

Zubi Novels Zone

بھائی بولیں آپ ٹھیک ہیں نا

اس نے جلدی سے آنکھیں کھولی اور عادل کی طرف دیکھا

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں گرمی بہت ہو رہی ہے نا اس لیے سردرد سا کر رہا

ہے

بھائی آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا زیادہ درد ہو رہا ہے سر میں تو آپ گھر چلے جاؤ

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں پانی پی لیا ہے ناب میں ٹھیک ہوں اچھا تم کہہ
رہے تھے تمہیں جانا ہے تو میں اگیا ہوں اب تو چلا جا

اور یہ حیدر اب تک اسکول سے واپس نہیں آیا کیا۔

بھائی ابھی دو بجے ہیں انے والا ہی ہوگا

اچھا چل ٹھیک ہے تو ایسا کر جا ہو ٹل سے کھانا لے آ

عادل جی کہتا ہوا ہو ٹل کی طرف چلا گیا

اور تھوڑی ہی دیر میں ہاتیل کو حیدر دکان کی طرف اتا ہوا نظر آیا

ارے میرا شیرا گیا اتنی دیر کیوں کر دی اج تو نے

بھائی اج ہمارے اسکول میں بہت بڑے بڑے افسر زائے ہوئے تھے اس
لیے ہی ادھا گھنٹہ لیٹ چھٹی ملی

بھائی آج میں نے ان کو دیکھا وہ اتنی اچھی انگریزی بولتے ہیں اور اتنی اچھی
اچھی

باتیں کر رہے تھے میں نے بھی سوچ لیا آپ صحیح کہتے ہیں مجھے بڑے
اسکول

میں جا کر پڑھنا چاہیے مجھے بھی بڑا آدمی بننا ہے ان کی طرح

بالکل جائے گا میرا شیر بڑے اسکول میں پڑھنے اور ضرور ایک دن بہت
اچھا اور قابل انسان بنے گا

کیا باتیں ہو رہی ہیں ہمیں بھی تو بتاؤ اتنے میں سامنے سے عادل بھی کھانا
لاتے ہوئے ان کی طرف آتے ہوئے بولا

تو رہنے دے تو جان کے کیا کرے گا یہ ہماری پرسنل بات ہے ہاتھیل نے
حیدر کو انکھ مارتے ہوئے کہا

چلیں ٹھیک ہے بھائی مجھے احمد کی کال آئی ہے میں جا رہا ہوں آپ کھانا کھا لیں

اتنی بھی کیا جلدی ہے کھانا تو کھا کر جا ہا بیل نے اس کی جلدی دیکھتے ہوئے اسے کہا

ارے نہیں بھائی مجھے بھوک نہیں ہے آپ کھالو

اور جلدی سے بائیک کی چابی کو اٹھاتے ہوئے بولا اور پھر اپنی بائیک لے کر احمد کی طرف نکل گیا

یار کہاں ہو تم ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں تمہارے گھر کے باہر

سعد نے رہاء کو کال پر بتایا

ارے ارے صبر پانچ منٹ میں آرہی ہوں میں۔

یہ بولتی ہوئی جلدی سے اپنا پرس اٹھایا پرس میں موبائل رکھا اور نیچے کی طرف بھاگی

آتے ہی اس نے ہال میں اپنی انٹی کو دیکھا جو کچن کی طرف جارہی تھی
ارے ارے آرام سے لڑکی اس نے جلدی سے انہیں ہلکا سا گلے لگایا

اللہ حافظ انٹی میں جارہی ہوں باہر ماہا اور سعد میرا انتظار کر رہے ہیں وہ ان
کی کوئی بھی بات سنیں بغیر جلدی سے باہر کی طرف چلی گئی

وہ بھی نفی میں سر ہلاتی ہوں کچن کی طرف چلی گئی

وہ باہر آئی جہاں ماہا اور سعد کی گاڑی کھڑی تھی آج ان کی گاڑی چیلنج تھی

واؤنٹس کا ریا یہ کبھی تم یونیورسٹی کیوں نہیں لے کر آئے گاڑی

وہ جلدی سے پیچھے بیٹھتے ہوئے بولی

یہ میری سب سے فیورٹ کار ہے اور یہ پچھلے تین سال سے مجھے جیتا رہی
ہے میں اسے اس لیے نہیں نکالتا باہر کہ کہیں میری جان کو نظر ہی نہ لگ
جائے

اور یہاں سعد کو جان کہتے ہوئے سن کر رہاء کا کہکا چھوٹ گیا

واؤ سعد تمہاری جان بہت خوبصورت ہے مجھے پسند آئی تمہاری یہ گاڑی

رہاء اسے گاڑی مت کہو اسے جان کہو یہ سعد بھائی کی جان ہے جان کو کوئی
گاڑی کہے اسے پسند نہیں



ماہا بھی سعد کی گاڑی کا مذاق اڑاتے ہوئے بولی

سعد نے ہاما کو گھور کر دیکھا اور پھر مرر سے پیچھے رہاء کی کو دیکھا

دیکھو میں تو پہلے ہی تم دونوں کو لانا نہیں چاہتا تھا اچھا ہوتا کہ میں اپنے
فرینڈز کے ساتھ چلا جاتا کہاں تم دو چڑیلوں کو اٹھا کر گھوم رہا ہوں میں

بہت قسمت والی ہو تم دونوں تم دونوں کو میری گاڑی میں بیٹھنا نصیب ہوا
ورنہ مرتی ہیں لڑکیاں میرے ساتھ گاڑی میں لانگ ڈرائیو پر جانے کے
لیے

اور پھر اس کی بات پر یہاں ماہا اور رہا کا زور دار کہکا گونجا تھا گاڑی میں

بھائی اور وہ لڑکیاں کون ہیں آج تک تو ہم نے آپ کے ساتھ کوئی لڑکی
دیکھی نہیں ہر وقت تو آپ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں

بچپن سے لے کر اب تک آپ تو ہم دونوں کے باڈی گارڈ بنے ہوئے ہیں

سنو تم دونوں اچھا مرد وہی ہوتا ہے جو اپنی عورتوں کی حفاظت کے لیے
ہمیشہ ان کے ساتھ رہے

بھائی آپ نے ہمیں عورتیں کہا

وہ آنکھیں بڑے کرتے ہوئے سعد کو دیکھتے بولی

تو کیا تم دونوں عورتیں نہیں مرد ہو

سعد ہم عورتیں نہیں ہم لڑکیاں ہیں دیکھو ہمیں ہم کہاں سے تمہیں
عورتیں نظر آرہی ہیں

لڑکیاں شیشے میں منہ دیکھواپنا تم دونوں۔۔ آبی تو میں نے عورتیں کہا ہے
مجھے تو چڑیلے لگتی ہو تم دونوں۔

بھائی چڑیل ہوگی آپ کی بیوی

بالکل صحیح کہا چڑیل ہوگی اس کی بیوی

سنو ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا اس کے خلاف

زیادہ کچھ بولانا گاڑی سے باہر پھینک دوں گا تم دونوں کو

رہا اور ماہادونوں نے حیران ہوتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

دیکھ لو ماہا ابھی تو اس کی بیوی اتنی نہیں اور اب سے ہی یہ ہمیں باہر پھینکنے کا کہہ رہا ہے اور جب وہ اگئی تو سوچو تمہارا کیا ہو گا میں تو پھر بھی اس کی دوست ہوں تم تو اس کی بہن ہو

راہانے جلدی پر تیل ڈالا

کیا بھائی آپ سچ میں ایسا کرو گے ماہانے حیران ہوتے ہوئے سعد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

بالکل اگر تم دونوں میری بیوی کے ساتھ صحیح رہو گی تو میں بھی تم دونوں کے ساتھ سہی رہوں گا تھوڑا سا اس کے ساتھ تم لوگوں نے غلط کیا تو اپنی خیر منانا

بھائی آپ تو سچ میں جو رو کے غلام بنو گے

اور وہ ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے ریسنگ گراؤنڈ میں پہنچ چکے تھے



Zubi Novels Zone

عادل احمد کے گھر پہنچ چکا تھا

اب وہ اسے اپنی گاڑی دکھانے کے لیے اپنے گیراج کی طرف لے گیا

یہ دیکھیے نی گاڑی آج اسے ہی ریس میں استعمال کروں گا

مگر مجھے تیری یہ پرانے والی گاڑی زیادہ بہتر لگتی ہے ریسنگ کے لیے

ابے کہاں خاک صحیح ہے پچھلے تین سال سے یہی ہر اتی آرہی ہے مجھے۔ اس لیے ہی میں نے یہ نئے والی لی ہے

عادل بہت غور سے اس کی پرانی گاڑی کو دیکھ رہا تھا پھر اگے بڑھ کر اس نے چاروں طرف سے اسے دیکھا

مگر یار تیری گاڑی یہ صحیح ہے دیکھ اس پہ تیرا ہاتھ کافی پکا ہو چکا ہو گا اسے

ہینڈل کرنے میں تجھے اسانی ہوگی اور ایک دو بار میں نے بھی تو اسے چلایا ہے مجھے تو یہ بہتر لگتی ہے

اس گاڑی کو تو میں نہیں لے کے جانے والا ہاں اگر تو اسے چلائے تو پھر

میں اس نئی گاڑی کو چھوڑ کر اس گاڑی کو ریسنگ میں بھگانے کا سوچتا ہوں

نہیں یار میں نہیں چلا سکتا مجھے بھائی نے سکتی سے منع کیا

سوچ لیں اگر تو ریس جیت گیا تو یہ دو کروڑ کی گاڑی تیری

کیا تو سچ بول رہا ہے

پر سنٹ سچ بول رہا ہوں چاہے تو لکھوالے کسی پیپر پر 100

اس نے ایک بار پھر گاڑی کا معائنہ کیا اسے اچھے سے دیکھا

چلو صحیح ڈن لکھوادے میرا نام لسٹ میں

اب تو تیرا نام نہیں لکھا جاسکتا کیونکہ سب کچھ تے ہو چکا ہے ہاں مگر تو
میری جگہ پہ ریسنگ کرے گا یہ ہو سکتا ہے

اچھا تو مطلب تو اپنا چانس مجھے دے رہا ہے

ہاں نام میرا ہو گا گاڑی میری ہو گی مگر اسے چلانے والا تو ہو گا بس اس گاڑی
کا ڈرائیور جو ہے وہ چیلنج ہو گا

دیکھ اس سے تیرے بھائی کو بھی پتہ نہیں چلے گا کیونکہ سب کچھ میرے نام
پہ ہی ہو گا اگر تو نے مجھے جتا دیا تو یہ گاڑی میری طرف سے تمہیں تحفہ

نہیں یار مگر مجھے اپنے بھائی کو بتانا پڑے گا اگر نہیں بتایا تو مجھے خود بھی اچھا
نہیں لگے گا اور میں نہیں چاہتا بھائی مجھ سے ناراض ہو

اچھا تو تو بتانا چاہتا ہے نا چل پھر میرے پاس ایک ایڈیا ہے

اچھا کیا ایڈیا ہے تمہارے پاس

سمپل موبائل نکال میسج کر اور موبائل اف کر کے رکھ دے

تجھے بتانا ہے نا تو بتا دے

بہت رسک ہے یار اس کام میں اگر بھائی کو غصہ اگیانا ان کے جوتوں سے
کوئی نہیں بچ سکتا

دیکھ میرے بھائی قسمت تجھے موقع دے رہی ہے اب تجھ پہ ہے تجھے جیتنا
ہے یا بس ایسے ہی اپنے خواب کو بس خوابوں میں ہی دیکھتے رہنا ہے

چل ٹھیک ہے کرتا ہوں ایسے ہی دیکھی جائے گی دو تین جوتے ہی ماریں
گے ناز یادہ سے زیادہ کیا کریں گے

یہ بات کی ناتوانی صحیح چل میسج کر دیے اور نکلتے ہیں پھر ہم

عادل نے ہاں میں سر ہلایا اور اپنا موبائل نکال کر ہانپیل کے نمبر پر ایک میسج

ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا اور پھر اس موبائل کو اف کر کے جیب میں رکھ لیا

احمد اچھے سے جانتا تھا کہ عادل بہت اچھی ریسنگ جاتا ہے وہ اس کے ٹیلنٹ سے اچھے سے واقف تھا اور اسے امید تھی کہ وہ یہ ریس جیت سکتا ہے

احمد بولا یار میں سوچ رہا تھا نئی گاڑی لے کے چلتے ہیں پتہ نہیں کیوں مجھے اس گاڑی پہ بھروسہ نہیں ہے مگر تیری زید یہ ہے کہ یہ والی گاڑی ہونی چاہیے

دیکھ یار چلا میں رہا ہوں تو پھر تجھے کیا مسئلہ ہے اور یہ گاڑی تو تو بھول

جا وعدہ یاد ہے نا تجھے اپنا ج یہ گاڑی ہی ریس جیتے گی اور میرے بھائی تیرا

ہی نام روشن ہو گا ج یہ گاڑی عادل راجپوت کے ہاتھ میں آئی ہے تیری جیت کو کوئی نہیں روک سکتا

وہ ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے گاڑی لے کر ریسنگ ٹریک کی طرف نکل گئے

بھائی تیری ریس جس کے ساتھ ہے وہ جن کے ساتھ ہے وہ بھی کوئی کم اور

چھوٹے موٹے ریسر نہیں ہے ان کی کافی پریکٹس ہے

مجھے تجھ پہ تو بہت بھروسہ ہے مگر اپنی اس گاڑی پہ بھروسہ نہیں ہے میں
لنگڑے گھوڑے پہ شرط لگا رہا ہوں عزت رکھ لینا میری

ابے یار فکر نہ کر تیری عزت میری عزت ہے تیرا یہ دوست تجھے ہارنے
نہیں دے گا

وہ اسے ہی باتیں کرتے ریسنگ ٹریک پر پہنچ چکے تھے



ماہا سعد اور رہاء تینوں ہی ریسنگ ٹریک پر پہنچ چکے تھے جہاں کافی رش والا ماحول تھا ہر کوئی اپنی ایک سے بڑھ کر ایک گاڑی لے کر حاضر تھا

رہاء اور ماہادونوں گاڑی سے نکلی اور پبلک کی طرف چلی گئی جہاں کھڑے سب ان گاڑیوں کی ریس شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے

سعد نے بھی اپنی گاڑی کو جا کر ریسنگ کارز کے ساتھ کھڑا کیا

وہیں دور کھڑے سعد کے کچھ فرینڈز اور اس کی بہن انگوٹھے کا سائن بنا کر
اسے الدا بیسٹ بول رہے تھے

اس کے ساتھ ہی ایک اور گاڑی کھڑی ہوئی تھی اس نے اس گاڑی کی
طرف دیکھا اور تنزیہ سا مسکرایا یہ وہی گاڑی تھی جس سے وہ تین سال سے
ہر اتار ہا تھا

تب ہی احمد اپنی گاڑی کی طرف آیا جس میں عادل بیٹھا ہوا تھا وہ دونوں سعد
کو جانتے تھے

سعد نے اپنا ہیلمٹ اوپر کیا اور احمد کو دیکھتے ہوئے بولا

پھر سے یہ گاڑی لے کر پونچھ گے۔ لگتا ہے خاصی محبت ہے تمہیں اس
گاڑی سے اس گاڑی کو بیچ کر کوئی اچھی سی موٹر سائیکل لے لو روڈ پر چلانے
میں مزہ آئے گا تمہیں

اور یہ کیا دیکھنے کو مل رہا ہے اس گاڑی کا ڈرائیور ہی چیئنج ہے کیا تم ڈرتے ہو
میرے ساتھ ریس لگانے سے

سعد نے کافی تنزیہ انداز میں ان کو تنگ کرتے ہوئے کہا

احمد بولا اس کو۔ اگر میں تجھ سے ڈرتا یا تیرے ساتھ ریسنگ کرنے سے ڈرتا
تو پچھلے تین سال سے تیرے ساتھ کار ریسنگ نہ کر رہا ہوتا

اور یہ میرا ڈرائیور اس لیے چیئنج ہے کیونکہ میرا ہاتھ کچھ ٹھیک نہیں ہے اس

لیے میں صحیح سے ڈرائیونگ نہیں کر سکتا تم ڈرائیور کو چھوڑو تم گاڑی پہ

فوکس کرو گاڑی تو وہی ہے نا اور یہی گاڑی تمہارا غرور توڑے گی

اور سعد اس کی بات پر کھکا لگا کر ہسا

چل آج تیری اس بیل گاڑی کو کباڑ والے تک پہنچانے کا کام کر ہی دیتا
ہوں وہ اپنا ہیلیمٹ نیچے کرتے ہوئے بولا۔

احمد اس کو پچھوڑیہ تجھے بھڑکار رہا ہے کہ تجھے اس پر غصہ ائے اور یہاں پہ
کوئی ہنگامہ شروع ہو

میرے بھائی تو اپنی جان لگا دے اس ریس میں آج یہ جیت اس کے نام
نہیں ہونی چاہیے

ایسا ہی ہو گا اس کا پالا کبھی پہلے عادل سے نہیں پڑا اس لیے ایسا بول رہا ہے



تھوڑی ہی دیر میں ریسٹ شروع ہو چکی تھی

کبھی سعد کی گاڑی اگے نکل رہی تھی تو کبھی عادل کی

ہر ایک گاڑی ایک دوسرے سے اگے نکلنے میں لگی ہوئی تھی

اسے ہی کرتے عادل کی گاڑی سب سے پیچھے سے پیچھے ہوتی چلی جا رہی تھی

ہر کوئی ہر دوسرے کی گاڑی کو سائیڈ کو نرمار کراگے نکل رہا تھا کچھ گاڑیوں کا
تو ایکسیڈنٹ تک ہو چکا تھا

سب سے اگے سعد کی گاڑی جا رہی تھی

اور ہر کوئی ہی نمبر ون کا نعرہ لگا رہا تھا

اب چند ہی گاڑیاں بچی تھیں تب ہی عادل نے سب گاڑیوں کو پیچھے
چھوڑتے ہوئے سب سے اگے سعد کی گاڑی کے برابر آچکا تھا

اور دور کھڑا احمد زور زور سے چلا رہا تھا گڈ میرے چیتے میرے یار میرے
بھائی میری جان دکھا دے آج اس کو ریسنگ کیا چیز ہے

تب ہی سعد نے اپنی گاڑی کی سائیڈ اس کی گاڑی کو مارتے ہوئے اگے نکلا

اور اسی وقت احمد نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے

گاڑی ٹریک سے اوٹ ہوتے ہوئے بچی تھی عادل نے گاڑی کو پھر سے
سنجھالا اور ریس دی دیکھتے ہی دیکھتے پھر سے عادل سعد کے برابر پہنچا تھا

سعد نے عادل کی طرف دیکھا تو عادل نے اپنے ہاتھ کے بیچ کی انگلی کو اٹھا
کے

اسے دکھایا اور ایک منٹ میں اسے پیچھے چھوڑتا ہوا اگے نکل گیا

دوسری طرف رہا اور ماہا اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے کھڑی تھی ماہا کی تو غصے سے
بری حالت ہو رہی تھی اس کا بھائی جیتے جیتے ہار چکا تھا

اور پھر آج پہلی بار سعد کسی سے ہار اٹھا

ہر طرف عادل ہی عادل کی اوازیں سنائی دے رہی تھی

آج کا جو نر تھا وہ عادل تھا اس نے گاڑی کو روکا تو احمد بھاگتا ہوا اس کی طرف
ایا

اس کو گلے لگاتے ہوئے اٹھا کر گھمانے لگ گیا

میرے بھائی میرے یار تو نے کمال کر دیا

اور اب احمد کی باری تھی سعد کو نیچے دکھانے کی

اب بتا میری بیل گاڑی توجیت گئی اب تو اپنی ٹاؤزن کو کہاں اور کس کبار
میں بیچنے جائے گا

ابے سالے ہٹ سعد نے غصے میں آتے ہوئے اسے زور سے پیچھے دھکے دیا

اس کا دکا لگتے ہی احمد اس کی طرف آگے بڑھا اسے مارنے کے لیے

تب ہی عادل نے بیچ میں آتے ہوئے روک لیا۔ احمد تو چھوڑ

نہیں عادل تو مجھے چھوڑ سالے نے مجھے دھکا کیسے دیا

ہاں ہاں چھوڑا سے کھڑا ہوں یہاں آجا۔ سعد پھر سے بولا

احمد یار تو دیکھ نہیں رہا وہ جان بوجھ کر چاہتا ہے کہ اس سے لڑے

تب ہی دور سے ان کی لڑائی دیکھتے ہوئے ماہا اور رہاء دونوں بھاگتے ہوئے
سعد کی طرف آئیں

بھائی چھوڑیں چلیں آپ یہاں سے بیٹھیں گاڑی میں چلیں یہاں سے پلینز

عادل نے آواز سنتے ہی ماہا کی طرف دیکھا

جہاں ایک لڑکی خوبصورت سے سفید فراق میں سعد کو بازو سے پکڑے
ہوئے گاڑی میں بیٹھنے کا بورہی تھی

تب ہی اسے رہا بھی وہی نظر آئی وہی لڑکی جو کل ان کی دکان پر آئی تھی



سعد چالو دفاع کو ان کو تم۔

سعد ماہا سے اپنا بازو چوڑا کے جاگاڑی میں بیٹھا۔ رہا بھی پیچھے جا بیٹھی

ماہانے دوسری طرف جاتے ہوئے عادل کو گھور کر دیکھا اور جا کے سعد کے
ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی گئی

ریلیکس سعد کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں پاگل بن رہے ہو رہا ہے سعد سے
کہا

کھیل تھا اور کھیل میں تو ہار جیت ہوتی رہتی ہے تم کچھ زیادہ ہی اپنے سر پر
سوار کر رہے ہو اس چیز کو

بھائی رہا صحیح کہہ رہی ہے آپ ایسے ہی غصہ ہو رہے ہیں کھیل تھا کھیل
میں تو

ہار جیت ہوتی ہے آپ کیوں اس ریس کو اتنا سیریس لے رہے ہو

میرا دماغ بہت خراب ہے تم دونوں اپنی چپ چپ بند کرو

اس نے غصے سے کہا

بھائی ہم رہاؤں کے گھر کیوں جا رہے ہیں ہمیں تو فارم ہاؤس کی طرف جانا تھا
اج

ہماری پارٹی ہے

تو اب کیا وہاں جا کر اپنی ہار کی پارٹی انجوائے کروں اج کوئی پارٹی نہیں ہو
رہی

کینسل کر چکا ہوں

ماہاسعد سہی کہہ رہا ہے ہم کسی اور دن پارٹی رکھ لیں گے

او کے جیسے تم لوگوں کی مرضی میں تو اس لیے کہہ رہی تھی کہ ماسٹڈ چلیج ہو

جائے گا سب فرینڈز کے ساتھ انجوائے کریں گے

میرے سب فرینڈز کو پتہ ہے کہ انج میری ریس تھی اور تم چاہتی ہو کہ
میں

پارٹی میں جاؤں اور وہاں پر سب مجھے یہ کہیں کہ واہ سعد لوگ تو جیتنے پر
پارٹی

دیتے ہیں اور تم اپنی ہار پر پارٹی دے رہے ہو

او کے ریلیکس یار چھوڑو سب جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اور سعد تم اس ہار کو

اپنے سر پر سوار کرنے کی ضرورت نہیں ہار جیت تو ہوتی رہتی ہے یہ
ہار تمہاری

اس لیے ہوئی ہے کہ تم نیکسٹ اس سے بہتر ریسنگ کر سکو سمجھ رہے ہو
میری بات کو۔

ہاں ٹھیک میں ریلیکس ہوں ٹھیک ہوں مجھے ہارنے کا دکھ نہیں ہے دکھ

اس بات کا ہے میری جان نے مجھے دھوکا کیسے دے دیا

کل ہی اس کا کوئی بندوبست کرتا ہوں

یہ دیکھو ہم یہاں پاگلوں کی طرح ٹینشن میں ادھے ہو چکے ہیں اور اس کو
اس

گاڑی کی پڑی ہوئی ہے ہاں تمہیں تو اسے بیچ ہی دینا چاہیے تمہارے لیے
ان لکی



ثابت ہوئی ہے اس سال۔

اتنے میں ہی رہا گا گھرا چکا تھا

اپنا خیال رکھنا اوکے

اس نے بس ہاں میں سر ہلایا

وہ یہ کہتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی

پیچھے سعد بھی اپنی گاڑی اپنے گھر کی طرف لے جا چکا تھا



سعد گھر آتے ہی اپنے جم روم کی طرف چلا گیا

اس کو بس غصہ اس بات کا تھا کہ احمد جیتا تو جیتا کیسے اس سے

اس نے تو کبھی ہار کا سوچا بھی نہ تھا

وہ اپنا سارا غصہ پنچیک بیگ پر نکل رہا تھا

اور ماہادر وازے کے پاس کھڑی اس کی حالت دیکھ رہی تھی آج سے پہلے
اس

نے سعد کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا

تم جو بھی ہو مسٹر ایکس واے زیڈ میرے بھائی کی اس حالت کے تم زمیدار
ہو

ماہانے عادل کو سوچتے کہا

تمہیں بھی میں نے سب کے سامنے نابے عزت کیا تو کہنا۔ وہ یہ کہتی اپنے
بھائی کی ہار اور بے عزتی کا بدلہ لے نے کا سوچ چکی تھی

پھر وہ اپنے کمرے میں آئی

اس نے پرس سے اپنا موبائل نکالا اور اپنی کسی دوست کو کال کرنے لگے
ہاں ہیلو سائٹمہ میری بات سن تو مجھے اس لڑکے کی انفارمیشن نکال کر دے
سکتی ہیں جس نے آج ریس جیتی ہے

اس نے سائٹمہ سے انفارمیشن لینے کا سوچا جو ان کی کامن فرینڈ تھی اور وہ
بھی

وہیں پر موجود تھی اس کا بھائی سعد کا فرینڈ تھا جس وجہ سے وہ ایک
دوسرے

کو اچھے سے جانتی تھی اور ان کی بھی اچھی دوستی تھی

خیریت ماہا تمہیں کیوں چاہیے اس لڑکے کی انفارمیشن

وہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی تم پہلے مجھے انفارمیشن نکال کر دو اس کی

چل ٹھیک ہے میں بھائی سے معلوم کر کے تمہیں بتاتی ہوں

ٹھیک مجھے انتظار رہے گا تمہاری کال کا

یہ کہتے ہوئے اس نے کال کٹ کر دی اور پھر ڈریس چیلنج کرنے کے لیے
چلی گئی

نائٹ ڈریس چیلنج کر کے اتے ہی وہ بیڈ پر لیٹ گئی

اس کا دھیان پھر سے اس لڑکے کی طرف گیا

مسٹر اب خیر منالو اپنی تم زندگی بھر یاد رکھو گے کے پالا کس سے پڑا تھا کچھ

زیادہ ہی ایڈیٹیوڈ دکھا رہے تھے نا۔ تم نے میرے بھائی کو نیچا دکھایا اس کی

بے عزتی کی اب تمہاری بھی تو ہونی چاہیے

پھر اس نے ہر خیال کو جھٹکتے ہوئے سونا ضروری سمجھا



چلو میرے شیر تو نے تو کمال کر دیا آج کیسے اس کو اس کی اوقات یاد

دلانی آج ہم پر کیسے بھڑک رہا تھا آج اس کا غرور ہم نے توڑ دیا اور یہ سب

کچھ صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم نہ ہوتے تو شاید میں ریس کبھی بھی

جیت ہی نہ پاتا

آوے تو میری بات سن رہا ہے میں کب سے بولے جا رہا ہوں اور تو پتہ
نہیں کن سوچو میں گم ہے

یار میں سوچ رہا ہوں اب بھائی کو کیا بولوں گار یس تو ہم جیت گئے وہ سب
ٹھیک ہے مگر اب بھائی سے کون بچائے گا مجھے

ادھر دیکھ تیرا یار ہے نا چل میں چلتا ہوں ساتھ تیرے۔ بھائی کچھ نہیں
بولے

گا ٹھیک ہے پریشان مت ہو چلیں انجوائے کرتے ہیں آج جیت کی خوشی
میں پارٹی تو ہونی چاہیے اب

چلا ایسا کرتا ہوں اپنے کچھ دوستوں کو تیری دکان پر ہی بلا لیتے ہیں وہیں پہ
اپنی محفل جمائیں گے آج کیا کہتا ہے تو

یار ہماری دکان بھائی بند کر کے چلا جاتا ہے اٹھ بجے تک گھر وہاں پہ جانا کچھ
صحیح نہیں رہے گا

تو فکر نہ کر دکان اٹھ بجے بند ہوتی ہے تو کھل بھی سکتی ہے ابھی ٹائم کیا ہوا

ہے انجوائے کریں گے تو اپنے بھائی کی فکر مت کرا نہیں میں سنبھال لوں گا

چل ٹھیک ہے دیکھتے ہیں کیا کرتا ہے تو مجھے بچاتا ہے یا پھر جوتے پڑواتا ہے

فکر نہ کر بچالوں گا چل تیرے بھائی کو چل کر جیت کی خوشخبری سناتے
ہیں

عادل بھی ہاں میں سر ہلاتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا اور احمد گاڑی کو اڑاتے
ہوئے ان کی دکان کی طرف نکل پڑا



وہ سب رات کے کھانے کے لیے ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے

رہا بیٹا مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے

جی انکل بولے

بیٹا میں چاہتا ہوں کہ اب میں تمہارا فرض ادا کر دوں ساف لفظوں میں
کہوں تو تمہاری شادی کا سوچ رہا ہوں

مگر انکل مجھے ابھی شادی نہیں کرنی

کیوں بیٹا کیوں نہیں کرنی کیا تم کسی کو پسند کرتی ہو کرتی ہے تو بتادو ہمیں

نہیں انکل ایسی کوئی بات نہیں ہے میں ویسے ہی شادی نہیں کرنا چاہتی ابھی

یہ تو کوئی بات نہ ہوئی میں تمہاری شادی کا سوچ چکا ہوں تو بیٹا اب تم بڑی ہو

گئی ہو اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ باتیں بنائیں کہ تمہارے ماں باپ نہیں
ہیں تو ہم تمہارا سوچتے ہی نہیں

جی انکل مجھے تھوڑا سوچنے کا ٹائم دیں

ٹھیک ہے مجھے تم آرام سے سوچ کر بتادوں

وہ ہاں میں سر ہلاتی ہوئی ڈائمننگ ٹیبل سے اٹھتی اور اپنے کمرے کی طرف
چلی گئی

اس کے جاتے ہی نور بیگم نے جنید صاحب سے پوچھا

کہارشتا تے کرنے کا سوچا ہے آپ نے اس کا

سعد کے ساتھ بات پکی کرنے کا سوچ رہا ہوں

کافی بار سعد کے والد باتوں باتوں میں رشتے کی بات کر چکے ہیں

اور اچھا ہی ہے کہ یہ دوستی اور پاٹنر شپ رشتیداری میں بدل جائے گی



احمد اسے لے کر ان کی ورکشاپ پر پہنچا

اور سامنے ہی اس کا بھائی کسی گاڑی کو ٹھیک کرنے میں لگا ہوا تھا

عادل تو ڈر کے مرے گاڑی سے ہی نہیں نکل رہا تھا

ابے ڈرپوک میں ہوں نہ تیرے ساتھ فکر مت کر کچھ نہیں بولے گا تیرا
بھائی

احمد اسے گاڑی سے باہر نکلنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

اس کے نکلتے ہی اس نے سامنے اپنے بھائی کی طرف دیکھا

جو سیریس سا کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا

وہ اہستہ اہستہ چلتا ہوا ہاتیل کے سامنے اکھڑا ہوا

اتنے میں احمد بولا

دیکھیں بھائی اس کی ناکوئی بھی غلطی نہیں ہے یہ دیکھیں میرا ہاتھ اینڈ وقت

پر

مڑ گیا تھا اسی وجہ سے اس کو میں نے بولا کہ وہ میری جگہ پر ریس کر لے اور
دیکھے ہم ریس جیت بھی گے

ہائیل نے احمد کی بات پر کوئی ری ایکشن نہ دیا اور عادل کی طرف ہی دیکھ رہا
تھا

احمد پھر سے بولا۔۔۔ بھائی سچ میں اس کی کوئی۔۔۔

وہ ابھی اپنی بات مکمل کرتا کہ ہائیل نے اس کی طرف دیکھا اور چپ رہنے کا
اشارہ کیا

اور پھر اگے بڑھا عادل کو گلے سے لگایا مبارک ہو پہلی جیت تمہیں

اور تب ہی عادل نے بھی جوش میں اتے ہیں یہ اپنے بھائی کو کس کر گلے لگایا

اف بھائی اپ نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا احمد بولا۔

ابے میرا بھائی پہلی بار ریس جیت کر آیا ہے وہ بھی اتنے بڑے میچ میں کون

پاگل ہے جو کچھ بولے گا شاباش میرے بھائی خوشی ہوئی مجھے

شکر یہ بھائی۔۔

بھائی وہ ہمارے کچھ دوست یہاں دکان پر رہے ہیں وہ جیت کی خوشی میں
میں

نے انہیں پارٹی دینی ہے اور اپ تو کبھی بھی عادل کو کلب جانے کی اجازت

نہیں دو گے اس لیے میں نے ادھر ہی دکان پر اپنے سب دوستوں کو بلا لیا
ہے ہم یہیں پر کھائے پییں گے اور انجوائے کریں گے

چلو ٹھیک ہے کرو تم انجوائے مگر مجھے تو تھوڑی دیر میں گھر کے لیے نکلنا
ہو گا کیونکہ گھر میں حیدر اکیلا ہے۔

جی بھائی۔

اور ہاں زیادہ دیر مت کرنا 12 بجے سے پہلے تو گھر ہونا چاہیے سمجھ رہے ہو
میری بات کو

جی بھائی میں 12 بجے سے پہلے آپ کو گھر پہ ملوں گا



وہ انجرات بھی اپنے صحن میں چار پائی پر لیٹا ہوا آسمان پر چاند کو دیکھ رہا تھا اور
اس کے تصور وں پر وہ لڑکی چھائی ہوئی تھی

یہ مجھے کیا ہو گیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں رہا چاہتا ہوں کہ آپ کونہ سوچوں

مگر پھر بھی آپ کی سوچ اجاتی ہے بہت فرق ہے ہم دونوں میں مگر کیا کروں میں اس دل کا جواب کو سوچتے ہیں خوشی سے پاگل ہو جاتا ہے

کیا آپ کو ذرا بھی علم ہے کہ کوئی ہے جو آپ کو اتنا زیادہ سوچنے لگا ہے آپ تو بالکل انجام ہوا پکو تو پتا ہی نہیں کوئی آپ پر مر مٹا ہے

پر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے تو آپ جان جاؤ میرے

جذبات۔ کر دو مجھ پہ رحم۔ میرے بس میں نہیں کہ میں اپکو نہ سوچوں اگر ہوتا تو اپنی اوقات سے بڑے خواب نہ دیکھتا

بہت بار اس دل کو سمجھا چکا ہوں مگر دیکھو آپ نے مجھ پر کیسا جادو کیا ہے

یہ دل میرا ہو کر بھی میرا نہیں رہا

مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا محبت اتنی ظالم ہوتی ہے اپ تو مجھے ملی تک نہیں مگر
پھر بھی اپ کو کھونے کا تصور ہی میری جان نکال لیتا ہے

آپ کو جب اپنے لیے سوچتا ہوں تو سکون سا ملتا ہے خوش رہتا ہوں بس یہ
سوچتا ہوں کہ اپ میری ہو

مگر جب حقیقت کا ائینہ دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے اگر آپ نہ ملی تو مر جاؤں گا

آپ کو تو پتہ ہی نہیں آپ کو دیکھتے ہی کیا حالت ہو جاتی ہے میری بس آپ
میری ہو جاؤ محبت کر بیٹھا ہوں آپ سے

سن رہی ہیں نا اپ میری بات وہ چاند کو دیکھ کر باتیں کر رہا تھا جسے وہ چاند
میں رہا کو دیکھ رہا ہو

میڈم رہا میں اپ کو مانگ لوں گا میں اپنے اللہ سے اپ کو مانگ لوں گا

جو کوئی نہیں کر سکتا وہ میرا اللہ کرے گا اس امید پر اس کے دل کو سکون سا
ملا

پھر اس نے مسکرا کر آنکھیں بند کی اور اس کی آنکھوں کے سامنے دن میں
ہوئی ملاقات کے سارے منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے

پھر اس نے ایک دم سے اپنی آنکھیں کھول کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جس ہاتھ
سے

اس نے اس کی کمر تھامی ہوئی تھی پھر اس نے مسکرا کر اس ہاتھ کو اپنے
لبوں

سے لگایا پھر اپنے ہاتھ کو دل کے مقام پر رکھتے ہوئے نیند کی وادیوں میں اتر
گیا



دن کے 12 بجے ہی ماہ کی کال رہا کو اچکی تھی

رہا تم اب تک سو رہی ہو دن کے 12 بج چکے ہیں

رہا سوئی جاگی سی کیفیت میں ماہاسے بات کر رہی تھی

یار تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے اب تو ہماری یونیورسٹی بھی ختم ہو چکی ہے
یہی تو دن ہے نیند پوری کرنے کے مگر تمہیں اب بھی سکون نہیں

یار میری بات سن مجھے شاپنگ کے لیے جانا تھا اس لیے تجھے کال کی میں نے
اور

مجھے کیا پتا تھا کہ تو اب تک سو رہی ہے سب کچھ چھوڑ اور مجھے یہ بتاؤ کہ تم
میرے ساتھ شاپنگ پر چل رہی ہو کے نہیں

نہیں میں کل ہی ساری شاپنگ کر کرائی ہوں ابھی میرا کوئی موڈ نہیں کہیں
انے جانے کا سونے دو مجھے اب

رہا یہ بولتی ہوئی کال بند کر چکی تھی اور دوسری طرف ماہارے ارے کرتی
رہ گئی

صحیح ہے میڈم رہا اب اپنی بار بھی کرنا مجھے کال پھر بتاؤں گی تجھے وہ
موبائل کو دیکھتے ہوئے بولی

چل ماہا تجھے اکیلے ہی جانا پڑے گا وہ خود سے یہ کہتی ہوئی پرس اٹھا کر باہر چلی
گئی



اج اتوار کا دن تھا اس لیے ان تینوں کی چھٹی تھی وہ ہر اتوار کو ایک دن اپنی
ورک شاپ بند رکھتے تھے

ہاتیل عادل کی طرف آیا

کچھ پیسے عادل کی طرف بڑھائے

عادل نے پیسے لیتے ہوئے پوچھا

بھائی یہ کس لیے

اج تو اور حیدر دونوں جاؤ اپنے لیے کچھ شاپنگ کر آؤ

اور ویسے ہی کچھ دن بعد حیدر کو ہاسٹل چھوڑنے جانا ہے تو میں سوچ رہا تھا
اس کے کچھ اچھے اچھے سے کپڑے لے لیتے ہیں

جی ٹھیک بھائی چلا جاؤں گا

چلا جاؤں گا کا کیا مطلب ابھی نکل

بھائی ابھی تو 12 بجے ہیں ابھی کون سی دکانیں کھلی ہوں گی

میں جلدی اس لیے بول رہا ہوں کہ تو ابھی تیار ہو گا اور تیرا تیار ہونا لڑکیوں سے کم نہیں ہے اس لیے ابھی بول رہا ہوں تو کم سے کم دو بجے تک تو ریڈی ہو جائے

بھائی بس کریں اب اتنی بھی میں دیر نہیں لگاتا ابھی دیکھیں ادھے گھنٹے میں تیار ہو کر اتا ہوں

ہاں ادھا گھنٹہ تیرے لیے کم ہے ابے ہم لڑکے ہیں اور لڑکے جو ہیں پانچ
منٹ میں تیار ہو جاتے ہیں منہ دھو اور نکل

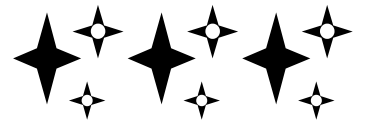
ارے بھائی اب ایسا بھی تو مت کہیں دو دن سے نہیا نہیں نہا تو لینے دیں

اچھا اچھا جاتیار ہو جا کر
اور میں اپنے دوست کے پاس جا رہا ہوں اج اسے کوئی کام ہے تو تم دونوں

چلے جانا اور شاپنگ مال سے کر کے انا میں چاہتا ہوں کہ حیدر ویسے ہی
کپڑے لے جیسے وہاں کے بڑے لوگوں کے بچے پہنتے ہیں

جی ٹھیک ہے بھائی جو حکم اپ کا

ہاتیل اس کے جو حکم کہنے پر مسکرا دیا اور پھر باہر نکل گیا



بھائی اپ کو پتہ ہے اس والے مال میں میں اپنے دوست کے ساتھ آیا تھا
بڑے زبردست قسم کی اس کریم ملتی ہے یہاں

چل ٹھیک ہے پہلے تیری شاپنگ کرتے ہیں پھر اس کریم کھائیں گے
دونوں بھائی

وہ حیدر کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے ہیں ایک شاپ کی طرف بڑھ گیا جہاں
کافی اچھے اچھے ڈریس لگے ہوئے تھے

ان لوگوں نے شاپنگ کی اور اس کریم کھانے کے لیے چلے گئے

بھائی بتائیں ہے ناز بردست حیدر نے اس کریم کھاتے ہوئے کہا

ہاں مزے کی تو ہے

پھر اس کی نظر اس کے سامنے والے ٹیبل کی طرف گئی جہاں ایک لڑکی بیٹھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی

اس کے دیکھتے ہی اس لڑکی نے دیمہ سا مسکرا کر ہاتھ ہلا کر ہائی کیا

وہ ایک دم حیران ہوا کہ وہ لڑکی اسے کیوں مسکرا کر ہاتھ ہلا رہی تھی

اس نے خود کو یقین دلانے کے لیے پیچھے موڑ کر دیکھا کہ شاید اس کے پیچھے
کسی کو اس نے ہائے کیا ہے مگر اس کے پیچھے والا میز خالی تھا

وہ اس کو دیکھ کر پہچان چکا تھا یہ وہی لڑکی تھی جو کل اس کو بڑے غصے سے
گھور کر دیکھ رہی تھی

اتنے میں ماہا اپنے میز سے اٹھتی ہوئی اس کی طرف آئی

ہے تم وہی ہونا جس نے کل ریس جیتی تھی

جی میں وہی ہوں

کافی اچھی ریسنگ کر لیتے ہو کل میں نے تمہیں دیکھا میں تو امپریس ہو گئی
تمہاری ریس دیکھ کر۔ اور یہ بولتی ہوئی ان کے پاس ہی کرسی کو پیچھے کر کے
بیٹھ گئی

کیا سچ مگر کل تو اپ کافی غصے میں لگ رہی تھی

اف کورس غصہ تو اے گانا تم نے میرے بھائی کو ہرایا جسے آج تک کوئی ہرا
نہیں سکا

مگر وہ ایک کھیل تھا اور کھیل میں ہار جیت تو ہوتی رہتی ہے اس کو اتنا
سیریس

نہیں لینا چاہیے تب مجھے غصہ آیا کیونکہ میرا بھائی ہارا تھا مگر اب ایسا کچھ نہیں ہے

پتا ہے میری فرینڈز تمہاری کتنی بڑی فرین ہو گئی ہے

ماہا بول رہی تھی اور عادل مسکرا کر بس اسے بولتے ہوئے دیکھ رہا تھا

اور پاس ہی بیٹھا ہوا حیدر اس کریم کھاتے ہوئے کبھی ماہا اور کبھی عادل کو دیکھ رہا تھا

اسے کیوں دیکھ رہے ہو سچ کہہ رہی ہو کافی تمہاری تعریف کر رہی تھی مجھے تو کہہ رہی تھی تم اس سے جل رہی ہو کہ تمہارا بھائی ہار گیا مگر ایسا کچھ نہیں ہے آج میں انہیں ثابت کر دوں گی

اور یہ کہتے ہوئے وہ اپنے پرس میں کچھ ڈھونڈنے لگی

اونو مجھے لگتا ہے میرا موبائل گاڑی میں ہی رہ گیا

کیا تمہارے موبائل میں ہم ایک پکچر لے سکتے ہیں ساتھ میں

جی بالکل کیوں نہیں

عادل کے دل میں تولڈ و پھوٹ رہے تھے کہ اتنی پیاری لڑکی اس سے اکر
باتیں کر رہی ہے اور اس کی تعریف کرتے تھک نہیں رہی

اس نے اپنا موبائل نکالا اور ایک تصویر لی

اچھا تو تم مجھے بھیج دینا

حیدر بولا۔ مگر بھائی کیسے بھیجیں گے

ماہانے حیدر کی بات سنتے ہوئے عادل کی طرف دیکھا

کیا تمہیں پکچر بھیجنا نہیں آتی

ماہانے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

ارے نہیں یہ بات نہیں وہ بھائی اپ کو کیسے پکچر بھیجیں گے بھائی کے پاس تو
اپ کا نمبر ہی نہیں ہے

اوہاں اپنا موبائل دو مجھے اس نے عادل سے اس کا موبائل لیا اور اپنا نمبر اس کے موبائل میں ڈائل کر دیا

میں نے اپنا نمبر ماہانام سے سیو کر دیا ہے اب یاد سے پکچر بھیج دینا مجھے وہ مسکرا کر بولی اور اس کا موبائل واپس کیا



Zubi Novels Zone

جی ضرور کھینچ دوں گا عادل بولا

اور یہ تمہارا بھائی ہے

جی یہ میرا چھوٹا بھائی ہے

کافی چھوٹا ہے تم سے اور کیوٹ بھی ہے

ادھر حیدر تو اپنی تعریف سن کر لال ٹماٹر کی طرح ہو رہا تھا

اور اپنی اپ بھی بہت کیوٹ ہیں بات کرتی ہیں تو بہت پیاری لگتی ہیں

تھینک یو چھوٹو مگر تم سے کم ماہا مسکراتے ہوئے بولی اور کرسی سے اٹھ
کھڑی ہوئی

اوکے پھر میں چلتی ہوں وہ بائے کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

بھائی لڑکی اپ کو لائن دے رہی تھی

حیدر نے تھوڑا رازدار انداز میں اسے بتایا جیسے اسے پتہ نہ ہو

ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس اپنی دوستوں کو ثابت کرنا چاہتی ہے کہ وہ جیلز
نہیں

بھائی مجھے بچہ مت سمجھے مجھے سب سمجھ رہا ہوں کیسے اپ دیکھ رہے تھے
اسے اوکے ٹھیک ہے تو پھر بتادوں گا بھائی کو کہ کسی لڑکی نے کچھ ثابت
کرنے کے لیے اپ کا نمبر لے لیا

اپنا یہ منہ بند رکھنا بھائی کے سامنے تیرے منہ سے ایک الفاظ بھی نہیں
نکلنا چاہیے اس بارے میں سمجھ رہے ہو میری بات۔

جی جی یہ دیکھیں ایک دم بن رہے گا

اس نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زپ کے سٹائل میں منہ بند کرتے ہوئے کہا

مگر تھوڑی سی پیمنٹ لگے گی

کیسی پیمنٹ اور یہ تو نے رشوت لینا کہاں سے سیکھا ہے ہم نے تو تیری ایسی تربیت نہیں کی

دیکھیں بھائی اپ چاہتے ہیں کہ میرا منہ بند رہے کہ اپ کا نمبر کسی لڑکی نے لیا ہے تو اپ پیمنٹ کریں گے

اچھا چل ٹھیک ہے رشوت خور کہیں کا

چل اٹھ چلیں بہت کھا لیا تم نے

پھر وہ دونوں بھی مال سے نکل گئے



ماہا مال سے باہر نکلتے ہی دھیماسا مسکرائی

دیکھتے جاؤ عادل صاحب تمہارے ساتھ کرتی کیا ہوں میں

ہلکا سا بڑبڑائی اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنے پرس سے موبائل نکالا

اور سائمنہ کو کال کی

ہاں ہیلو تمہیں میں نے کچھ بولا تھا اب اس کی ضرورت نہیں۔

اوہوشٹ یار میں سچ میں بھول گئی تم ناراض تو مت ہو

یار۔ سائمنہ کو لگا شاید وہ ناراضگی میں اسے ایسا بول رہی ہے۔ مگر میں نے

بھائی سے پوچھا تھا اس کے

بارے میں بھائی کہہ رہے تھے کہ کافی اچھا شریف لڑکا ہے

اور جس کی تمہارے بھائی کے ساتھ ریس تھی یہ اس کا دوست ہے بس
مجھے

اتنا ہی معلوم ہوا ہے باقی کامیں معلوم کر کے تمہیں بتا دوں گی

تھینک یو یار مگر اس انفارمیشن کی ضرورت نہیں ہے باقی

کامیں خود ہی دیکھ لوں گی یہ کہتی ہوئی ماہا اللہ حافظ اسے کہنے والی تھی کہ
سائمنہ اگے سے پھر سے بولی

ویسے معاملہ کیا ہے تم کیوں اتنی ساری انفارمیشن اس کی لے رہی ہو کہیں

پسند تو نہیں آگیا تمہیں ویسے کافی ہینڈ سم لڑکا ہے

اوشٹ اپ ایسا کچھ نہیں میری ایک فرینڈ ہے وہی اس کا پوچھ رہی تھی مجھ
سے میں نے اسے کہا کہ میں اس کی انفارمیشن لے کر اسے بتاتی ہوں اس
لیے ہی تم سے پوچھا

اچھا تم کہتی ہو تو مان لیتی ہو ایسا ہی ہوگا

اوکے بائے اس نے کہا اور کال کٹ کر دی

وہ گھر پہنچی تو اس کے موبائل پر نوٹیفکیشن کی بیل بجی

اس نے بیڈ سے موبائل اٹھا کر دیکھا کسی انون نمبر سے اسے ایک تصویر بھیجی گئی تھی

اس نے تصویر اوپن کر کے دیکھی تھی یہ وہی تصویر تھی جو اس نے مال میں اس کے ساتھ لی تھی

اسے تصویر میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس نے تو اس کا نمبر چاہیے تھا جو اس

نے تصویر کا بہانہ بناتے ہوئے لے لیا تھا

اس نے تصویر کے رپلائی میں تھینک یو لکھ کر میسج سینڈ کیا اسے

ادھر سے فوراً جواب آیا تھینک یو کی کوئی بات نہیں

اس نے صرف اوکے لکھا اور میسج سینڈ کر دیا

موبائل رکھنے ہی والی تھی کہ پھر سے میسج آیا

کیا آپ کو بھی ریسنگ میں دلچسپی ہے

اس نے جلدی سے جواب دیا جی نہیں مجھے کوئی خاصی دلچسپی نہیں ہے

اچھا جی تو بتائیں آپ کو کس چیز میں دلچسپی ہے

اگر سچ بولوں تو مجھے تم میں دلچسپی ہے اس نے ساتھ

میں ایک فنی ایموجی بھی سینڈ کیا

اور یہ بات پڑھتے ہی عادل صاحب نے تو اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھ لیا

اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اگے کیا بولے



پھر اس نے لکھا

مجھ میں آپ کو کیسی دلچسپی ہے

ویسی ہی جیسی ہر لڑکی کو ایک لڑکے میں ہوتی ہے

اور یہ بات سنتے ہی عادل تو ہواؤں میں اڑنے لگا تھا خوشی سے پھولے نہیں

سما

رہا تھا اور ایسے ہی ان کی باتوں کا آغاز ہو چکا تھا عادل کو تو پتہ ہی نہیں تھا اس

کے ساتھ کیا ہونے والا ہے پھر وہ روز ہی ایسے ایک دوسرے سے بات
کرنے لگے تھے

Zubi Novels Zone



رہا بیٹا ہمیں اپ سے کچھ بات کرنی تھی

جی انکل بولیں

انج اپ کو سعد کے والدین دیکھنے ارہے ہیں

کیا مطلب انکل میں سمجھی نہیں

مطلب یہ کہ ہم نے اپ کا رشتہ سعد کے ساتھ تے کرنے کا

سوچ رہے ہیں اور اسی سلسلے میں اس کے والدین ہمارے گھر ارہے ہیں
شام کو

مگر انکل اتنی جلدی شادی کرنا ضروری ہے کیا میں فی

الحال شادی نہیں کرنا چاہتی اور سعد کیا سعد کو پتہ ہے اس بارے میں

اس بارے میں تو ہمیں نہیں معلوم ظاہر سی بات ہے اس کے والدین
شادی کا بول رہے ہیں تو سعد کو معلوم ہی ہوگا

اپ اپنی رائے بتائیں ہم نے اپ کو بولا تھا کہ اپ ہمیں سوچ کر بتائیں تو
اپ کا کیا فیصلہ ہے ہمیں یقین ہے کہ اپ ہمارا مان رکھیں گی

جی انکل اپ کو جیسا مناسب لگے وہ یہ کہتی ہوئی اٹھ کر اپنے کمرے کی
طرف چلی گئی

تبھی جنید صاحب کی بیوی نور بیگم نے ان کو مخاطب کیا

جنید صاحب یہ کیا کہہ رہے ہیں اپ۔ سعد کے ساتھ اس کا

رشتہ کیسے طے کر سکتے ہیں۔ اپ اچھے سے جانتے ہیں کہ

سعد کے والد اپ کے مرحوم بھائی کے کتنے اچھے دوست

ہیں اور وہ کیوں رہا سے اپنے بیٹے کی شادی کروانا چاہتے ہیں کیا اپ کو اندازہ
نہیں ہے

کیا مطلب ہے اپ کی ان باتوں کا۔ جنید صاحب پر سوچ ہو کر بولے

میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ شروع سے جانتے ہیں کہ

یہ سب گھر بار بزنس سب ہی رہاء کے نام پر ہے وہ اس لیے ہی رہاء کو اپنی بہو
بنانے کا سوچ رہے ہیں

جانتا ہوں میں یہ سب۔

پھر بھی اپ اس کی شادی وہیں پہ کرنا چاہ رہے ہیں

دیکھو نور بیگم رہاء کی دولت کے ساتھ مجھے رہاء بھی عزیز ہے

اس کا جو کچھ ہے وہ تو ہم شادی کے دن ہی اس سے سائن کروالیں گے

اور باقی کا جو ہوا وہاں دیکھا جائے گا میں نہیں چاہتا کہ

وہ اسی جگہ جائے جہاں اسے مشکل ہو اور بار بار اس گھر کے دروازے پر
کھڑی رہے

اتجھے گھر میں رخصت ہو کر جائے گی تو وہیں پر مصروف

رہے گی اپنی نئی زندگی میں اسے ہوش ہی نہیں رہے گا

باقی سب کا دولت اور ایش و آرام کی تب ضرورت پڑتی ہے جب آپ کے
پاس نہ ہو

سعد کی فیملی اور ہمارا اسٹیٹس ایک ہی ہے دیکھو لوگوں

کوباتیں کرنے کا بھی موقع نہیں ملے گا کہ بھتیجی کی شادی اچھی جگہ نہیں
کروائی

سمجھ رہی ہیں اپ میری بات کو تو فالتو کی فنکشن لینا

چھوڑ دیں یہ سب کچھ ہمارا اور ہمارے بچوں کا ہی ہوگا

وہ صرف ہاں میں سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی



وہ اپنی بیٹی سے کال پر بات کر رہی تھی

تمہارے پاپا تو پاگل ہو گئے ہیں اس کی شادی اس کے باپ کے دوست کے
بیٹے سے کروا رہے ہیں

اور وہ ہر ایک چیز جانتے ہیں کہ یہ گھر بار بزنس سب ہی رہاء کے نام ہے
ورنہ وہ کیوں کر ناچا ہیں گے اپنے بیٹے کی رہاء سے شادی

اور اگر یہ شادی ہوتی ہے تو مجھے یقین ہے کہ یہ سب کچھ

ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا کیونکہ رہاء کو کتنی دلچسپی

ہے اس گھر اور بزنس میں وہ میں اچھے سے جانتی ہوں

کبھی بھی اپنا کچھ بھی نہیں چھوڑے گی اور میں ایسا

ہونے نہیں دوں گی تمہارے پاپا تو اپنی بھتیجی کی محبت میں اندھے ہو چکے
ہیں مگر میں اندھی نہیں ہوں

اگر وہ کسی ہمارے جیسے پیسے والے کے گھر بہو بن کر

جاتی ہے وہ کبھی بھی کیس کر کر ہم سے سب کچھ اپنا

واپس لینے میں دیر نہیں کرے گی

اور میں چاہتی ہوں کہ وہ اس گھر سے نکلے تو کبھی بھی

اس گھر میں واپس نہ آئے اور میں سوچ چکی ہوں اس کی

شادی تو میں یہاں کبھی بھی نہیں ہونے دوں گی تمہارے

پاپا پھر جتنی چاہے کوشش کرتے رہے مگر میں ایسا نہیں ہونے دوں گی

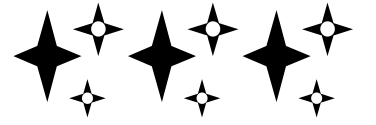
ٹھیک ہے بیٹا تم اپنا خیال رکھو جیسے ہی اس سے جان

چھوڑتی ہے تم دونوں کو میں پاکستان بلالوں گی وہ اپنی

بیٹی سے بات کرتے ہوئے بولی۔ پھر اللہ حافظ کہتی موبائل رکھ دیا

وہ بہت کچھ سوچ چکی تھی کہ کیسے رہاؤ اس گھر سے

نکالنا ہے اور وہ بس اب اپنے سوچے ہوئے پر عمل کرنا چاہتی تھی



اس نے اپنے کمرے میں اتے ہی ماہا کو کال کی

جو بات اس کے انکل نے اس کے ساتھ کی تھی وہ ساری کی ساری ماہا کو بتا رہی تھی

نویار گھر میں تو ایسی کوئی بھی بات نہیں ہوئی نہ ہی مجھے پتہ ہے اور نہ ہی سعد بھائی کو

مگر تم فکر نہ کرو موم ڈیڈ سے پوچھتی ہوں اور پھر تمہیں بتاتی ہوں

اچھا چل ٹھیک ہے میں سعد کو بھی کال کر کے پوچھتی ہوں وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے یار میں نے کبھی

بھی اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچا

او کے ٹھیک ہے تم بھائی کو کال کر کے پوچھ لو مگر میں یہی

کہوں گی کہ بھائی کو بھی شاید نہیں پتہ اور بھائی نے بھی تمہارے بارے میں ایسا
نہیں سوچا ہوگا

چلو ٹھیک ہے اپ تو یہ تمہارے بھائی سے بات کر کر ہی پتہ چلے گا
ویسے رہا اگر تم میری بھابھی بن جاتی ہو تو اس میں کوئی برائی تو نہیں ہے ہم
ہمیشہ ایک ساتھ رہیں گے تینوں۔

ب **** بند کرو میں فی الحال شادی ہی نہیں کرنا چاہتی

سمجھ رہی ہوں تم میں اپنے پاپا کے بزنس کو اگے بڑھانا

چاہتی ہوں میں چاہتی ہوں کہ لوگوں کو پتہ چلے عالم

صاحب کی بیٹی ان کے بزنس کو اگے بڑھا رہی ہے اور میرا

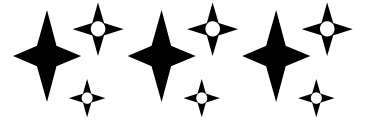
یہ ہی خواب ہے کہ لوگ مجھے میرے پاپا کے نام سے جانے

اٹی نو یار ہم دونوں تمہارے اس خواب سے واقف ہیں اور

جو بھی ہو ہم دونوں تمہارے ساتھ ہیں

ٹھیک ہے تم بھائی کو کال کر کے پوچھ لو مجھے یقین ہے کہ وہ اس بات سے
لا علم ہی ہوں گے

ہاں مجھے سعد کو کال کر کے پوچھنا چاہیے او کے اللہ حافظ
اللہ حافظ۔



مام ڈیڈ یہ اپ کیا کہہ رہے ہیں میں نے کبھی بھی رہا کو

اس نظر سے نہیں دیکھا میں رہا کو ماہا کی طرح ہی

سمجھتا ہوں ہم اچھے دوست ہیں اپ ہم دونوں کی شادی کا کیسے سوچ سکتے
ہیں

سعد ہماری بات سنو تم دونوں اچھے دوست ہو اس لیے ہی

ہم نے سوچا کہ تم دونوں ایک دوسرے کے لیے بہتر ہو گے

اور میری بھی یہی خواہش ہے کہ میرے مرحوم دوست کی بیٹی ہی میری
بہو بنے



سعد کے والد نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

پہلی بات ڈیڈ فخال تو میں شادی کرنا نہیں چاہتا دوسری

بات وہ میری دوست ہے اور وہ بھی شادی کے لیے راضی

نہیں ہے اور میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ میں اس کی

مرضی کے بیٹا اس کی زندگی میں داخل کیا جاؤں سمجھ

رہے ہیں آپ میری بات کو اب آپ اس ٹاپ پہ کوئی بات نہیں

کریں گے وہ ان سے اپنی بات کہتا ہوا گھر سے باہر چلا گیا

سعد کے والد نے ماہا کی طرف دیکھا اور اس سے پوچھا

کیا یہ کسی اور کو پسند کرتا ہے اگر ایسی بات ہے تو ہمیں بتادوں

نہیں ڈیڈ اسی تو کوئی بات نہیں بھائی کسی کو پسند نہیں کرتے

ٹھیک۔ نواب صاحب مجھے جواب کیسے دے کر گیا ہے اس کی شادی تو ہو گئی
اور میں کر کے رہوں گا دیکھتا ہوں
کیسے نہیں کرتا

دیکھیں راشد صاحب اگر بچے نہیں کرنا چاہتے تو آپ کیوں ان کے ساتھ
زبردستی کر رہے ہیں

ماہا اپنے والدین کو باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر وہاں سے اٹھ گئی اور اپنے
کمرے کی طرف چلی گئی کیونکہ اس کے نمبر پر کسی کی کال آرہی تھی

امنہ بیگم آپ نہیں جانتی زبردستی کرنا اب ضروری ہے رہا

مجھے بہت عزیز ہے بالکل عالم کی طرح آپ کو کیا لگتا ہے

جہاں وہ رہ رہی ہے وہ جگہ اس کے لیے صحیح ہے بالکل

بھی نہیں میں جنید صاحب کے ساتھ کام کرتا ہوں اور اتنا

تجربہ تو ہے مجھ میں کہ میں لوگوں کی نیت کو جان

سکوں بس اس لیے مجھے جلدی ہے رہا کو اپنی بہو بنانے

کی اور میں ایسا جلد سے جلد کرنا چاہتا ہوں اور ہم جنید

پلیزیار تم ایسی باتیں تو مت کرو میں نہیں رہ سکتی اس

گھر کے سوا مجھے ایسا لگتا ہے میں اس گھر سے گئی تو

مجھے ماما پاپا کی خوشبو جو یہاں رہتی ہو محسوس ہوتی

ہے وہ مصر نہیں ہوگی اور میں انہیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی

تو کیا تم کبھی شادی نہیں کرو گی تمہیں ایک نہ ایک دن تو

اس گھر سے جانا ہی ہے یا تم نے سوچا ہوا ہے کہ تم لڑکے کے

گھر بار ات لے کر جاؤ گے اس نے مذاق کیا۔

ہاں کوئی ایسا ملا جو گھر داماد بننے کے لیے تیار ہو تو

میں اس سے شادی کر لوں گی مگر میں اپنے ماما بابا کا

گھر تو کبھی چھوڑ کر نہیں جا رہی فی الحال تو میرا کوئی

ارادہ نہیں فی الحال میرا فوکس اپنے بزنس پر ہے

اچھا ٹھیک ہے مجھے کال آرہی ہے میں تم سے بعد میں بات

کرتی ہوں ماہا کے نمبر پر عادل کی کال آرہی تھی

ایسی کون سی دوست تم نے بنالی ہے جس کے ساتھ

مصرف رہتی ہو کافی بار میں نے نوٹ کیا ہے کافی ان لائن

رہنے لگی ہو خیریت ہے نا

افو شکی عورت بالکل خیریت ہے ایسا کچھ بھی نہیں جیسا

تم سوچ رہی ہو وہ۔۔ تو صائمہ کی کال ارہی تھی اس نے

تھوڑا سا اٹکتے ہوئے جھوٹ کا سہارا لیا

اوکے کر لو تم پھر اس سے بات اللہ حافظ

اس نے بھی اللہ حافظ کہا اور پھر مسکراتی ہوئی عادل کے نمبر پر کال ڈائل کی
اس نے



رہا اور سعد کی نا کو کسی کھاتے میں نہ لاتے ہوئے جنید

صاحب اور راشد صاحب نے ان دونوں کا نکاح تے کر دیا تھا

دو ہفتوں بعد ان دونوں کی شادی ہونے والی تھی اور دونوں

واحد دلہا دلہن تھے جنہیں اپنی شادی کی کوئی فکر ہی نہ تھی
پتہ نہیں ڈیڈ کو تم میں کیا نظر آگیا جو تمہیں میرے گلے

میں ڈالنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں

سعد نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا

دیکھو سعد اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارا سرنا پھاڑوں تو چوپ رہو

اوکے اوکے تم ٹینشن مت لو جو ہو رہا ہے ہونے دو بعد میں ہم دیکھ لے
گے کہ کیا کرنا ہے

سمجھ رہی ہو میری بات تمہیں ٹرسٹ ہے نا اپنے دوست پر

اس نے رہاء کو تسلی دی کے وہ اس کے ساتھ ہے جیسا وہ چاہتی ہے ویسا ہی
ہوگا

رہاء نے اس کی بات پر ہاں میں سر ہلایا

او کے چلو پھر چلے اس نے سامنے مال کی طرف اشارہ کیا

وہ گاڑی میں بیٹھتے باتیں کر رہے تھے ان کو ان کے نکاح کے

لیے شاپنگ کرنے بھیجا تھا سعد کی موم نے ان کا کہنا تھا

کہ دو ہی ہفتے رہ گئے ہیں ان کی شادی کو تو وہ اب سے ہی

شاپنگ کرنا شروع کر دیں کہ اینڈ موقع پر کوئی چیز رہ نہ

جائے پھر دونوں گاڑی سے نکلے اور مال کے اندر چلے گئے

ایسے ہی آرام سے ایک ہفتہ گزر چکا تھا اب سعد وہ رہا کی شادی کو ایک

ہفتہ ہی بچہ تھا ج سعد نے اپنے سب فرینڈز کو اپنے فارم ہاؤس پر پارٹی میں

انوائٹ کیا ہوا تھا

سبھی ہائی سوسائٹی کے لڑکیاں لڑکے ان کی پارٹی میں انوائٹ تھے زیادہ تر

ان کے فرینڈز ان کی یونیورسٹی کے ہی تھے

ہاں یار سعد تم نے تو ہم سب کو سر پر اتر ہی دے دیا شادی کر رہے ہو وہ بھی

رہا سے کبھی تم نے ہمیں یہ محسوس تو ہونے نہیں دیا کہ تم دونوں کے بیچ
میں کچھ ہے پھر یہ شادی اچانک

ویسے کیا کمال کی قسمت پائی ہے تو نے ایک تو جیسے تیری شادی ہو رہی ہے

وہ

تیری بیسٹ فرینڈ دوسری وہ سب سے خوبصورت لڑکی یونیورسٹی میں تو تو
نے کبھی کسی کو اس کے اگے پیچھے بھٹکنے تک نہیں دیا

اصل میں یہ جو فیصلہ ہے یہ میرا نہیں نہ ہی رہا کا ہے یہ ہماری فیملی سزا جاتی

ہیں سو ہم نے سوچا اگر فیملیز کی یہ ہی چاہت ہے تو کر دیتے ہیں ان کی
چاہت پوری وہ مسکراتے ہوئے بولا

یار جو بھی ہو کنگر چو لیشن ہمیں بہت خوشی ہوئی تم دونوں کی شادی کا سن
کے کب ہے شادی تمہاری

نیکسٹ ویک تم سب کو انویٹیشن اے گا فکر نہیں کرو

اس کی بات پر سب ہی ہنس دیے

تب ہی رہا آپنی فرینڈز کے حجم سے نکلتی ہوئی سعد کی طرف ائی

رہاء کافی خوبصورت لگ رہی تھی اس نے لال کلر کی لانگ فرائٹ فرامی
ہوئی

تھی جس میں وہ ایک لال گلاب کی طرح کھلی ہوئی لگ رہی تھی اور وہ کسی
گڑیا کی طرح چلتی ہوئی سعد کی طرف آئی تھی

سعد کے ایک یونیورسٹی دوست نے اپنے دوسرے دوست کے کان میں کہا
یار کیا

چیز ہے یونیورسٹی میں کبھی ہاتھ نہیں لگنے دی اس نے اور اب یہاں دیکھ
مالک بننے جا رہا ہے اس کا

قسم سے یار اسے دیکھتے ہوئے دل کے سارے ارمان جاگ اٹھے ہیں اس کو
تو

چھپا کے رکھنا چاہیے یہ پاگل اسے لے کر گھوم رہا ہے

وہ ایک دوسرے سے سرگوشیاں کیے جا رہے تھے ان کی نظر تو رہا سے
ہٹ ہی نہیں رہی تھی

سعد مجھے جانا ہو گا خان بابا چکے ہیں اور ٹائم بھی دیکھو 10 بجنے والے ہیں تو

اس سے پہلے مجھے گھر پہنچنا چاہیے نہیں تو انکل غصہ ہو جائیں گے

ٹھیک ہے رہا آؤ تمہیں میں باہر تک چھوڑ دیتا ہوں

وہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سعد کے ساتھ باہر اپنی گاڑی کی طرف چلی گئی

لگتا ہے جارہی ہے

ہاں جارہی ہے کیا کہتا ہے چلیں اس کے پیچھے۔ اوپا گل ہو گیا ہے کیا ابے

سالے ڈرائیور کے ساتھ جارہی ہے۔

اس کا ڈرائیور تو دیکھا ہوا ہے تو نے کیسا ہے ایک پڑے گی اور وہیں پہ اس کا
کام تمام چلتے ہیں اس کے پیچھے اب اس کی جوانی کا مزہ لیتے ہیں

ہاں اسے دیکھنے کے بعد پاگل تو میرا دل بھی ہو چکا ہے چل چلتے ہیں آج اس
اچھے سے دیکھ لیں وہ آنکھ مارتے ہوئے بولا اور ان کے پیچھے ہی باہر نکل گئے

سعد رہا کو اس کی گاڑی میں بٹھاتا ہوا واپس اندر آگیا

جب کہ وہ لڑکے رہا کی گاڑی نکلتے ہی اپنی گاڑی اس کی گاڑی کے پیچھے لگا

چکے تھے



راہا کی گاڑی ایک سنسان راستے پر پہنچی تھی اور اچانک سے ہی ڈرائیور نے

بریک لگائی

اچانک سے ہی ایک گاڑی ان کی گاڑی کے سامنے آرکی تھی

کیا ہوا خان بابا رہا نے کچھ گھبراتے ہوئے پوچھا

بیٹا اپ اندر ہی رہنا میں دیکھتا ہوں

یہ کہ کر ڈرائیور باہر نکلا اور اس نے دیکھا کہ سامنے والی گاڑی سے دو نقاب پوش لڑکے نکل کر اس کی طرف آئے



ہاں کیا مسئلہ ہے کون ہو

بابا نے ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ ایک نے پیچھے جاتے ہوئے خان بابا کے سر پر کوئی چیز زور سے ماری جس کی وجہ سے خان بابا وہیں پر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے

رہاء خان بابا کو مارتے ہوئے دیکھ چکی تھی اور جلدی سے گاڑی سے نکلی اور
چکھتی ہوئی خان بابا کی طرف آئی

وہ بھاگتے ہی خان بابا کی طرف نیچے اکرا نہیں ہلاتے ہوئے اٹھانے لگی

خان۔۔۔ با۔۔۔ اٹھے کیا کیا کیوں۔۔۔ مارا اس نے ان دو لڑکوں کی طرف
دیکھتے ہوئے بھولنا چاہا مگر اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا

رہاء بالکل بکھلا چکی تھی خان بابا کی حالت دیکھتے ہوئے ان کے سر سے خون
نکل رہا تھا

اتنے میں ایک لڑکے نے اس کے بازو سے پکڑ کر اسے زور سے کھینچا

اسی پل رہاء بہت زور سے چلائی

نولیومی چھوڑ مجھے۔۔۔

تب ہی دوسرے لڑکے نے پیچھے سے اکر زور سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر

اور گردن کو جکڑ لیا جب کہ دوسرے لڑکے نے فوراً اس کا بازو چھوڑتے

ہوئے اس کے پاؤں سے پکڑ کر گاڑی کی طرف لے جانے لگے

رہا ان کی پکڑ میں اتے ہی مچلنے لگی چیخنے کی کوشش کرنے لگی خود کو ان سے چھڑوانے کے جتن کرنے لگے

لڑکے نے اس کی گردن اور منہ سے جکڑا ہوا تھا اس کی وجہ سے اسے سانس

لینے میں دشواری ہونے لگی تھی اسے لگا کہ وہ اسی پل مر جائے گی

گاڑی کے پاس پہنچتے ہی ایک لڑکے نے اس کے پاؤں چھوڑے اور گاڑی کی
پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا

رہاء کے پاؤں زمین پر لگتے ہی رہاء نے پھر سے اس لڑکے کی پکڑ سے نکلنے کی

کوشش کی اس کی انکھیں انسوؤں سے بھر چکی تھی اس کا رونے اور چلانے
کی شدت سے چہرہ لال ہو رہا تھا

دوسرے لڑکے نے گاڑی کا دروازہ کھلا تو فوراً ہی دوسرے لڑکے نے
اسے پچھلی سیٹ پر پھینکا

رہاء کی گردن چھوٹے ہی اس نے اپنی سانس کو بحال کیا اور اسے بہت
کھانسی ہو رہی تھی

ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو اشارہ کیا گاڑی چلانے کا اور خود پچھلی
سیٹ پر رہاء کو پکڑتے ہوئے بیٹھنے لگا

تبھی راہانے پھر سے خود کو سنبھالتے ہوئے زور سے چیخیں مارنا شروع کر
دی

ہیلپ می ہیلپ می کوئی بچاؤ مجھے پلیز کوئی بچاؤ

چھوڑ مجھے چھوڑ جانے دو مجھے پلیز ہیلپ می کوئی ہے پھر سے چسکی اس کی

چنچیں اتنی زیادہ تھی کہ سنسان سڑک پر اس کی آواز گونج رہی تھی

منہ بند کر سالی کا گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے لڑکے نے بولا

اور پیچھے بیٹھے ہوئے لڑکے نے اس کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے اس کے گلے سے

نکالا اور رکھ کر ایک تھپڑ اس کے منہ پر ماری

تھپڑ لگنے کی وجہ سے رہاء کے گال اور سر میں بہت شدید درد اٹھا

رہا اس تھپڑ سے جب تک سنبھلتی تب تک اس لڑکے نے اس دوپٹے سے
اس کا منہ بند کرنا چاہا

تبھی رہا نے سنبھلتے ہوئے زور سے اس کے منہ پر اپنے ناخنوں سے وار کیا

رہا کے منہ پر جھپٹتے ہی لڑکے نے دوپٹے کو چھوڑتے ہوئے اس کے

ہاتھوں کو پکڑنا چاہا تبھی رہا نے زور سے اس کے ہاتھ پر کاٹا

اس کے کاٹتے ہی لڑکا زور سے چیخ پڑا۔

اس لڑکے کے ہاتھ چھوڑتے ہی رہا نے فوراً ان سے گاڑی کی ونڈ کو نیچے کیا
اور زور سے چلانے لگی

بچاؤ بچاؤ ہیلپ می پلیز کوئی ہے ہیلپ می وہ اتنا چلا چکی تھی کہ اب اس کا گلا
درد کرنے لگا تھا

اس نے زور لگاتے ہوئے دروازہ کھونا چاہتا مگر گاڑی لاک تھی اس وجہ سے
وہ دروازہ نہیں کھول پارہی تھی

لڑکے نے جلدی سے پیچھے سے اس کے بالوں سے پکڑا اور اپنی طرف
کرتے ہوئے ایک زور کی اسے پھر سے تھپڑ ماری۔



انج اپ بہت پیاری لگ رہی تھی میرا تو اپ سے ملنے کا دل کر رہا تھا کاش ایسا ہو سکتا

اوو تو عادل صاحب کا ملنے کا دل کر رہا تھا وہ او کو لمبا کھینچتے ہوئے بولی

جی بالکل میرا تو ہر ٹائم اپ کو دیکھنے کا دل کرتا رہتا ہے

اور ایسا کیوں ہے تمہارا کیوں ہر ٹائم مجھے دیکھنے کا دل کرتا رہتا ہے

یہ تو مجھے بھی نہیں پتا

اچھا تو پھر کس سے پتہ ہوگا

مجھے تو یہ بھی نہیں پتا

اور تب ہی ماہا کہہ لگا کر ہنسی

اچھا سنو عادل تم کہہ رہے تھے کہ تم مجھے دیکھنا چاہتے ہو



جی بالکل دیکھنا چاہتا ہوں

Zubi Novels Zone

ہہم۔ میرا دل کر رہا ہے اُس کریم کھانے کا تم ایسا کرو میرے لیے اُس
کریم لے کر میرے گھر کے نیچے او

رات کے اس ٹائم میں اپ کے گھراؤں

جی بالکل اسکتے ہو کیا۔ تم ہی تو کہہ رہے تھے کہ کاش ایسا ہوتا تم مجھے دیکھ
سکتے تو اب میں تمہیں بلارہی ہوں

میں اتو جاؤں کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تمہارے گھر
والے کہیں دیکھ نہ لے

تم ان کی ٹینشن مت لو تم یہ بتاؤ کہ ارہے ہو

ٹھیک ہے محترمہ میرا انتظار کریں میں پہنچتا ہوں ادھے گھنٹے تک

جی عادل صاحب میں تمہارا بے صبری سے انتظار کر رہی ہوں وہ ہنستے
ہوئے بولی اور کال کٹ کر دی

وہ عادل کو رات کے دو بجے تنگ کرنا چاہ رہی تھی وہ دیکھنا چاہ رہی تھی کہ جو وہ کر رہی ہے اس کا عادل پر اثر ہو رہا ہے یا بس ایسے ہی وہ اس سے بات کر لیتا ہے۔



اس نے ہاں تو بول دی تھی مگر اس کے لیے اب یہ مسئلہ اڑھا تھا کہ وہ اپنے گھر سے کیسے نکلے رات کے دو بجے۔

اس نے اپنے بھائی کے بیڈ کی طرف دیکھا جو آج کھالی تھا عادل آرام سے اٹھا

اس نے دوسرے کمرے میں دیکھا جہاں اس کا بھائی دروازے کی طرف

پیٹ

کے سوراہا تھا اس نے اپنی بانٹیک کی چابی لی اور دبے پاؤں گھر سے باہر نکل گیا

اس نے سوچا کہ پہلے وہ ماہا سے مل ائے پھر اگر بھائی نے پوچھا تو کوئی بہانہ بنا دے گا

اس نے پہلے انس کریم لی اور کچھ ہی دیر میں وہ ماہا کے گھر کی پچھلی سلائی کھڑا ہوا تھا

اس نے ماہا کو کال کی جو ماہ نے فوراً ہی اٹھا دی

جی محترمہ کہیں سو تو نہیں گئی

جی نہیں عادل صاحب تمہارا انتظار کر رہی تھی

جی تو پھر میں اپ کے گھر کی پچھلے طرف کھڑا ہوا ہوں انہیں باہر

اس نے اپنے کمرے کی ونڈو سے باہر جھانکا جہاں اسے عادل بانیک کے
ساتھ نیچے کھڑا ہوا نظر آیا

میرے بات سنو نیچے تو وایچ مین کھڑا ہوا ہے گیٹ کے پاس تو اس ٹائم گیٹ
کی

طرف سے انا تو میرے لیے مناسب نہیں ہو گا تو تم ایسا کرو دیوار سے اوپر
ونڈو کی طرف او

ماہا جی یہ تم مجھ سے کیا کروانا چاہتی ہو تم چاہتی ہو کہ میں دیوار پھلانگ کر
تمہارے پاس اوں

ہاں تو کیا نہیں اسکتے

اچھا کو اتا ہوں

پھر وہ جیسے تیسے کر کے اس کے کمرے تک پہنچ چکا تھا

ماہانے اسے ونڈو سے اپنے کمرے کے اندر آنے کا کہا

اور پھر فوراً ان سے ونڈو کو بند کر دیا

وہ بچ گیا مجھے تو لگا آج میں گیا کام سے کیا کیا کام کروا رہی ہو تم

وہ ذرا پھولے ہوئے سانس سے بولا

ماہا اس کی حالت دیکھتے ہوئے ہنس پڑی

عادل اس کی ہسی دیکھتے ہوئے دیوانوں کی طرح اسے دیکھنے لگا

پھر اس نے اسے دیکھتے ہوئے ہی اس کریم اس کی طرف بڑھائی

تھینک یو سوچ اس نے کافی پیار اسامہ بناتے ہوئے تھینک یو کہا اور اس کریم لے کر بیڈ پر کھانے بیٹھ گی

جبکہ عادل اب تک وہیں ویڈو کے پاس ہی کھڑا ہوا تھا

اسے دیکھنے میں اس قدر مصروف تھا۔ اور وہ ہر چیز بلائے بس اُس کریم کھا
رہی تھی

بہت مزے کی ہے تمہیں کیسے پتہ کہ میرا چاکلیٹ فیورٹ فلیور ہے

بس میں نے ایسے ہی سوچا کہ لڑکیوں کو چاکلیٹ بہت پسند ہوتی ہے تو یہی
لے لیتا ہوں

اچھا تو کتنی لڑکیوں کو چاکلیٹ اُس کریم کھلا چکے ہوں جو تمہیں اتنا پتہ ہے

وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی اس کی طرف اتے بولی

بس تمہیں ہی۔ عادل نے بس جواب میں یہی کہا

پتہ نہیں کیوں مگر ماہا کو اس وقت عادل پر بہت پیارا یا

اس نے اس کریم کی چمچ بھر کے عادل کی طرف بڑائی



اسے کھانے کا اشارہ کیا

Zubi Novels Zone

عادل نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے چمچ کو اپنے منہ میں لے لیا

وہ ایسے ہی ایک چمچ خود کھاتی اور ایک عادل کی طرف بڑھا دیتی

اسے خود سمجھ نہیں رہی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے مگر اس سے بہت اچھا لگ رہا تھا عادل کو نکرے دکھانا اور عادل کا ہر بات اس کی مانا

اچھا تمہیں جانا چاہیے

دل نہیں کر رہا جانے کا عادل نے ماہا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا

اوہیلو ایسے دیکھنا بند کرو اور جاؤ ٹائم دیکھو کیا ہو رہا ہے عادل کو غور سے

کھود کو دیکھتے پا کر بولی اور اس کے بازو سے پکڑ کے اس کا روکھ ونڈو کی طرف کیا

جو حکم جناب اس نے مسکرا کر کہا اور ونڈو کی طرف بڑھ گیا

ماہا سے مسکرا کر جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

اور اس کے گھر کے باہر پہنچ کر اس نے ہاتھ لا کر بائے کہا

ماہا نے بھی جواب میں اسے بائے کہا اور اشارے سے کہا کہ جاؤ

اس نے اپنی بائیک سٹارٹ کی اور گھر کی طرف نکل گیا

اج ہاٹیل کافی لیٹ ہو گیا تھا دکان پر کام کرتے ہوئے اس نے بائیک

سٹارٹ کی اور گھر کی طرف نکلا

تھوڑا ہی فاصلہ اس نے طے کیا تھا کہ اس کے قریب سے ایک تیز رفتار کار
اسے کرا کر کے نکلی

اسے کافی غصہ آیا کیونکہ وہ گاڑی اسے لگتے ہوئے بچی تھی

وہ گاڑی تھوڑی ہی دور اس سے پہنچی تھی کہ اس گاڑی میں سے چیخنے کی
اوزاں اسے سنائی دی

کوئی چیخ رہا تھا اور مدد کے لیے پکار رہا تھا یہ اوزاں کسی لڑکی کی تھی

اس نے اس گاڑی میں سے چیخ و پکار سنتے ہوئے اپنی بائیک کو تیزی سے اس
گاڑی کے پیچھے لگایا

وہ گاڑی مین روڈ سے کافی دور ویرانے کی طرف جارہی تھی اس نے بانیک کی سپیڈ اور بڑھائی اور گاڑی سے کچھ ہی فاصلے پر بانیک ان کے پیچھے لے لی

وہ اپنی گاڑی کو ایک سنسان اور ویران سے علاقے میں لے آئے تھے جہاں ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں چھوٹی بڑی پہاڑیاں تھیں کچھ

ان کی گاڑی کو رکتے دیکھ ہابیل نے بھی اپنی بانیک کو ان سے کچھ فاصلے پر روکتے ہوئے جھاڑیوں کی اڑ میں چھپ گیا

انہوں نے اپنی گاڑی کو روکا اور اس میں سے رہاء کو کھینچ کر باہر نکالا

اندھیرا تھا اس وجہ سے ہابیل کو کچھ صحیح سے نظر نہیں آ رہا تھا مگر وہ سمجھ چکا

تھا کہ وہ کسی لڑکی کو اٹھا کر لائے ہیں اور اسے اندازہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ
کیا کرنے والا ہے

وہ رہاء کو پکڑتے ہوئے گاڑی کے سامنے لائے اور اس کا منہ جو دوپٹے سے

باندھا ہوا تھا کھول دیا گاڑی کی ہیڈ لائٹس ان ہونے کی وجہ سے ہاتیل نے
ایک ہی منٹ میں رہاء کو پہچان لیا تھا

اور تب ہی ہاتیل کو پہلی بار پتہ چلا پیروں سے زمین نکلنا کسے کہتے ہیں

اب چلا تیرا جتنا دل کرتا ہے اتنا چلا یہاں تیری آواز سننے والا کوئی نہیں
ہے

ان دونوں کے چہرے اب تک نقاب سے ڈھکے ہوئے تھے اس لیے رہا
ان کو پہچان نہیں پارہی تھی اگر وہ ان کا چہرہ دیکھ لیتی تو جان جاتی کہ یہ اس
ہی کے یونیورسٹی کلاس میٹ ہے

دیکھو پلیز مجھے جانے دو میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا

تم نے ہماری نیت بگاڑی ہے تم نے ہمارا دل لے لیا وہ ہستے ہوئے بولے

پلیز جانے دو مجھے وہ پیچھے پیچھے پاؤں لے رہی تھی اور وہ اس کے اگے بڑھ
رہے تھے

تب ہی ایک لڑکے نے اسے ہاتھ سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچا

چھوڑو رہا زور سے چیکھی

اور چلاؤ اور زور سے چیخو یہاں کوئی تمہیں سننے والا نہیں ہے

پلیز خدا کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو میں ہاتھ چھوڑتی ہوں تم دونوں کے آگے

چھوڑ دو مجھے خدا سے خوف کھاؤ کیا بگاڑا ہے میں نے تم دونوں کا

اب وہ دونوں کہا لگا کر ہنسے اتنی محنت اس لیے کی ہے کہ تجھے چھوڑ دیں ہم

دیکھ پہلے میری باری اور پھر تیری اس لڑکے نے اپنے ساتھی کی طرف
دیکھتے

ہوئے کہا اور رہاء کے ساتھ زبردستی کرنے کے لیے بڑا۔

تب ہی انہیں اپنے پیچھے سے ایک گرجدار اور سننے کو ملی

میری رہاء کو ہاتھ بھی کیسے لگایا تم نے

وہ شدید غصے میں زور سے دھاڑتا ہوا ان کی طرف آیا

اس کے ہاتھ میں ایک درمیانہ سا پتھر تھا اس نے اس لڑکے کو جس نے رہاء

کو پکڑا ہوا تھا اس کو اس کے گلہبان سے پکڑتے ہوئے وہ پتھر اس کے منہ پر

زور سے مارا

ہاتھ بھی کیسے لگایا تم نے میری محبت کو مردوں گاجان سے مردوں گاتمہیں

ہاتیل پاگلوں کی طرح چلاتے ہوئے اس پتھر سے اس کا ناک منہ توڑ چکا تھا
دوسری طرف رہا ہاتیل کو پاگلوں کی طرح اسے مارتے ہوئے دیکھ رہی
تھی اور

اسے کچھ سمجھ ہی نہیں رہا تھا اور تب ہی وہ وہیں پر بے ہوش ہو کر گر پڑی

جب کہ دوسرا لڑکا حیران تھا کہ اس انسان جنگل میں یہ کون آگیا تھا

پہلے لڑکے کو تو ہاتیل ایک منٹ میں ہی زمین پر گرا چکا تھا

پھر دوسرے لڑکے کی طرف بڑھتے ہی کھینچ کر ایک لالت اس کے پیٹ
میں ماری

اور اس لڑکے کے گرتے ہی ہانپیل اس پر حاوی ہوتے ہوئے مکوں کی
برسات کر رہا تھا

جرات بھی کیسے کی میری محبت کو ہاتھ لگانے کی کیسے اسے ہاتھ لگایا ہاتھ
لگانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا تم لوگوں کو

شدید غصے میں ان کو مار مار کر اب آدھمرا کر چکا تھا اس نے ادھر ادھر دیکھتے

ہوئے ایک طرف پڑی نوکیلی سی لکڑی دیکھی اور لکڑی اٹھاتے اس لڑکے
کے ہاتھ میں گاڑ دی اور وہ زور سے چلایا

انہی ہاتھوں سے چھواتم نے ہاتیل کی رہاء کو اس نے وہ لکڑی نکالتے ہوئے
اس کے دوسرے ہاتھ میں گاڑ دی
اس ہی طرح وہ لکڑی کو ایک ہاتھ میں تو کبھی اس کے دوسرے ہاتھ میں
گاڑ

رہا تھا

جب وہ انہیں مارتے ہوئے تھک گیا تو اس نے رہاء کی طرف دیکھا جو
تھوڑی ہی دور زمین پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی

وہ اس لڑکے کو چھوڑتا ہوا رہاء کی طرف پاگلوں کی طرح دوڑا

اس نے رہاء کے سر کو زمین سے اٹھاتے ہوئے اپنی گود میں رکھا اور اس کے
گال تھپتھپاتے ہوئے بولنے لگا

رہاء رہاء میری جان انکھیں کھولو دیکھو میں ہوں ناپ کے پاس کوئی آپ کو
کچھ نہیں کر سکتا

اس نے رہاء کو ہوش دلانا چاہا اسے کچھ سمجھ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کیا کرے
جس سے رہاء ہوش میں آجائے

ان میں سے ایک لڑکے نے دیکھا کہ ہابیل رہاء کی طرف گیا ہے تو وہ جیسے

تیسے کر کے گاڑی تک پہنچا اس دوسرے لڑکے نے بھی اپنے ساتھی کو

گاڑی کی طرف جاتے دیکھا تو وہ بھی رینگتے ہوئے گاڑی تک پہنچا اس لڑکے
نے

گاڑی کو اسٹارٹ کیا اور دونوں گاڑی کو وہاں سے جلدی لے کر نکل گئے

ہانیل کو تو کچھ ہوش ہی نہ تھا اسے تو تب پتہ چلا جب وہ گاڑی لے کر نکل
چکے تھے

اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے اس کے پاس ہی رہا کا پڑا ہوا دوپٹہ اٹھا کر رہا

کے اوپر دیا اور رہا کو اپنی گود میں اٹھایا اور اپنی باتیک کی طرف قدم
بڑھائے

اس نے پہلے ایک سائیڈ پہ رہا کو کمر سے پکڑتے ہوئے اپنے ایک طرف
کاندھے کے سہارے پر کھڑا کیا اور جیسے تیسے کر کے

خود بایک پر بیٹھا پھر اس نے بایک کے اگے بایک کی ٹنگی پر رہا کو ایک

طرف کرتے ہوئے بٹھایا اور اس کے دوپٹے سے خود کے ساتھ اس کو

باندھ دیا

اس نے بایک کو سٹارٹ کیا اور اپنی ورکشاپ کی طرف لے لیا

کچھ ہی دیر میں وہ رہا کو لے کر اپنی ورکشاپ پر موجود تھا

اس نے سب سے پہلے دوپٹہ کھولا جس سے وہ اس کو خود کے ساتھ باندھ کر

لایا تھا

اس نے رہاء کو اٹھاتے ہوئے اپنی ورکشاپ کی طرف رخ کیا

اس وقت رات کے ساڑھے 12 بج چکے تھے اور ہر طرف سناٹا ہی سناٹا تھا
مین روڈ پر بھی ہر 10 15 منٹ بعد ہی کوئی ایک گاڑی گزر رہی تھی

اس کی ورکشاپ کے باہر بیٹھنے کے لیے ایک پتھر کی سلپ سی بنی ہوئی تھی

جہاں پر اس نے رہاء کو لٹایا اور اپنی ورکشاپ اوپن کرنے کے لیے اس
نے جیب سے چابی نکالی

ورق شاپ اوپن کرتے ہی اس نے جلدی سے لائٹ ان کی اور کولر کی
طرف رخ کیا گلاس میں پانی بھرا اور باہر رہاء کی طرف بھاگا



اس نے کچھ پانی کے چھینٹے رہاء کے چہرے پر پھینکے

تبھی راہانے دھیمے سے آنکھیں کھولتے ہوئے ہابیل کی طرف دیکھا

اور پھر اچانک سے ہوش میں اتے اٹھ بیٹھی اور اپنے ارد گرد دیکھنے لگی

ریلیکس اپ فکر نہ کریں بھاگ گئے وہ اپ بے ہوش ہو گئی تھی مجھے اپ کو
اٹھا کر یہاں لانا پڑا

اس نے رہاء کی گھبراہٹ دکھتے ہوئے وضاحت دی

رہاء نے ہانپیل کی طرف دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا

ہانپیل نے رہاء کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں اس کے ہونٹ کا کونا پھٹا ہوا تھا

اور وہاں سے خون رس کر خشک ہو چکا تھا پھر اس نے اس کے چہرے کی

طرف دیکھا جہاں اس کے گال پر انگلیوں کے نشان پڑے ہوئے تھے

روئیں مت اپ فکر نہ کریں اپ محفوظ ہیں

ہاتیل نے رہاء کی طرف دیکھا جو بولنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کے منہ

سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے اور وہ اس قدر ڈر چکی تھی کہ اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے

ہاتیل نے سائیڈ پہ پڑا ہوا پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے منہ کے ساتھ لگایا

اور رہاء نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس پانی کا پی لیا

اور چاہیے ہاتیل نے رہاء سے پوچھا۔ اور اٹھنے لگا تو رہاء نے فوراً اس کا ہاتھ

پکڑ لیا اور نفی میں سر ہلایا۔ وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ اسے لگا کہ اگر ہابیل دور گیا تو وہ کہیں پھر سے نہ آجائے

ڈریں مت میں آپ کے ساتھ ہوں یہاں کوئی نہیں اسکتا

تھوڑا سا سہارا ملتے ہی رہا نے فوراً پھر سے رونا سٹارٹ کر دیا ہے

وہ اس قدر رو رہی تھی کہ ہابیل کو سمجھ ہی نہیں لگ رہی تھی کہ وہ اسے چپ کیسے کروا

اور پھر روتے ہوئے بیچ میں ہچکیاں لیتے ہوئے بولی

--وہ--وہ

جی جی کہیں۔۔

وہ اُن لو۔ لو لوگوں نے خان خان با۔ با کو مرا۔

وہ سسکیاں لیتے ہوئے رو کر بولی

خان۔ با۔ با کہ کہ سر سے خو۔ ن خون نکل رہا تھا

مجھے بھی یہاں۔ یہاں مارا اس نے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے

معصوم بچے کی طرح سسکیاں بھرتے اور روتے ہوئے ہاتھیل کو بتایا

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

اور ہاتیل نے بے اختیار ہوتے ہوئے اسے اپنے گلے لگالیا

بس بس چپ وہ اسکا رونادیکھ کر بولا اور اس کی پیٹھ سہلائی۔

چلیں میں اپ کو اپ کے گھر چھوڑ دوں وہ اسے اہستہ سے خود سے دور کرتے ہوئے بولا

نہیں وہ۔ خان۔ با۔ با کے پاس چلیں

وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے انسوپو پختے ہوئے بولی

جی وہ کہاں ہے

وہ۔ ان کو راستے میں سر میں۔ روڈ مار کر بے۔ بے ہوش کر دیا تھا ان لوگوں
نے

اس نے اپنے رونے کو روکتے ہوئے رک رک کر ہاتھیل کو بتایا

اپ ان کی فکر نہ کریں انہیں کسی نہ کسی نے ہاسپٹل پہنچا دیا ہو گا اپ ایسا
کرے اپنے گھر کسی کو کال کر لے

ہاتھیل نے اپنی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے رہاء کی طرف بڑھایا

اس نے موبائل پکڑا تو اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس سے نمبر تک
ڈیزائن کیا نہیں جا رہا تھا

ہاتیل نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے اپنا موبائل واپس لیا اور اسے کہا کہ وہ
اسے نمبر بتائے

تو رہاء نے اپنی انٹی کا نمبر اسے بتایا

کال جاتے ہی ہاتیل نے موبائل رہاء کی طرف بڑھا دیا

اور رہاء نے فوراً روتے ساری بات اپنی انٹی کو بتادی اگے سے کچھ کہنے پر
رہاء نے موبائل ہاتیل کی طرف بڑھا

بیٹا آپ ایسا کرو آپ رہاء کو گھر چھوڑ جاؤ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اس وقت
نہ

ہی اس کے انکل ہیں گھر اور نہ ہی کوئی ڈرائیور ہے اس وقت آپ اسے گھر
چھوڑ جاؤ

جی جی میڈم میں انہیں چھوڑ دیتا ہوں گھر۔



یہ کہتے اس نے کال کٹ دی

چلیں میڈم جی گھر چھوڑ دوں آپ کو

ہانبل نے اپنی ورق شاپ بند کی اور پھر رہا کو اپنے
پیچھے آنے کا کہا

بانیک کے پاس پہنچتے ہابیل نے اپنی بانک سٹارٹ کی اور رہاء کو اپنے پیچھے
بیٹھنے کا اشارہ کیا

مگر رہاء کو سوچتے دیکھ کر بولا

کیا آپ کو بیٹھنا نہیں آتا

رہاء نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے معصومیت سے نفی میں سر ہلایا

پھر ہابیل نے اسے بانیک پر کیسے بیٹھنا ہے یہ بتایا اور اسے بیٹھنے کا بولا

ہابیل کے بتاتے ہی رہاء ایک طرف پاؤں کر کے بانیک پر بیٹھی اور پھر کس
کے ہابیل کے شولڈر سے پکڑ لیا

ابھی ہابیل نے بایک سٹارٹ کی تو اسے محسوس ہوا کہ رہا پیچھے بیٹھی کانپ رہی ہے اور وہ ڈر ہی اتنے چکی تھی کہ اسے نارمل ہونے میں تھوڑا وقت ضرور لگنا تھا

پھر ہابیل نے بایک کو ذرا روکا اور اس کا ایک ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنی کمر کی طرف کیا

اب یہاں سے پکڑ لیں میڈم جی

رہا نے ہابیل کی کمر کو کس کے پکڑ لیا اور ہابیل نے دوبارہ سے بایک سٹارٹ کی اور اس کے گھر کی طرف روانہ ہوا

رہا اس انسان کی بہت شکر گزار تھی جس گاڑی میں وہ تھی جب وہ گاڑی
ہابیل

کی بائیک کے پاس سے گزری تو تب ہی رہا نے ہابیل کو دیکھ لیا تھا تب ہی

گاڑی کی ونڈ کو نیچے کرتی ہوئی زور زور سے چیخنے لگی تھی نہ جانے کیوں
اسے یقین تھا کہ یہ انسان اسے بچالے گا

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ہابیل رہا کو لے کر اس کے گھر پہنچ چکا تھا

جہاں باہر ہی اس کی انٹی بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھی رہا بھاگتی ہوئی
جا کر ان کے گلے لگ گئی اور رونے لگی

اس کی انٹی نے اس کو تسلی دی۔ رہا بیٹا دیکھو کچھ نہیں ہوا رو نابلد کرو سب
ٹھیک ہے ریلیکس ہو جاؤ بیٹا۔ اور پھر تھوڑی دور کھڑی ملازمہ کو کہا

زبیدہ جاؤ رہا کو اس کے کمرے میں لے جاؤ

ملازمہ جی ہاں کہتے ہوئے رہا کو اپنے ساتھ اوپر اس کے کمرے میں لے گئی

پھر نور بیگم نے ہانپیل کی طرف دیکھا اور کہا

بیٹا تمہارا بہت بہت شکریہ اور تم نہ ہوتے نہ جانے کیا ہو جاتا ج

نہیں انٹی شکریہ کی کوئی بات نہیں یہ میرا فرض تھا میری جگہ کوئی بھی ہوتا
تو وہ یہی کرتا

پھر بھی بیٹا تمہارا بہت شکریہ اج کل کی دنیا میں کہاں اچھے لوگ ہوتے ہیں

تمہاری کال کے بعد ہی مجھے ڈرائیور کی کال آئی تھی اسے کسی نے ہاسپٹل

ایڈمٹ

کروایا تھا اور ہوش میں آتے ہی اس نے مجھے کال کی یہ اللہ کا شکر تھا کہ تم

نے پہلے مجھے بتا دیا میں تو یہ سمجھ رہی تھی کہ رہا اب تک پارٹی سے ہی گھر

نہیں آئی اور اس کے انکل بھی شام کو ہی اسلام آباد گئے ہیں کسی میٹنگ کے

لیے۔ میں تمہاری بہت شکر گزار ہوں کہ تم نے ہماری عزت کو بچایا آج تم
نہ ہوتے تو رہاء کی زندگی برباد ہو جاتی ہے

میرے ہوتے ہوئے رہاء کو کوئی کچھ نہیں کر سکتا جو رہاء کی طرف بڑھے گا
میں اسے زمین میں گاڑ دوں گا

وہ تو رہاء کی حالت کو سوچتے ہوئے ایک دم اپنے آپ سے باہر ہو گیا

اور اس کی یہ بات سنتے ہی نور بیگم کو جس بات کا شک تھا اس پر یقین ہو گیا
انہیں

اور نور بیگم کو خود کو غور سے دیکھتے ہوئے پا کر اس نے خود کو کنٹرول کیا اور
جانے کی اجازت مانگی

جی مجھے اجازت دیں میں چلتا ہوں اللہ حافظ

اور نور بیگم نے بھی جواب میں اللہ حافظ کہا اور جب تک ہانیل گیٹ سے
باہر نکل نہیں گیا تب تک اسے دیکھتی رہی



جیسے ہی ہانیل اپنے گھر میں داخل ہوا تو عادل کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا

ہانیل کو گھر پہنچتے ہوئے رات کا ایک بج چکا تھا

کہاں رہ گئے تھے بھائی اپ کب سے اپ کا انتظار کر رہا ہوں کہاں لگا دی
اتنی

دیر اپ نے انج۔

کچھ نہیں راستے میں ایک مسئلہ ہو گیا تھا اسی وجہ سے انے میں دیر ہو گئی

کیسا مسئلہ ہو گیا تھا اور یہ ہاتھ کو کیا ہوا ہے اپ کے اس نے ہاتھ کے ہاتھ

کی پشت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں اس کا پورا ہاتھ پھل چکا تھا

کچھ نہیں بس ایسے ہی چوٹ لگ گئی

ایسے ہی کیسے اپ کو چوٹ لگ گئی اپ کے ہاتھ کو دیکھ کر ایسے لگ رہا ہے

جیسے اپ نے کسی دیوار میں مکے مارے ہوں

ابے یار راستے میں لڑائی ہو گئی تھی مارنے لگا تھا گاڑی سے لگا دی سالاے کو دو
ہاتیل عادل کو پولیس والوں کی طرح تفتیش کرتے ہوئے دیکھ کر ذرا بیزار
ہوتے

ہوئے بولا۔ وہ اصل بات اس سے چھپا گیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ زیادہ
سوال کرے اس سے یاں پریشان ہو

اپ کے ہاتھ کی حالت دیکھ کر لگ رہا ہے اسے جو دو لگی ہیں نا وہ دوسو کے

برابر لگی ہیں عادل ہستا ہوا بولا چلے اندرائیں ڈیٹول سے اپ کا ہاتھ صاف
کہ کے کچھ لگا دیتا ہوں

ورنہ جلد سو جھ جائے گی اس نے ہاتیل کو کمرے کی طرف لے جاتے
ہوئے کہا

یہ کب سویا اس نے حیدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

حیدر کب سے اپ کا پوچھ رہا تھا اور پریشان ہو رہا تھا کہ

بھائی اب تک کیوں نہیں آئے مگر میں نے اسے کہا کہ بھائی کسی کام کی وجہ
سے

لیٹ آئیں گی اپ کا انتظار کرتے ہوئے سو گئے بیچارا

عادل مطلوبہ چیزیں ڈھونڈتے ہوئے بولا اور پھر اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے

ہوئے اس کے ہاتھ کو صاف کرنے لگا اور پھر ہانپیل کے ہاتھ پر ٹیوب لگا دی

اچھا بس ہو گیا چھوڑ مجھے نیندار ہی ہے سونے دے اب عادل کو پٹی نکالتے دیکھ

کر ہانپیل بولا اور پھر بیڈ سے اٹھتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگا تو عادل اس

سے پوچھا بھائی کیا آپ یہاں نہیں سو رہے اس نے اس کے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں آج میں ساتھ والے کمرے میں سو رہا ہوں اور مجھے بہت نیند آرہی ہے
اور تم دونوں کے خراٹے سننے کا آج میرا کوئی موڈ نہیں ہے

بھائی میں کہاں کراٹے مارتا ہوں یہ دیکھیں آپ کا شیر سو رہا ہے نا کیسے دھار
رہ

ہے سوتے ہوئے بھی اس نے حیدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو منہ
کھولیں سو رہا تھا

ہاں بیل حیدر کی طرف بڑا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر دوسرے
کمرے میں سونے کے لیے چلا گیا

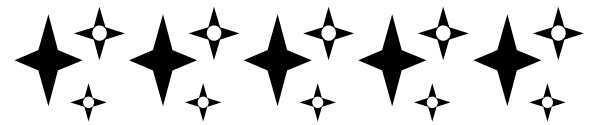
عادل نے حیدر کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور بولا حیدر کے بچے دیکھ
مجھے

بولتا ہے ناکہ بھائی اپ منہ کھول کے سوتے ہو میں بتاتا ہوں کون منہ کھول

کے سوتا ہے میں یا تو عادل نے اپنا موبائل نکال کے لیے اس کی تصویر لی

یقیناً

صبح اس کو یہ تصویر دکھا کر تنگ کرنے والا تھا



ہاتیل دوسرے کمرے میں اکراچ کے ہوئے واقعہ کے بارے میں سوچ رہا
تھا

اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار رہا کاروتا ہوا چہرہ گھوم رہا تھا

اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے دماغ کو سکون دینا چاہا جو درد سے پھٹا جا رہا تھا

آنکھیں بند کرتے ہی پھر سے رہا کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا اب
ہاتیل

کی حالت یہ ہو رہی تھی کہ نہ اسے آنکھیں بند کرنے سے اس کا خیال جا رہا
تھا

نہ ہی انکھیں کھولے رکھنے سے۔ اس کو وہ لمحہ یاد آیا جب اس نے رہاء کو اپنی
باہوں میں اٹھایا تھا

ایک دم سے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور بولا۔ ایک دم پھول کی طرح ہے
اپ

اور پھر سے دوسرے ہی پال اس سے رہاء کا روتا اور چلاتا ہوا چہرہ یاد آیا یہ
خیال

آتے ہی ہانپیل فوران سے اٹھ بیٹھا۔ اور ان لڑکوں کو سوچتے ہوئے بولا
کہیں

بھی ملے کہیں بھی دکھے نہیں چھوڑوں گا انہیں جنہوں میں آپ کو درد دیا
آپ کو انسودے ان کو اس سے کہیں زیادہ درد دوں گا

زندگی کی بھیک مانگے گے پر نہیں بخشوں گا میں انہیں۔ وہ یہ سب کچھ
بولتے

ہوئے خود کو سکون پہنچا رہا تھا کہ وہ انہیں نہیں چھوڑے گا جنہوں نے اس
کی محبت کو درد دینا چاہا

اس نے کچھ لمبے سانس لیتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کیا اور پھر بیڈ پر ابیٹھا

اور پھر پانی پینے کا سوچتے ہوئے اٹھا اور کچن کی طرف گیا کچن میں جا کر اس

نے دو گلاس پانی کے پیے پھر دوبارہ اپنے کمرے کی طرف اگیا

انجاس کی آنکھوں سے نیند کو سودور تھی وہ ایک طرف لیٹتے ہوئے سونے
کی

کوشش کرنے لگا مگر اندر کی گھبراہٹ اسے سونے نہیں دے رہی تھی

اپ فکر نہ کریں میں اپ کو اپنے پاس لے آؤں گا ہمیشہ کے لیے اپنے پاس

لے آؤں گا کبھی کسی کی بری نظر اپ پر پڑھنے نہیں دوں گا اپنی جان سے

بڑھ کر اپ کی حفاظت کروں گا

اپ میری چاہت ہیں اپ میری محبت ہیں اپ میری دنیا ہے اپ کو کچھ ہو
جاتا

تو ہانپیل کیسے جیتا کیسے اپ کو اپنے دل کے حالات سے آگاہ کروں میں

رہا کاش اپ کو میری محبت کا الہام ہوتا



میرے لیے یہ معجزہ اول مقام ہوتا۔

وہ ایسے ہی چھت کو غور سے دکھتا ہوا رہا کو تصور میں یاد کر کے اس سے
باتیں کر رہا تھا

ناجانے کیوں اسے ہمیشہ ایسے ہی اسے تصور میں یاد کر کے باتیں کرنا اس سے

بہت اچھا لگتا تھا وہ اس قدر رہاء کی محبت میں ڈوب چکا تھا کہ وہ اس کے

تصور اور خیال میں ہی اس سے باتیں کر کے خوش ہو جاتا تھا

Zubi Novels Zone



رہاء کی نہ جانے کب انکھ لگی تھی وہ اس قدر روچکی تھی کہ اس کے سر میں

شدید درد ہو رہا تھا

اس کی ملازمہ نے اسے دوا دی تھی شاید اس دوا میں نیند کی

بھی کوئی ٹیبٹ شامل تھی جس کی وجہ سے وہ آرام سے سو گئی تھی

مگر رہا خواب میں بھی وہی سب دیکھ رہی تھی جو اس کے ساتھ کل رات
ہوا تھا وہ ایک دم چیخ مار کراٹھ گئی تھی

اور پھولے ہوئے سانس کے ساتھ ادھر ادھر دیکھنے لگی اس وقت اس کا
شدید

سے دل کیا کے اس کا کوئی اپنا اس کے پاس ہوتا وہ اس کے آغوش میں
جاتے ہی ہر ڈر سے آزاد ہو جاتی

ماما بابا

آئی مس یوالوٹ

دیکھے نہ آپ کی بیٹی کو آپ کی ضرورت ہے بہت

بہت اکیلا محسوس کر رہی ہوں خود کو پلینز آپ اجاؤ۔

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

آپ کو پتا ہے اگر آج وہ نہ آتا تو میں سب کچھ کھودیتی میں مرجاتی انج۔

اس کے ذہن میں ایک دم سے ہاتیل کا چہرہ گھوما اور پھر ہاتیل کی بولی ہر بات
اسے یاد آئی

اور ایک دم سے ہوش میں اتے ہاتیل کے الفاظ یاد کرنے لگی

جب وہ ان کو مار رہا تھا اس نے کہا میری محبت۔۔

رہا نے ہاتھ کی پشت سے اپنے انسو پونچے ہاتیل کے بولے گئے الفاظ
سوچے

اور وہ سب سوچتے اس کا۔ سر شدید درد کرنے لگا پھر اس نے شاو رلے کے

فرش ہونا چاہا اور واش روم کی طرف بڑھ گئی اس نے واش روم میں اتے ہوئے اپنے چہرے پہ پانی کی چھینٹے مارے اور آئینے میں

اپنا چہرہ دیکھنے لگی جہاں اس کے گال پر تھپڑ کے نشان اب تک موجود تھے اس

نے پھر سے اپنے چہرے پر پانی پھینکا اور آئینے میں خود کو دیکھنے لگ گئی

اس سے بار بار بس اب ہانپیل کا خیال ا رہا تھا بے ہوش ہونے سے پہلے اس

نے دیکھا تھا کہ کیسے وہ انہیں مار رہا تھا اور اس کے بولے جانے والے الفاظ وہ بے ہوش ہونے سے پہلے سن چکی تھی

وہ کیا کہہ رہا تھا مجھ سے محبت۔ اب رہا باقی سب کچھ بھول کر بس ہانپیل
کے بولے گئے الفاظ میں جکڑ کے رہ گئی تھی

اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ کیا اس نے صحیح سنا تھا یا پھر ایسے ہی اسے غلط
فہمی ہو رہی ہے

پھر اسے ہانپیل کا اسے گلے لگانا یاد آیا

کیا وہ مجھے سے محبت کرتا ہے۔

مگر یہ سب کیسے اور کب۔۔۔

رہا پوری طرح سے اپنے حالات اور جذبات میں الجھ کر رہ گئی تھی اسے
سمجھ ہی

نہیں لگ رہی تھی کہ وہ کیا سوچے اور کیا نہ سوچے ایسے ہی وہ اپنے میں خود
کو

دیکھتے ہوئے بس ہابیل کے بارے میں سوچے جا رہی تھی پھر اس نے ہر
سوچ کو جھٹکتے ہوئے فرش ہونے لگ گئی



ہاں یار کہاں ہے تیرا گھر کس علاقے میں رہتا ہے یار تو مل ہی نہیں رہا تیرا
گھر

سعد آج پہلی بار کسی مڈل کلاس علاقے میں اپنے کسی دوست سے ملنے آیا تھا
اور

اسے اس مڈل کلاس سوسائٹی کی کچھ سمجھ نہیں لگ رہی تھی کہ کون سے گلی

کس طرف جاتی ہے لوکیشن بھی اسے دھوکے پہ دھوکا دے دیے جا رہی
تھی

وہ کافی پریشان ہو گیا تھا اس سوسائٹی میں اگر



اچھا بتا ہانیہ بات بڑی تمہاری آگئے ہابیل کے ساتھ۔

ہانیہ کی دوست لائیبہ نے اس سے پوچھا۔

کہاں یار خاک بات آگے بڑی روز اس سے گڈنائٹ اور گڈ مارنگ کا میسج کرتی

ہوں مگر وہ ہے کہ میسج دیکھ کر نظر انداز کر دیتا ہے کبھی اس نے میرے میسج کا

صحیح سے جواب ہی نہیں دیا اس لیے میں نے بھی اسے زیادہ تنگ کرنا مناسب

نہیں سمجھا۔ ہاں اگر وہ تمہیں بھاؤ نہیں دے رہا تو اس کے پیچھے جانا فالتو ہے
تو چھوڑا سے۔

ایسی بات نہیں ہے۔ اور محبت میں چھوڑا نہیں جاتا محبوب کی نخرے اٹھائے

جاتے ہیں اور جو چیز اسانی سے مل جائے اس کی قدر بھی نہیں ہوتی اس لیے

میں محنت کر رہی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ایک دن ہابیل ضرور مجھے ملے
گا

وہ دونوں دوپہر میں اسکول کی چھٹی سے واپسی پر باتیں کرتی ہوئی گھر کی

طرف ارہی تھی کہ اتنے میں ایک بہت بڑی گاڑی ان کے قریب سے
گزری

سڑک میں ایک چھوٹا سا گڈھے میں گنداپانی تھا جو گاڑی کے گزرنے کی
وجہ سے اچھل کر سارا کا سارا ہانیہ پر اگیا تھا

اور تب ہی ہانیہ کا دماغ گھما اور وہ زور سے چلا کر اس گاڑی والے کو بولی

جاہل کی اولاد تمہیں دکھتا نہیں ہے کیا اندھے کہیں کے رک تجھے ابھی بتاتی
ہوں

ہانیہ نے جلدی سے سائیڈ سے پڑا ہوا ایک پتھر اٹھا کر اس گاڑی کے بیک
شیشے پر مارا پتھر لگتے ہی گاڑی رک چکی تھی

سعد نے گاڑی کو ایک طرف روکتے ہوئے خود گاڑی سے باہر نکلا اور گاڑی کے

پیچھے اکر گاڑی کا معائنہ کرنے لگا ہے پتھر لگنے کی وجہ سے گاڑی کے بیک
مرر میں دراڑیں اچکی تھیں



واٹ دا ہیل۔

اے اے۔ پاگل لڑکی یہ کیا کیا تم نے سعد نے سخت انداز میں کہا اور

ہانیہ کی طرف بڑھا جو غصے سے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی

تم نے میری گاڑی کا شیشہ توڑ دیا تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے کتنا بڑا نقصان
کیا ہے میرا

اور تمہیں اندازہ ہے کہ سڑک پہ گاڑیاں چلنے کے ساتھ ساتھ اس پاس
انسان

بھی چلتے ہیں اندھوں کی طرح گاڑی چلاؤ گے تو یہی ہو گا اس نے گاڑی کی
طرف اشارہ کرتے کہا

اور تمہیں اپنی گاڑی کا شیشہ ٹوٹنے کا بہت افسوس ہے اور جو تم نے میرے
ساتھ کیا ہے اس کے بارے میں کیا کہو گے

ہانیہ نے اپنی حلیے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں اس کا عبایا گندے
پانی

سے بھر چکا تھا اور کچھ چھینٹے اس کے چہرے اور ہاتھ پر بھی پڑے تھے

تو تمہیں کس نے کہا کہ تم روڈ پر چلو مٹک مٹک کے چلنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے

اور سائیڈ پہ فٹ پاتھ اس لیے بنائے جاتے ہیں کہ وہاں پہ چلا جائے ناکہ
سڑک

کے بیچ میں۔ سعد نے اسے اس کی غلطی بتائی۔ اور تم جیسی تھرڈ کلاس
لڑکیوں

کے تو چونچلے ہوتے ہیں یہ کہ امیر پارٹی دیکھی نہیں اور کوئی نہ کوئی بہانہ بنا

کے ان سے بحث کرنا شروع ہو جاتی ہیں سعد نے ذرا تیزی اور مغرور انداز میں اسے کہا۔ اور یہیں پہ ہانیہ کا دماغ گھوم گیا

تم نے مجھے تھرڈ کلاس کہا تم نے مجھے یہ کہا کہ میں چونچلے کر رہی ہوں تم

اپنی بڑی سی گھٹیا گاڑی کے ساتھ میرے اوپر گنداپانی اچھال کر نکل جاو

اور

میں کچھ بولوں ہی نا اور تم نے مجھے کیا کہا کہ پیسے والا دیکھا نہیں اور بحث

کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو ابھی بحث ختم کرتی ہوں بہت پیسہ ہے نا تمہارے پاس

ہانیہ نے اس کی آنکھوں میں لکھتے ہوئے شدید غصے سے کہا سعد تو حیران تھا کہ

اس کا پہلی بار اس طرح کی لڑکی سے واسطہ پڑ رہا تھا جو اسے جواب پر جواب دیے جا رہی تھی

اب بتاتی ہوں تجھے میں مجھے کہہ رہے ہو گھٹیا مجھے کہہ رہے ہو تھرڈ کلاس

تیری گاڑی کی ایسی تیسی ہانیہ نے غصے میں ادھر ادھر دیکھا اور ایک اور پتھر اٹھا

کر زور سے اس کی گاڑی کی بیک شیشے پہ مارا وہ جو پہلے ہی شیشے میں دراڑ پڑ

چکی تھی ایک اور پتھر لگنے کی وجہ سے اس کی گاڑی کا شیشہ ٹوٹ چکا تھا سعد

بولا ابے پاگل لڑکی یہ تم نے کیا کیا سعد حیران پریشان سا اپنی گاڑی کو دیکھتے

رہا

تھا۔ بہت پیسے ہے نا تمہارے پاس جاؤ صحیح کر والینا۔

پھر ہانیہ نے اگے پیچھے دیکھا جہاں گلی میں تھوڑے بہت لوگ جمع ہونے

لگے تھے اس نے لوگوں کو جماتے ہوئے دیکھا تو لائبرہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے
اگے بڑھ گئی

جب کے سعد حیران سا اپنی گاڑی کو ہی دیکھے جا رہا تھا اور پھر اس نے یہی
سے اپنی گاڑی واپس لے لی



اچھا ماہ بتائیں کیا آپ میرے ساتھ گھومنے چلیں گی بہت خوبصورت اور
اچھی جگہ

ہے ایک اگر آپ مناسب سمجھے تو آپ کی سالگرہ کے دن ہم وہاں پہنچیں
سالگرہ منا سکتے ہیں

اچھا جی کون سی ایسی جگہ ہے جو بہت خوبصورت اور اچھی ہے حیدر اباد کی تو

ساری خوبصورت جگہ میں دیکھ چکی ہوں

وہ جگہ تو آپ کے لیے سرپرائز ہے

ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں تمہارا سرپرائز کیسا ہوتا ہے بورنگ یا انٹرٹیننگ ماہا
نے

نخرے سے منہ بناتے ہوئے ویڈیو کال پہ عادل سے کہا

ان کے بیچ روز ہی بات ہوتی تھی عادل تو اس رشتے کو اپنا نام دینا چاہتا تھا اس

نے سوچا ہوا تھا کہ وہ اس کی سا لگرہ پر اسے بتا دے گا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے

انشاء اللہ ضرور آپ کو میرا سر پرانز پسندائے گا اتنا تو مجھے یقین ہے خود کے سر پرانز پر۔

تو پھر آپ تیار ہیں میرے ساتھ جانے کے لیے

جی بالکل مگر میری پرسوں برتھ ڈے پارٹی ہوگی صبح میں فیملی کے ساتھ اور شام

میں فرینڈز کے ساتھ رہوں گی تو برتھ ڈے والے دن تو میں تمہارے
ساتھ کہیں نہیں چل سکتی۔

اچھا یہ بات ہے تو کیا ہم کل چل سکتے ہیں کل فری ہیں تو ہم کل ہی چلتے ہیں

ایک دن پہلے آپ کی سالگرہ ایڈوانس میں سیلیبریٹ کر لیتے ہیں عادل پیار
سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

ہاں یہ صحیح رہے گا تو ہم کل چلتے ہیں

جی جناب آپ کا بہت بہت شکریہ

اور آپ کو پہلے ہی بتا دوں کل کا سارا دن آپ میرے ساتھ ہوں گی تو گھر پہ

کیا بتا کر آئیں گی آپ کیونکہ ہم جہاں جا رہے ہیں وہ یہاں سے تھوڑا سا دور
ہے ہمیں اتے ہوئے شام ہو جائے گی تو آپ سوچ لیں آپ کو کیا بتانا ہے
گھر پہ

ایسی کون سی جگہ جا رہے ہیں ہم جہاں سے اتے ہوئے دیر ہو جائے گی کم
سے کم جگہ تو پتہ ہونی چاہئے نا

جی جناب تو چلو میں آپ کو بتا ہی دیتا ہوں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں ہم جا رہے
ہیں منچھر جھیل

او واؤ منچھر لیگ کا میں نے سنا ہے مگر میں کبھی گئی نہیں وہاں

جی تو کوئی بات نہیں ہم ہیں ناپ کو گھمادیں گے عادل گہرا سے مسکراتے
ہوئے بولا

تو پھر ٹھیک ہے اب ہمیں سو جانا چاہیے صبح جلدی اٹھنا بھی تو ہے نا اور تم
مجھے لینے ا جانا ٹھیک ہے



ماہانے اللہ حافظ کہتے ہوئے کال بند کر دی

اور ادھر عادل کا یہ حال تھا کہ وہ سو تک نہیں پارہا تھا اسے بس شدت سے

کل کا انتظار تھا اپنے دل کی جذبات کل وہ اس کے سامنے کھول کر رکھنے والا

تھا وہ ایسے ہی کل کے پروگرام کے بارے میں سوچتا ہوا نیند کی وادیوں میں
اتر گیا



صبح کے ناشتے پر تینوں بھائی بیٹھے ہوئے تھے عادل بولا

بھائی اج میں اپ کے ساتھ دکان پر نہیں چل پاؤں گا

کیوں اب کہاں جانے کا ارادہ ہے تیرا

بھائی ایک دوست ہے اس کی سالگرہ پر جانا ہے

عادل کی سا لگرہ والی بات پر ناشتہ کرتے ہوئے حیدر کو ایک دم کھانسی
ہونے لگی

ارام سے کھاؤ حیدر کیا ہو گیا

ہاتیل نے اس کی طرف پانی بڑھاتے ہوئے کہا

جبکہ عادل حیدر کو گھور رہا تھا انکھوں ہی انکھوں سے اسے یہ احساس دلارہا
تھا کہ وہ زیادہ ڈرامہ نہ کرے

یہ تیرے کون سے نئے نئے دوست پیدا ہو رہے ہیں مجھے بھی بتاؤ اس
دوست کا۔ بھائی میرا اور احمد کا کا من دوست ہے احمد اور مجھے اس کی سا لگرہ
کے کچھ انتظامات کرنے ہے اس لیے ہی جا رہا ہوں

عادل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جھوٹ بولا وہ ہاتیل کی طرف دیکھ کر
بات

نہیں کر رہا تھا وہ اپنے بھائی کی طرف دیکھ کر جھوٹ بول بھی نہیں سکتا تھا

اچھا ٹھیک ہے چلے جانا چل میں اسے چھوڑنے جا رہا ہوں۔ اور بتا ج تیرا
آخری

پپر ہے ہاتیل نے حیدر سے پوچھا

جی بھائی اج آخری پپر ہے میرا

چل ٹھیک ہے پھر تیاری پکڑ لیے دو دن بعد کراچی چلیں گے داخلے کی بات
کرنے کے لیے

اور یہ بولتے ہوئے حیدر کو لے کر باہر نکل گیا

اور پھر عادل نے گھر کی صفائی کی اور پھر خود تیار ہونے لگ گیا

Zubi Novels Zone



یار تیری گاڑی چاہیے

ابے میری گاڑی کیوں چاہیے وہ گاڑی کھڑی ہے نالے جاتیری تو ہے

ابھی نہیں وہ نہیں لے جاسکتا میں ابھی بھائی کو پتہ چلا تو بہت جوتے پڑیں
گے

مجھے فلحال میں کسی کام سے جارہا ہوں تو مجھے تیری گاڑی چاہیے

اچھا یہ لے چابی احمد نے اس کی بات سنتے ہوئے اپنی جیب سے چابی نکال کر

عادل کی طرف بڑھائی

اوکے پھر میں چلتا ہوں شام تک تمہاری گاڑی لوٹانے اوں گا

عادل احمد کے گلے ملتے ہوئے بولا اور پھر گاڑی لے کر ماہا کی طرف نکل گیا



وہ ماہا کو بہت خوبصورت سی جھیل کے کنارے لے کر آیا تھا عادل نے
جھیل

کی اس جگہ کا انتخاب کیا تھا جہاں لوگ بہت کم آتے جاتے تھے وہ چاہتا تھا
کہ

ماہا اس کے ساتھ بالکل کانفر ٹیبل ہو کر گھومے۔ اس جھیل پر اکثر لوگ
گھومنے

پھرنے آتے رہتے تھے مگر عادل نے اس جھیل کی اس جگہ کا انتخاب کیا تھا

جہاں جہاں لوگوں کا انا بہت کم تھا اس نے گاڑی سے اترتے ہوئے ماہا کی
طرف جاتے گاڑی کا دروازہ کھولا

ماہا گاڑی سے باہر نکلتی ہے جھیل کے منظر میں کھوسی گئی واؤ سوبیوٹی فل
پلیس اس نے چاروں طرف نظر گھماتے ہوئے دیکھتے کہا

جھیل کے کناروں پر طرح طرح کے خوبصورت پھول تھے جھیل کے
کنارے

لائن پر خوبصورت سے درخت لگے ہوئے تھے جن پر پرندوں کی
چیچھاہٹ اس

خوبصورت جگہ کو اور خوبصورت پیش کر رہی تھی اور اج کا موسم بھی کچھ

دھوپ چھاؤں سا تھا آسمان پر ہلکے ہلکے سے بادل اڑ رہے تھے اور زمین پر یہ
خوبصورت سی جھیل کسی جنت کا منظر پیش کر رہی تھی جھیل کے کنارے
چھوٹی

چھوٹی مچھلیاں صاف پانی میں تیرتے ہوئے سامنے نظر آرہی تھی جھیل
کے اندر

کچھ پرندے تیر رہے تھے اور کچھ ہنس جھیل کے اوپر اڑ رہے تھے

عادل گاڑی سے ٹیک لگائے اور ہاتھ باندھے کھڑا مسکراتے ہوئے ماہا کو
دیکھ رہا

تھاتب ہی ماہا اس کی طرف آئی اور ماہانے عادل کا ہاتھ پکڑا اور جھیل کے

کنارے کی طرف لے کر آئی ماہانے اپنا موبائل نکالا اور عادل کو پکڑا یا اور کہا

کہ اس کی اچھی اچھی سی تصویریں لے عادل ماہا کے عجیب و غریب پوٹ
میں

تصویریں لیتے تھک گیا تھا مگر ایک ماہا تھی جو بس کرنے کا نام ہی نہیں لے

رہی تھی وہ کبھی بیٹھ کر تصویر لیتی تو کبھی ویڈیو تو کبھی دل فریب جھیل کے
منظر کے ساتھ تصویر بنوا رہی تھی

پھر ماہانے عادل سے موبائل لیا اور اس کے ساتھ تصویریں بنانے لگی

پھر وہ تصویریں دیکھتے بولی۔ ویسے ماننا پڑے گا تم تصویریں کافی اچھی بنا لیتے

ہو میں تو امپریس ہو گئی تمہاری فوٹو گرافی سے ماہانے مسکراتے ہوئے

عادل

سے کہا اور وہ ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے جھیل کے کنارے کے ساتھ

اہستہ

اہستہ چلنے لگے۔ پھر عادل بولا کیا آپ کشتی پر بیٹھنا پسند کریں گی

عادل نے سامنے ایک مچھلرے کی کشتی کو دیکھتے ہوئے کہا

بالکل بیٹھوں گی اگر تم ساتھ بیٹھو گے تو ماہانے اسے خوش ہوتے ہوئے کہا

میں تو آپ کے ساتھ پوری زندگی بیٹھنے کے لیے تیار ہوں

کیا مطلب ماما نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

مطلب کچھ نہیں آئے کشتی پر سواری کرتے ہیں

اب یہاں رکیں عادل نے ماہا کو اس کشتی سے 1510 قدم کی دوری پر
ایک پیڑ کے پاس رکنے کو کہا

میں اس کشتی والے سے بات کر کے اتا ہوں

ماہاہاں میں سر ہلاتے ہوئے پیڑ کے پاس رک گئی جبکہ عادل اس کشتی والے
کی طرف بڑھ گیا

عادل نے کشتی والے سے کچھ بات کی اور پھر ماہا کو کشتی کی طرف آنے کا
اشارہ کیا

جب کہ کشتی والا کشتی سے کچھ اپنا سامان نکالتے ہوئے اس پیڑ کے نیچے بیٹھ
گیا

عادل کشتی کے اندر گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ماہا کو کشتی پر آنے کا کہا

ماہا نے ڈرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور کشتی کے اندر ا بیٹھی اور پھر عادل

نے اس کشتی کو اسٹارٹ کیا اور کشتی کو لے کر جھیل کی طرف بڑھا

اب منظر کچھ یوں تھا کہ کشتی اہستہ سے جھیل کے بیچ و بیچ چل رہی تھی اور

ایک جگہ پر اتے ہوئے عادل نے کشتی کو روک دیا اس جگہ پر کافی

خوبصورت

منظر تھا جھیل کے چاروں طرف ہنس اور پرندے اڑ رہے تھے اور جھیل کے

اندر خوبصورت سے پھول جھیل کے چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے

عادل میں نے اس سے پہلے کبھی اتنا خوبصورت منظر نہیں دیکھا تھینک یو سو
مچ

سچ میں تم بہت اچھے ہو اس وقت ماہا کو بے حد عادل پر پیار آیا تھا اس وقت
اس کے دماغ میں کوئی بھی غلط خیال نہ تھا

عادل نے موسم کو بکڑتے ہوئے دیکھا تو کشتی کو دوبارہ سے سٹارٹ کیا اور
کنارے کی طرف لے لیا

وہ دونوں تھوڑی ہی دیر میں کنارے تک پہنچ چکے تھے انہوں نے کشتی اس
کے

مالک کے حوالے کی اور اپنی گاڑی کی طرف رخ کیا

عادل تھینک یو سوچ اتنی خوبصورت جگہ پہ مجھے لانے کے لیے ماہانے کافی
خوش ہوتے ہوئے اس نے بتایا

عادل بس دھیماسا مسکرا دیا اس کے تھینکس کہنے پر

وہ گاڑی کے پاس پہنچے تو عادل نے اسے کہا ایک منٹ رو کو یہاں پہ

عادل گاڑی کی طرف بڑھا اور گاڑی کے پیچھے سے کوئی چیز نکالی اور پھر اس
کی طرف آیا

عادل کے ہاتھ میں ایک درمیانہ چھوٹا سا چاکلیٹ کیک تھا عادل ماہا کے
سامنے

اتے ہوئے سارے جہاں کی محبت اور پیار کو اپنے لہجے میں سموئے بولا۔
ایڈوانس، پیپی برتھ ڈے۔

تھینک یو تھینک یو سوچ میرا برتھ ڈے اتنا سپیشل بنانے کے لیے

عادل نے ایک چھوٹی سی پلاسٹک کی ٹائف اس کی طرف بڑھائی اور کیک
کاٹنے

کا اشارہ کیا عادل کا اشارہ سمجھتے ہوئے ماہانے کیک کٹ کیا اور اس کے آگے

کیک پیس بڑھایا عادل نے پیس سے ایک بائٹ لی اور وہی کیک ماہانے کے ہاتھ

سے پکڑتے ہوئے ماہا کی طرف بڑھایا ماہانے بھی ایک بائٹ لی اور باقی کا
کک

لیتے ہوئے عادل کے فیس پر لگا دیا اور اور کھل کر ہستی اور گاڑی کے شیشے
کی طرف اشارہ کیا کہ اپنا فیس دیکھو

ایسے ہی کک کھایا اور انجوائے کرتے ہوئے انہیں وقت کا اندازہ ہی نہ ہو کہ
شام کے چار بج چکے تھے

ماہانے اپنے موبائل میں ٹائم دیکھتے کہا چلو عادل اب ہمیں چلنا چاہیے کافی
ٹائم ہو

گیا ہے۔ ماہار کو میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں عادل نے ماہا کو گاڑی کی طرف
بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا

ہاں کہو۔۔

ماہانے پیچھے پلٹتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا

ماہا یہ بات میں بہت ہمت کر کے تمہیں کہہ رہا ہوں میں نہیں جانتا کہ کب

کسے پر میں آپ کو بہت پسند کرنے لگا ہوں مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے کیا
اپ مجھ سے شادی کرو گی

اس کی بات سنتے ہی ماہا کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا

وہ اہستہ سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی دو قدم اس سے دور کھڑے ہوتے

بولی میں کیسے تمہاری بات پر یقین کر لوں کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے

عادل بولا۔ مجھے یقین دلانے کے لیے کیا کرنا ہوگا

یہ سب کچھ جو تم نے ابھی مجھے کہا ہے یہ سب کچھ تمہیں سب کے سامنے
کہنا

ہوگا کیا ہمت رکھتے ہو سب کے سامنے یہ بولنے کی

کل شام میں میری برتھ ڈے پارٹی ہے اس پارٹی میں میرے سکول کالج

یونیورسٹیز فرینڈز سب شامل ہوں گے میں تمہیں انوائٹ کرتی ہوں کل
شام تم

پارٹی میں اگر مجھے پوز کرو کیا تم ایسا کر سکتے ہو۔

اگر میرے سب کے سامنے بولنے سے آپ کو یقین آتا ہے میری محبت پر تو

ٹھیک ہے کل میں ضرور آپ کی پارٹی میں آؤں گا

جو ماہا چاہتی تھی وہ ہو چکا تھا وہ یہی تو چاہتی تھی کہ وہ اس کی محبت میں گرفتار

ہو جائے مگر جو وہ کرنے جا رہی تھی اس سے ڈر بھی بہت لگ رہا تھا۔ اور
اسے

اچھا بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ یہ سب کرے اس نے ایک بار کے لیے سوچا

کہ سب کچھ عادل کو سچ بتادے کہ وہ بس اس کے ساتھ وقت گزاری کر
رہی

ہے اور بس اسے نیچا دکھانے کے لیے اس نے ایک کھل کھلا ہے

اس کا چہرہ دیکھا جہاں خوشی خوشی تھی مسکراہٹ کم ہی نہیں ہو رہی تھی
اس

نے بھی ہر خیال کو جھٹک کر پھر سے اس خوبصورت منظر کی طرف دھیان
کیا

انہیں باتیں کرتے ہوئے پتہ ہی نہیں چلا کہ ہلکی سی بوندا باندی شروع ہو
چکی

تھی ہر طرف ٹھنڈی اور تیز ہوائیں چل رہی تھیں ماہانے انکھیں بند کرتے
ہوئے آسمان کی طرف منہ کو کیا

چلو ماہا بارش شروع ہو جائے گی اوگاڑی میں بیٹھے

ابھی تو بارش شروع ہوئی ہے تھوڑا سا انجوائے کر لیتے ہیں اوچھوڑو کیا گاڑی

میں بیٹھنا ماہانے عادل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے گاڑی سے دور لے جاتے

ہوئے کہا تھوڑی ہی دیر میں بہت تیز بارش شروع ہو چکی تھی

دونوں بارش میں پوری طرح سے بھیگ چکے تھے

ماہا ہاتھوں کا پیالہ بناتے ہوئے اس میں بارش کا پانی جمع کر کے عادل کے اوپر

بار بار پھینک رہی تھی اور عادل بس مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا

پھر عادل نے ماہا کا ہاتھ پکڑا اور اسے پاس ہی پیڑ کے نیچے لے آیا بس بہت کر

لیا انجوائے بیمار ہو جاؤ گی اپ

کوئی بیمار نہیں ہو رہی میں اوہو تم بھی کیا یار ابھی تو بارش شروع ہوئی ہے

اس نے عادل سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے پھر سے برستی بارش میں جانا چاہا

ابھی وہ جاتی ہی کہ زور سے بادل گرجے بادلوں کی گرج اتنی شدت کی تھی

کہ ماہا چیخ مارتے ہوئے عادل کے ساتھ لپٹ گئی

یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ عادل تو سمجھ ہی نہ سکا

ماہا کے اس کے گلے لگتے ہی اس کے جسم میں ایک کرنٹ سا لگا

عادل نے ماہا کے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے اہستہ سے اسے تھوڑا سا دور کیا

تب ہی ایک بار پھر اچانک سے بادل گرے اور ایک بار پھر ماہا چکتے ہوئے

عادل کے گلے لگ گئی ماہا اس کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے اہستہ سے بولی

عادل مجھے بادلوں کے گر جنے سے بہت ڈر لگتا ہے

اس کے گلے لگنے سے وہ اپنے جذبات کو نہ جانے کیسے قابو کیے ہوئے تھا اور

پھر اس نے ایک ٹھنڈی سی سانس لیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ ماہا کے ارد

گرد حاصل کیے اور ہلکے سے اپنے ساتھ لگا لیا

وہ ناجانے کتنی ہی دیر ایسے ہی ایک دوسرے میں کھوئے ایک دوسرے
کے گلے لگے کھڑے ہوئے تھے

جیسے ہی بارش تھیں تو ماہانے اس کے سینے سے چہرہ نکالتے ہوئے اس کی

طرف دیکھا۔ ماہانے آج عادل کو پہلی بار غور سے دیکھا تھا اور اسے دیکھتے ہی
وہ اس کے سہر میں جکڑ سی گئی

اس ہی وقت دونوں کی نظریں ملی دونوں کی نظروں میں ایک خمار سا تھا

عادل نے محبت بھری نظروں سے ماہا کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں
بارش کی

ننھی ننھی سی بوندیں اس کے چہرے پر تھیں اس نے ماہا کے چہرے کے ہر
ایک

نقش کو غور سے دیکھا بڑی بڑی آنکھیں تیکھی سی ناک دودھ کی طرح سفید
رنگ

اور پھر اس کی نظر اس کے ہونٹوں پر گئی جہاں بارش کی کچھ بوندیں اس کے
خوبصورت یعقودی ہونٹوں پر تھیں

ماہا کے ہونٹ دیکھتے ہی عادل کو اپنا گلا خشک ہوتا ہوا محسوس ہوا

عادل نے ایک ہاتھ کو اگے بڑھاتے ہوئے اس کے گال پر رکھا اور اہستہ
سے

اس کی طرف بڑھا دوسری طرف ماہانے بھی اس کے کالر کو سختی سے پکڑا
اور اپنا چہرہ اس کے طرف بڑھایا

عادل نے بہت نرمی سے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے اور بہت
نرمی سے اس کے ہونٹوں کے جام کو پینے لگا

دوسری طرف ماہا کی بھی حالت کچھ اس جیسی ہی تھی ماہانے بھی اس کا
دوہیل

کے لے ساتھ دیا اور پھر ایک دم دونوں ایک دوسرے سے دور ہو گئے

ان دونوں کو یہ سمجھ نہ آیا کہ کیا ہوا ہے وہ دونوں جزبات میں بہک گئے
تھے

ماہانے اس سے نظریں چراتے ہوئے گاڑی کی طرف رخ کیا

جبکہ عادل اس کی قربت کے خمار سے اب تک خود کو نکال نہیں پایا تھا پھر
اس

نے اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے گاڑی کی طرف قدم بڑھائے

دونوں گاڑی میں بیٹھے تو دونوں طرف خاموشی تھی ماہاتو اس کی طرف دیکھ
ہی

نہیں رہی تھی اور دوسری طرف عادل یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے کیسے کس
کردی ماما کو۔

عادل نے گاڑیاں سٹارٹ کی اور گھر کی طرف نکل گئے ادھے راستے میں
گاڑی

پہنچی تو عادل نے ماہا کی طرف دیکھا جو گاڑی کی کھڑکی سے باہر کی طرف
دیکھ رہی تھی

ماہا وہ وہ یہ سب میں۔

عادل نے اٹکتے ہوئے کچھ کہنا چاہا

عادل گاڑی چلانے پر فوکس کروا ہانے یہ کہتے ہوئے پھر سے باہر دیکھنا
شروع کر دیا

اور پھر کچھ ہی ٹائم میں عادل نے ماہا کو اس کے گھر کے سامنے چھوڑا تو وہ بنا
اس کی طرف دیکھے اپنے گھر کے اندر چلی گئی

اور پیچھے عادل کافی دیر گاڑی کو کھڑا کیے اس کے گھر کی طرف دیکھتا رہا

عادل جب سے گھر آیا تھا تب سے بے سکون سا تھا وہ نہ جانے کتنی بار کی ماہا

کو کال کر چکا تھا مگر وہ تھی کہ اس کی کسی کال یاں کسی میسج کا کوئی جواب نہیں

دے رہی تھی اور اس کا جواب نہ دینا عادل کو اور بے سکون کر رہا تھا جو ہوا

تھا وہ اس نے سوچا نہ تھا وہ کمزور لمحات کا کوئی جادو تھا جو انہیں اپنے سحر

میں جکڑ سا گیا تھا اپنی محبت کے قریب ہونے کی وجہ سے وہ بہک گیا تھا

اور ماہا کا کوئی جواب نہ دینا اسے دیکھنا تک نہ اسے تڑپا رہا تھا

ماہا اپ مجھے روک بھی تو سکتی تھی اس نے ماہا کو خیال میں مخاطب کیا

اسے یہی لگ رہا تھا کہ وہ اس کے قریب آنے پر اس سے ناراض ہو گئی ہے



ماہاجب گھر واپس آئی تو غصے میں اس نے آتے ہی اپنے کمرے کو بگاڑ کر رکھ دیا

تھا ہر چیز کو وہ کمرے میں بکھر چکی تھی اور پھر خود اپنے کے سامنے کھڑی اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے بولی۔

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو تم اس کے قریب کیسے جا سکتی ہو کیا تمہیں پتہ نہیں کہ

تم صرف وقت گزاری کر رہی ہو اس کے ساتھ

کیا تمہیں وہ اتنا پسند آگیا ہے۔ اور کیا تمہاری چوائس ایسی ہے وہ ایک معمولی سا

مکینک ہے اور تم کیا ہو۔ اگر تمہارے دوستوں کو پتہ چل گیا کہ تم کسی ایسے

لڑے کے ساتھ فرینڈ شپ میں ہو جو تمہاری حیثیت سے ذرا میل نہیں
کھاتا تو

سب ہنسیں گے تم پہ کیوں تم نے اس کو روکا نہیں خود کے قریب آنے سے

مگر وہ تو قریب نہیں آیا اس کے قریب تم گئی تھی

پھر کھود کے ہی ضمیر کے سوال جواب اسے تنگ اتے ہوئے چیخ پڑی ہو گئی

غلطی مجھ سے سدھار لو گی اپنی غلطی کو میں۔ وہ اپنے ضمیر کو جواب دیتے

ہوئے بولی اور پھر اس نے اپنے موبائل کی طرف دیکھا جو کب سے بجے جا رہا

تھا اس نے دیکھا کہ عادل کی اسے دس کالے لگی ہوئی تھی

جیسے ہی وہ موبائل رکھنے لگی تو پھر سے کال انا شروع ہو گئی

اس نے کال اٹھاتے ہی لو کہاں

ماہا پلیز میری بات سن لو میں نے جو بھی کیا جان بوجھ کے نہیں کیا

عادل پلیز میں کوئی بھی بات اس ٹاپک پہ نہیں کرنا چاہتی تم کل اجانا بس یہ

کہتے ہوئے ماہانے کال کٹ کر دی

بس یہیں تک کا ساتھ تمہارا اور میرا۔ کل ہی سب کچھ ختم کر دوں گی مگر
اب

اور اگے کچھ نہیں کل تمہیں ساری حقیقت بتا دوں گی میں اور اس کے بعد
دیکھتی ہوں یہ جو محبت ہے تمہیں کیسے میری باتیں سنتے ہی ختم ہوتی۔
یقین

ہے مجھے حقیقت جاننے کے بعد جو تمہارے جذبات ہیں وہ ختم ہو جائیں
گے یہ

تو میں جانتی ہوں یہ محبت نہیں صرف اٹرکیشن ہے جسے تم اپنی محبت کا نام
دے رہے ہو

ماہیہ سب بولتے ہوئے اپنے دل کو سکون پہنچا رہی تھی اپنی غلطی کو وہ اس
کے

جذبات کو اٹرکیشن کا نام دے کر اپنی جان چھڑوا رہی تھی

Zubi Novels Zone



صبح اٹھی تو اس کی انٹی ناشتے کے میز پر ہی اس کا انتظار کر رہی تھی

رہا بیٹا کیسی ہو کسی طبیعت اب تمہاری

جی انٹی میں بہتر ہوں

شکر ہے اللہ کا شکر ہے اس نیک انسان کا جس نے تمہاری عزت کی حفاظت کی

بیٹا میں سوچ رہی تھی جو لڑکا کل تمہیں گھر چھوڑنے آیا تھا اسے چائے پر بلا

لوں اور تم اسے شکریہ بھی کہہ دینا کیا کہتی ہے اس بارے میں تم بیٹا۔

جی انٹی اپ کو جیسا مناسب لگے رہا یہ کہتے ہوئے ناشتے کی میز سے اٹھی

اور

پھر سے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی



ہابیل کو رہاء کی انٹی کی کال اچکی تھی ان کا یہ کہنا تھا کہ رہاء اس کا شکریہ ادا

کرنا چاہتی ہے اس لیے انہوں نے اسے شام کی چائے کی دعوت دی تھی

ہابیل نے بھی ان کے زیادہ اصرار کرنے پر ان کی دعوت قبول کر لی تھی وہ

ان کی طرف شام میں جانے والا تھا

انہیل نے کال کٹ کرتے ہوئے عادل کی طرف دیکھا جو انچ کچھ اداس
اداس سا تھا

کیا ہوا عادل سب ٹھیک ہے کل شام سے دیکھ رہا ہوں جب سے تم اپنے

دوست کی سالگرہ سے ائے ہو تب سے اداس سے ہو کچھ کیا ہوا ہے

ہاں بیل عادل کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے بس پتہ نہیں کیوں سر میں بہت درد ہو
رہا

ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے بخار سا ہو رہا ہو اسی وجہ سے سست سا ہوں تھوڑا۔

عادل نے اپنی حالت چھپاتے ہوئے بہانہ بنایا

اچھا چل تو ایسا کر جا گھر جا کے آرام کر اور کوئی دوا لے لینا

نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں گھر جا کے کیا کروں گا یہیں پہ ٹھیک ہوں آپ کے

پاس۔ نہیں تم گھر جاؤ تمہاری حالت مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی گھر جا کے آرام کرو ٹھیک ہے

ہائیل کے زیادہ بولنے پر عادل نے گھر جانا ہی بہتر سمجھا اور وہ ہاں میں سر ہلاتا

ہوا اپنی بائیک کی طرف بڑا اور پھر گھر کے لیے نکل گیا

ہائیل اس کے جاتے ہی اس سے بہت غور سے پیچھے سے دیکھ رہا تھا اس سے

ضرور کچھ گڑ بڑ لگی تھی اس نے سوچا کہ وہ شام کو جا کر اس سے ضرور پوچھے
گا کہ خرابات کیا ہے



سعد کو جب رہاء کے ساتھ ہوئے حادثے کا پتہ چلا تو اس نے ان لڑکوں کو

ڈھونڈ نکالا تھا اس نے پولیس کے حوالے کرتے ہوئے کافی ان کی بری
حالت

کروائی تھی اب وہ کبھی بھی کسی لڑکی کو غلطی سے بھی بری نظر سے نہ
دیکھتے۔

انج ماہا کی سالگرہ تھی جہاں سب جمع تھے ماہا کو کافی لیٹ پتہ چلا رہا ہے کہ
ساتھ

ہونے والے حادثے کا۔

رہا تم ٹھیک ہونا تم نے ہمیں کال کر کے کیوں نہیں بتایا یہ سب ہمیں تو لگا

تم شاید گھر پہنچ گئی ہوگی

اس یار تم سب اس بات کو چھوڑو پلیز میں وہ سب یاد نہیں کرنا چاہتی جب

یاد کرتی ہوں تو بہت ڈر لگتا ہے

اوکے نہیں پوچھتی پر تمہیں کس نے بچایا تھا

وہ تمہیں یاد ہے سعد کے ساتھ جس کی ریس تھی

رہا نے اسے عادل کے بارے میں یاد کروایا تو ماہا ایک دم سے گڑبڑا سے گئی

ماہا اپنے بال کان کے پیچھے کرتے اور زرارو کتے بولی ہاں ہاں یاد ہے کیا
تمہیں

اس نے بچایا۔ نہیں اس نے نہیں اس کے بڑے بھائی نے اصل میں ایک
بار

ہماری گاڑی خراب ہو گئی تھی تو ہم ان کی دکان پر گئے تھے وہیں پر میں نے

دیکھا تھا اس سے اور اس کے بھائی کو اُسی نے ہی کل میری مدد کی تھی

رہا نے اسے تفصیل سے بتایا

چلو جو بھی ہوا اللہ کا شکر ہے کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوا

ماہانے اسے تسلی دیتے ہوئے گلے لگایا

ماہاکی پارٹی کا انتظام بھی ان کے فارم ہاؤس پر ہی کیا گیا تھا دن میں تو اس نے

اپنی فیملی ماما بابا اور بھائی کے ساتھ کافی سیلیبریٹ کیا تھا اور شام میں اس نے

اپنے جتنے بھی ہائی سوسائٹی کے فرینڈز تھے ان سب کو انوائٹ کیا ہوا تھا

اس کے ساتھ کھڑی باتیں ہی کر رہی تھی کہ رہاء کے موبائل پر اس کی انٹی

کی کول ارہی تھی اس نے کال اٹھائے تو انہوں نے اسے گھرانے کا کہا۔

اچھا ماہا مجھے جانا ہو گا انٹی مجھے بلارہی ہیں گھر۔

اچھا صحیح پر تم اج اکیلی نہیں جاؤ گی سعد بھائی تمہیں چھوڑنے جائیں گے ماہا

نے فکر مند ہوتے ہوئے اسے کہا تو رہا نے ہاں میں سر ہلایا اور وہیں سے ماہا

نے سعد کو اواز دی اور اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں

سعد رہا کو لے کر اس کے گھر کی طرف نکل گیا



ہاتیل نے عادل کو بتا دیا تھا کہ وہ شام کو تھوڑا لیٹ ہو جائے گا اور وہ رہا کی

آنٹی کے بلانے پر رہا کے گھر پہ موجود تھا

وہ رہا کے گھر پہ پہنچا تو اس کی آنٹی اس کا انتظار کر رہی تھی

اس نے حال میں داخل ہوتے ہوئے اسلام کیا۔

وعلیکم السلام بیٹا او او نور بیگم نے اسے اندر بلاتے ہوئے کہا

کیسے ہو بیٹا۔

جی بہتر ہوں اللہ کا شکر ہے آپ کیسی ہیں

الحمد للہ بیٹا میں ٹھیک ہوں اور بتاؤ کیسا جا رہا ہے تمہارا کام

جی میڈم جی صحیح جا رہا ہے

بیٹا تم بیٹھو میں رہا کو کال کرتی ہوں میں آنے سے بتایا بھی تھا کہ تم آنے

والے ہو مگر اج اس کی بچپن کی دوست کی سا لگرہ تھی تو وہ اسی کی سا لگرہ پر

گئی ہوئی ہے نور بیگم نے کال ملاتے کہا۔

میڈم جی اگر وہ مصروف ہیں تو اپ انہیں زحمت مت دیں

نہیں نہیں بیٹا اس نے مجھے کہا تھا کہ جب تم او تو میں اسے بتادوں

اور یہاں ہانہیل کا دل رہا کا نام سنتے ہوئے زور سے دھک دھک کرنے لگا

تھا ج اس کا محبوب اس کے روبرو اس سے بات کرنے والا تھا

ان کے بیچ کبھی صحیح سے بات نہیں ہوئی تھی ہانہیل تو یہ سوچ رہا تھا کہ وہ

کیا بولے گا کیا کہے گا وہ دل ہی دل میں خود کو تیار کر رہا تھا رہا سے بات کرنے کے لیے

اتنی ہی دیر میں رہا سعد کے ساتھ اتی ہوئی اسے نظر آئی

ارے وہ دیکھوا گئی رہا نور بیگم نے دروازے کی طرف دیکھتے کہا

ہا بیل ان کو دیکھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تو سعد اس کی طرف آیا

سلام کیا اور اپنا ہاتھ اس سے ملانے کے لیے بڑھایا جو ہا بیل نے سلام کا
جواب دیتے ہوئے تھام لیا

تو کیا نام ہے آپ کا سعد نے اس کیساتھ والی کر سی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

جی میرا نام ہا بیل ہے

ہا بیل آپ کا میں بہت شکر گزار ہوں آپ نے میری ہونے والی بیوی کی

حفاظت کی اپ نہ ہوتے تو نہ جانے کیا ہو جاتا آپ کا بہت بہت شکریہ

یہ بات سنی تھی کہ ہانیل کا تو دل ہی بند ہونے والا تھا اس نے اور کوئی

بات سنی نہیں تھی کے کانوں میں بس ایک ہی آواز گونج رہی تھی کہ ہونے
۔۔۔ والی بیوی۔

کیا اس کی محبت اتنی کمزور تھی کہ وہ کسی اور کے نام ہونے جا رہی تھی

ہانیل کے چہرے کی مسکراہٹ جو تھی پہلے انہیں دیکھتے ہوئے وہ اب ختم ہو

چکی تھی اس نے خود کو سنبھال نور بیگم کی طرف دیکھا اور کہا مجھے اجازت
دیں مجھے جانا ہو گا

ارے بیٹا کہاں جانا ہو گار کو تمہیں چائے پر بلایا ہے اور چائے پیے بنا ہی جانا

چاہتے ہوا بھی چائے ملازمہ لے کے اتی ہوگی

نور بیگم ہابل کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ چکی تھی اور شاطرانہ

انداز

میں مسکرا بھی رہی تھی اب انہیں یقین ہو چکا تھا کہ ہابیل رہا کو چاہتا ہے

جب کہ رہا اس کی کچھ باتیں یاد کرتے ہوئے آج پہلی بار اسے دیکھ رہی
تھی

اور اسے مانا پڑا کے وہ سعد سے زیادہ ہیند سم ہے نا جانے کیوں پر وہ اسکا

مقابلہ سعد سے کر رہی تھی پھر وہ اپنی انٹی کے پاس سے اٹھی اور کھڑے

ہوتے بولی تمہارا بہت بہت شکریہ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں
گی جو



تم نے میرے لیے کیا تھینک یو سوچ

انٹی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں آرام کرنے بہت تھک گئی ہوں وہ یہ

کہتے ہوئے اوپر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی جبکہ ہانپیل اس کے جاتے اس
کے پیچھے دور تک اسے دیکھ رہا تھا

اس کا دھیان تب اس طرف گیا جب سعد نے کہا کہ وہ بھی اب جا رہا ہے

کیونکہ اس نے ماہا کو بھی پک کر کے گھر جانا تھا تو اس نے جانا مناسب سمجھا
اور پھر وہ اللہ حافظ کہتا ہوا نکل گیا

ہاتیل سعد کو جاتا ہوا دیکھ کر خود بھی جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا نئی اب

مجھے بھی جانا چاہیے کافی دیر ہو رہی ہے۔ جب ہی سامنے سے ملازمہ چائے
لاتے ہوئے دیکھی

بیٹا دیکھو چائے اچکی ہے اب پی کر جاؤ

ہاتیل ہاں میں سر ہلاتے ہوئے دوبارہ سے بیٹھ گیا

ہاتیل نے ایک سپ چائے کی لی اور پھر سے اٹھ گیا تو نور بیگم نے اسے
مخاطب کیا

دیکھو میں جانتی ہوں کہ تمہیں اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے تم رہا کو پسند

کرتے ہو یہ بات میں جانتی ہوں۔ وہ اب اپنی مطلب کی بات پر رائی تھی
جس بات کے لیے انہوں نے ہاتیل کو اپنے گھر بلایا تھا

ہاتیل نے حیران ہوتے ہوئے نور بیگم کی طرف دیکھا جیسے وہ کیسے اس کے
دل کے حالات کو جان گئی

ایسے حیران ہو کر مت دیکھو مجھے۔ میں پہلے دن سے جانتی ہوں۔
اور تمہاری

انکھوں میں رہاء کے لیے چاہت میں پہلے دن سے دیکھ چکی ہوں رہاء کو پانا

چاہتے ہو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں مگر اس کے بدلے میں تمہیں بھی
میری مدد کرنی ہوگی

وہ چائے کے کپ کے اپر چاروں طرف اپنی شہادت کی انگلی کو گول گھماتے
ہوئے شاطر انداز میں بولی

چار دن بعد رہاء کی شادی ہونے والی ہے تمہارے پاس موقع ہے اس سے
فائدہ

اٹھا سکتے ہو۔ اب اگے تمہاری مرضی وہ آرام سے کہتی ہوئی چاہیے کے کپ
سے ایک سپ لیتے بولی اور کپ کو دوبارہ میز پر رکھتے ہوئے صوفے سے
ٹیک

لگا کر بیٹھتے غور سے ہابیل کو دیکھنے لگی جسے جاننے کی کوشش کر رہی ہوں
کہ اس کی دماغ میں کیا چل رہا ہے

آپ میری مدد کیوں کر ناچاہتی ہیں اس کے پیچھے آپ کا کیا فائدہ ہے

تمہیں میں سب کچھ بتاؤں گی مگر تب جب تم میری مدد کرنے کے لیے تیار
ہو

جاؤ گے ورنہ تمہاری مرضی چار دن بعد تو اس کی شادی ہو جائے گی اور جو
میرا

مطلب ہے وہ ایسے نہ تو کسی اور طریقے سے پورا کر سکتی ہوں تم نہ تو کوئی

اور صحیح۔ اچھے سے سوچ لو اور سوچ کر مجھے کال پر بتا دینا پھر اگے کیا کرنا
ہے

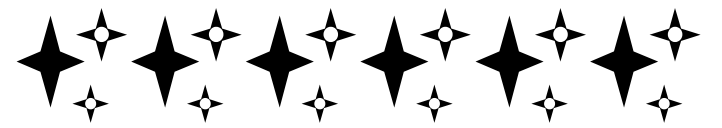
وہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو تمہیں تمہاری محبت مل جائے گی اگر تم اسے پانا

چاہتے ہو تو ورنہ تمہاری مرضی۔ وہ یہ کہتی ہوئی اٹھ کر اپنے کمرے کی
طرف

چلی گئی اور ان کے انداز سے ایسا لگا تھا جیسے کہہ رہی ہوں کہ اب تم بھی جا
سکتے ہو

ان کے جاتے ہی ہاتھیل بھی وہاں سے اٹھا اور اہستہ اہستہ قدم لیتے ہوئے ان

کے گھر سے باہر اگیا نور بیگم نے جو اس سے باتیں کی تھی وہ سب باتیں اس
کے دماغ میں گھوم رہے تھے



رہا اور سعد کے نکلتے ہی ماہا کو سامنے سے عادل اتنا ہوا نظر آیا

عادل ان کی شان و شوکت دیکھ کر حیران تھا ہر طرف لائٹس اور
خوبصورت سی ڈیکوریشن کی گئی تھی

اور اس پارٹی میں زیادہ تر تعداد لڑکیوں کی ہی تھی لڑکے کم ہی نظر آ رہے
تھے

عادل نے جب ماہا کو دیکھا تو آنکھ جھپکانا ہی بھول گیا وہ لونگ میکسی میں اسے
بس خوابوں میں آنے والی ہو رہی تھی۔ پھر اس نے ماہا کی طرف اپنے قدم
بڑھائے۔

ماہا نے عادل کو اپنی طرف اتے ہوئے دیکھا تو اس نے بس اسے دیکھ کر نظر
انداز کیا

عادل کو اج پہلی بار ایسا لگا جیسے وہ ماہا سے نہیں کسی اور سے ملنے آیا ہے کیونکہ وہ خود کو یہاں بہت اجنبی محسوس کر رہا تھا

ہیپی برتھ ڈے ماہا۔۔۔ عادل اس کے پاس جاتے ہوئے بولا

ماہا نے اسے دیکھ کر تھینک یو کہا اور اپنے دوستوں سے بات کرنے لگی

پھر عادل نے آگے بڑھ کر ماہا سے کہا ماہا دھر سائنڈ پر آؤ مجھے آپ سے کچھ

بات کرنی ہے۔ ماہا اپنی دوستوں سے ایک منٹ کہتی ہوئی عادل کی طرف
آئی

ہاں بولو

اپ ایسا کیوں کر رہی ہو

عادل میں کیا کر رہی ہوں پلیز مجھے بتانا پسند کرو گے



ماہانے ذرا تیز انداز میں کہا

مجھے نظر انداز کر رہی ہیں مانتا ہوں غلطی ہو گئی اور اس کے لیے میں اپ
سے معافی بھی مانگتا ہوں

اور سب سے بڑی بات میں اپ سے محبت کرتا ہوں

میں اپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں پاک رشتے میں اپ کو اپنے ساتھ باندھنا
چاہتا ہوں

ایک منٹ ایک منٹ کیا کہا تم نے شادی پلیز یہ سب جو تم نے ابھی کہا

ایک بار پھر لاؤ ڈاؤں میں سب کے سامنے کہنا۔

سب ویسے ہی عادل اور ماہا کی طرف دیکھ رہے تھے کہ یہ کون لڑکا ہے جس

سے ماہا بات کر رہی ہے کیونکہ عادل کا حلیہ ان جیسا بالکل نہیں تھا عادل
بالکل

سادہ بلیک شلوار قمیض میں تھا کافی لڑکیاں اسے دیکھ کر اس سے امپریس
بھی ہو

رہی تھی عادل دکنے میں کافی ہینڈ سم تھا اور سب سے خاص چیز اس کی
انکھیں تھیں

عادل کی انکھیں کافی پرکشش تھیں مغرور سی ناک رنگ نہ ہی بہت زیادہ

گورا تھا اور نہ ہی سانولا تھا پر کافی پرکشش تھا اس لیے ہی ہر لڑکی ایک بار

ضرور اس پر ایک نظر ڈالتی تھی ماہا کی دوستے تو کچھ کہہ رہی تھی شاید یہ ماہا کا
بوائے فرینڈ ہے

ہیلو ہیلو ہیلو ایوری ون سنو میری بات ماہانے تالی بجاتے ہوئے سب کو اکٹھا
کرنا چاہا

یہ ہے عادل صاحب یہ اپ سب کے سامنے کچھ کہنا چاہتے ہیں ماہانے سب
کو

اکٹھا کرتے ہوئے اسے بولنے کا اشارہ کیا

جبکہ عادل ذرا گھبرا بھی رہا تھا کہ وہ اتنے سارے لوگوں میں اپنی محبت کا
اظہار

کیسے کریں مگر مایانے اس کی محبت پر یقین کرنے کی شرط بھی تو یہی

رکھی تھی کے وہ سب کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرے تو ہی وہ اسکی
محبت پر یقین کرے گی

ہاں تو عادل صاحب اب بولو کیا کہنا چاہ رہے تھے تم۔ ماہانے اسے چوپ

کھڑے دیکھ تو عادل کے سامنے اتے ہوئے بولی۔

عادل نے اپنے اگے پیچھے دیکھا جہاں اس کی سب دوستیں اسے ہی دیکھ رہی

تھی پھر اس نے اپنا گلا تر کرتے ہوئے ماہا کی طرف دیکھا اور بولنا شروع ہوا

ماہا۔۔۔ اس نے بس اتنا بولا اور چپ ہو گیا کیونکہ آج اسے ماہا کا انداز کچھ
صحیح نہیں لگ رہا تھا

ہاں عادل بولوسن رہے ہیں ہم سب اس نے ذرا اتراتے ہوئے سب کو دیکھ کر کہا

عادل نے سب کی طرف ایک نظر دوڑائی اور پھر بولنا شروع ہوا۔

اپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں ماہاسے بے انتہا محبت کرنے لگا ہوں یہ بات

میں ماہاسے بھی کہنا چاہوں گا کہ ماہاپ جب سے میری زندگی میں آئے ہیں

مجھے اپ کے سوا کچھ اور اچھا ہی نہیں لگتا نہ جانے کب کیسے میں اپ سے محبت کر بیٹھا ہوں

سب اسے سن رہے تھے انہیں شاید یہ لگا کہ ابھی ماہا اس کی محبت

قبول کر لے گی اور وہ سب ان کے لیے تالیاں بجائیں گے مگر ایسا

کچھ نہ ہوا اب سب ماہا کی طرف دیکھ رہے تھے کہ وہ کیا جواب دیتی ہے
عادل

کی محبت کا۔۔ پھر ماہا بولی ہاں تو سونا پ سب نے جو یہ صاحب کہہ رہے ہیں

اصل میں۔ میں اسے صحیح سے جانتی تک نہیں اور یہ جو ہے اپنی محبت کے
قصیدے سنارہا ہے یہاں کھڑے ہو کر

او۔۔ مسٹر بات سنو۔

ماہازرا اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولی

تم سے ذرا ہنس کر بات کیا کر لی تم تو پیچھے ہی پڑ گئے میرے

ماہانے کافی مغرور انداز میں اسے کہا

اپ سب جانتے ہیں کہ اس کی اوقات کیا ہے یہ ایک معمولی سا مکیٹک ہے

لوگوں کی گاڑیاں سہی کر کے اپنا گزارا کرتا ہے اور دیکھو تو سہی خواب کس کے

دیکھ رہا ہے۔ میرے۔ مطلب ماہا خان کے۔۔ کم سے کم تم اپنی اوقات دیکھ کر

ہی بات کر لیتے ہیں مگر وہ کیا ہے نا تم جیسے میڈل کلاس لوگوں کا مسئلہ کیا ہے

ان سے زرا باتیں کر لو۔ یہ تو پیچھے ہی پڑ جاتے ہیں۔۔ جیسے ہی میر پارٹی

دیکھی نہیں اور لگ گئے اس کے پیچھے۔ تمہیں کیا لگا تم جیسا انسان

جس کی اوقات دو کوڑی کی نہیں میں اس سے محبت کروں گی

ماہا کے جو منہ میں ارہا تھا وہ بولے جارہی تھی اور دوسری طرف

عادل تو بوت بنا کھڑا تھا جیسے کسی نے اس کے جسم سے اس کی روح نکال لی

ہو یہ کون تھی یہ تو اس کی ماہان تھی جس سے اس نے محبت کی تھی یہ

کون سا روپ تھا اس کا جو اس کے سامنے آیا تھا وہ تو اپنی جگہ سے ہل تک
نہیں پایا تھا

ماہا کی باتیں اس کے دل کو چھنی کر گئی تھی اج وہ محبت کے ہاتھوں زخمی ہو
گیا

تھا اس کا اندر سے سانس تک بند ہو رہا تھا وہ نہ جانے کیسے کھڑا ماہا کی باتیں

سن رہا تھا ماہانے عادل کو بس اپنی ہی طرف دیکھتے ہوئے پایا تو بولی۔

اب تم نکلو گے یا تمہیں دھکے دیے کر یہاں سے نکلواؤں ماہانے اسے باہر
کی طرف جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

عادل اپنا سانس کھچتے ہوئے بس یہ بولا۔



یہ سب کیوں کیا۔

تب ہی ماما نے واچ مین کو آواز دی کہ اسے باہر نکلے۔

پھر واچ مین آیا اور عادل کے بازو سے پکڑتے ہوئے گیٹ کی طرف لے
جانے لگا۔

جب کے عادل اب تک ماہا کو ہی جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا وچ مین ایسے اسے
لے جا رہا تھا جیسے کسی بے جان چیز کو لے جا رہا ہو۔

پھر ماہا نے اس کے دل پر ایک اور وار کرنے کے لے۔ وچ مین کو کہار و کو۔

اور پھر ماہا اس کے پاس آئی اور اس کے ذرا کان کے پاس ہوتے ہوئے بولی

بتاؤں یہ سب کیوں کیا۔ تم میری پسند کبھی نہیں تھے

یاد ہے تم نے کتنے مغرور انداز میں میرے بھائی کو نیچا دکھایا تھا بس اس کا ہی
تم سے بدلا لے رہی تھی

سوچا کہ جاتے ہوئے بتادوں کہی پھر کوئی بہانہ بنا کر نا آ جاؤ پوچھنے میں تمہیں اب کبھی نہیں دیکھنا چاہتی۔

ماہا۔ اپ اب تسر جاؤ گی دکھنے کو مجھے۔ عادل نے درد بھرے انداز میں کہا اور وچ مین سے اپنا ہاتھ چھو اتا باہر کی طرف نکل گیا

ماہا کی ایک دوست اس کی طرف آتے ہوئے بولی۔

ماہا تمہیں اس طرح نہیں بولنا چاہیے تھا تم اسے ویسے ہی نہ کر سکتی تھی

اب تم مجھے بتاؤ گی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں۔

ریا تم غصہ تو مت کرو میں بس ویسے ہی بول رہی تھی۔

اتنے میں ان کا وچ مین ان کی طرف دوڑتا ہوا آیا۔

بی جی بی جی وہ ابھی جو لڑکا گیا ہے اس کا بار روڈ پر ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے

وچ مین روڈتا ہوا اس کی طرف ا کے بولا۔

ماہا کے دماغ میں عادل کے آخری الفاظ گونجے۔

آپ اب ترس جاؤ گی دیکھنے کو۔۔۔

رہا ماہا کے گھر آئی ہوئی تھی کیونکہ ماہا اس کے کسی بھی میسج اور کال کا کوئی

جواب نہیں دے رہی تھی تب ہی ماہا کی والدہ نے بھی رہاء کو کال کر کے
بلا یا تھا

کہ وہ کل سے کمرہ بن کیے بیٹھی ہے نہ کچھ کھا رہی اور نہ ہی کچھ پی

رہی ہے نہ ہی کسی سے بات کر رہی ہے نہ جانے اسے کیا ہو گیا ہے۔

انٹی اپ فکر نہ کریں میں ماہا سے بات کرتی ہوں انہیں تسلی دیتی ہوئی ماہا کے
کمرے کی طرف چلی گئی

رہاء نے ناک کیا تو ماہا نے اگے سے کوئی جواب نہ دیا پھر دوبارہ نوک کیا تو ماہا
بولی۔ مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی پلیر جاؤ

ماہا کیا ہو گیا ہے تمہیں دروازہ کھولو میں ہوں رہا پلینز دروازہ کھولو۔

ایک بار بتاؤ تو سہی کیوں سب کو پریشان کر رہی ہو

رہا نے جب اسے کہا تو ماہا نے دروازہ کھول دیا

رہا ماہا کی حالت دیکھ کر دنگ رہ گئی انکھیں رو رو کر سو جی ہوئی تھی بال

بکھرے ہوئے کمرے کی حالت بھی کچھ صحیح نہیں تھی رہا فکر مند ہوتی ہوئی اس کی طرف بڑی اور پوچھا۔

ہے ماہا تم نے یہ کیا اپنی حالت بنائی ہوئی ہے رہا اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں تم بتاؤ کیوں انی ہو ماہانے کہا۔

رہاء گے بڑی اور اسے کاندھر سے پکڑتے ہوئے بولی ادھر دیکھو میری
طرف بتاؤ کیا ہوا ہے یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے بتاؤ ماہا کیا ہوا

پہلے رہاء سے کبھی بھی ماہانے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی جس لہجے میں
وہ آج بولی تھی۔

رہاء اسے پکڑتے ہوئے بیڈ کے پاس لائی اور بیڈ پہ بٹھاتے ہوئے خود اس
کے

ساتھ بیٹھی اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔ ماہامیری طرف
دیکھو

بتاؤ کیا ہوا ہے۔

ماہا آنکھوں میں آنسو لیتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔



رہا۔

ہاں بولو ماہا میں سن رہی ہوں۔ رہا ماہا کی طرف دیکھتے ہوئے ہاں میں سر
ہلاتی بولی

رہا میں نے کسی۔ میں نے کسی کے دل کو بہت دکھا دیا ہے مجھ سے گناہ ہو
گیا

ہے وہ تھوڑا روکتے بولی۔

کیسا گناہ رہا نے اس سے پوچھا۔

رہا میں نے جانتے بوجھتے ہوئے کسی کو ہرٹ کیا ہے تب مجھے بس بہت
غصہ تھا

میں نے کسی کے دل کو توڑ دیا ہے پھر ماہانے عادل سے ہوئی ملاقات سے
لے

کراہیڈ تک ہوئی بات کارہاء کو بتا دیا

رہا مجھے سکون نہیں مل رہا پلینز پلینز تم مجھے اس کا پتہ کر کے بتادو تم اس کے بارے میں کہیں سے بھی معلوم کر کے مجھے بتادو اگر اس سے کچھ ہو گیا میں

مر جاؤں گی رہا وہ پاگلوں کی طرح بول رہی تھی

ریلیکس ریلیکس ماہار ریلیکس رہا ماہا کو گلے لگاتے ہوئے بولی میں پتہ کروں گی
تم

ٹینشن مت لو اور اپنا حلیہ صحیح کرو انٹی کب سے پوچھے جا رہی ہیں کتنی ٹینشن

میں ہے وہ تمہیں اندازہ بھی ہے ماہا تم نے کیا حرکت کی ہے کیا جواب دو گی

انہیں کیا کہو گی اب کیوں ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو تم۔

راہ میں کیسے خود کو نار مل کرو تم بتاؤ میں کیسے کروں میں نے جو کیا ہے کیا وہ

قابل معافی ہے میں نے اس کا دل توڑ دیا یہ بات میں سے اکیلے میں بھی کہہ

سکتی تھی اسے اکیلے میں بھی بتا سکتی تھی مگر میں نے اسے سب کے سامنے

بہت

بے عزت کیا مجھے نہیں پتہ وہ کس حالت میں ہے پلیز تم کچھ کرو اس کا مجھے

پتہ کر کے بتاؤ تم تو جانتی ہو نا اس کے بھائی کو تم نے کہا تھا کہ اس کے بھائی

نے تمہیں بچایا تھا تو پلیز تم مجھے اس سے پوچھ کے بتاؤ وہ ٹھیک تو ہے نا

ماہا کیا تم اس سے پیار کرتی ہو۔ رہا نے پر سوچتے ہوئے کہا۔

رہا مجھے نہیں پتا مگر جب سے اس کے ایکسیڈنٹ کا پتہ چلا ہے میں بہت بے سکون ہوں

وہ بہت محبت کرتا ہے رہا مجھ سے۔ اور مجھے یہ اُس کے دور ہوتے مجھے پتہ چلا

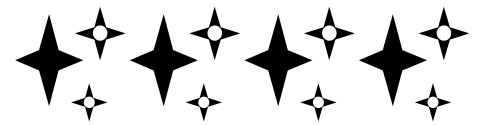
میں تو اس کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہے سکتی اب اس کی محبت کی آدی ہو چکی ہوں میں۔

مگر ماہا کو کیا پتہ تھا یہ تو ابھی ہجر جدائی کی شروعات تھی

تم ریلیکس ہو جاؤ تم اپنا حلیہ صحیح کرو میں پتہ کرتی ہوں اسے کچھ نہیں ہوا
ہوگا

ٹھیک ہے اور سب کچھ چھوڑو اور سب کے ساتھ نارمل رہو اگر تمہاری یہی

حالت رہی تو انٹی انکل کو شک ہو جائے گا تم پہ سمجھ رہی ہو میری بات کو
رہا اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو ماہانے ہاں میں سر لایا۔



ہاتیل عادل کو ایک دن کے بعد ہاسپٹل سے گھر لے کر آیا تھا

عادل کو اس کے سر اور پاؤں میں چوٹائی تھی چوٹ زیادہ نہ تھی مگر پھر

بھی ہاسپٹل والوں نے اسے ایک دن کے لیے ایڈمٹ کر لیا تھا اب وہ ہاتیل

کا



سہارا لیتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوا تھا

ہاتیل اسے سہارا دیتے ہوئے اس کے بیڈ کی طرف اسے لے آیا تھا اور پیچھے

ان کے حیدر کچھ فائلز اور کچھ دوائیاں اٹھائے ان دونوں کے پیچھے پیچھے تھا

ہاتیل اسے بیڈ پر آرام سے لٹاتے ہوئے پیچھے حیدر کی طرف مڑا اور اس سے
دوائیاں لے کر سائیڈ میز پر رکھ دی

پھر کچھ پیسے نکالتے ہوئے حیدر کی طرف بڑھائے اور بولا۔ یہ لو اور جاؤ جا

کے چکن لے کے او اس کے لیے سوپ بنانا ہو گا۔ حیدر ہاں میں سر ہلاتا ہوا
باہر چلا گیا چکن لینے کے لیے۔

ہاتیل اس کے سامنے والے ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے غور سے دیکھنے لگا

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں اپ بھائی۔

دیکھ رہا ہوں تم کب سے باتیں چھپانے لگے مجھ سے۔

یہ بات سنتے ہی عادل ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

بھائی سچ میں بہت درد ہونے لگا ہے سر میں عادل نے اس کی بات ٹالنے کی کوشش کی۔

عادل میری بات کا جواب دو ہابیل ذرا سیریس ہوتے ہوئے بولا۔

کیا سننا چاہتے ہیں اپ عادل نے ہابیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہی جو تم نے مجھ سے چھپایا ہے۔

بھائی وہ آپ اس بات کو رہنے دے اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

عادل تم بتا رہے ہو کہ نہیں ہا بیل نے زرا سخت انداز میں کہا۔

بھائی وہ ایک لڑکی ہے وہ جو اس دن ہماری دوکان پر امی تھی اس کی دوست

ہے اس نے اپنے بھائی کی ہار کا بدلہ لینے کے لیے میرے ساتھ بات کی

محبت

کرنے کا ڈرامہ کیا جب میں نے اپنی محبت کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ وہ

کیسے یقین کریں کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں نے کہا کہ میں کیسے

یقین دلاؤں اس نے کہا کہ اس کی سا لگرہ والے دن میں اسے سب کے

سامنے

محبت کا اظہار کروں جب میں نے اس سے محبت کا اظہار کیا تو اس نے اپنے

سب دوستوں کے سامنے مجھے بے عزت کیا میری غربت کا مذاق اڑا دیا

والوں

کے سامنے مجھے ذلیل کیا۔ میری محبت میری چاہت اس نے میرے

منہ پہ ماری۔ اور کیوں ماری پتا ہے اپ کو کیونکہ ہم مڈل کلاس غریب ہیں

ان کے معیار کے نہیں ہے مگر کیا محبت معیار دیکھ کے کی جاتی ہے

میں اپ کو وہ الفاظ بول کر نہیں بتا سکتا جو اس نے میرے لیے استعمال کیے ہیں عادل کی آنکھیں بھرائی تھیں یہ سب کچھ بتاتے ہوئے۔

مجھے بس اتنا بتاؤ وہ کہاں ہتی ہے محبت کرتا ہے تو اس سے تو وہ تیرے ہی ہو گئی

یہ تیرے اس بھائی کا واحد ہے بتا تجھے چاہیے وہ میں اس کے گھر جاؤں گا جو

ہو گا وہ کروں گا مگر وہ لڑکی تیری ہی ہو گئی۔

نہیں بھائی اپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے میں اس اپنے دل سے نکال

دوں گا جس کے دل میں میرے لیے عزت مان محبت نہیں اسے میں اپنے
دل

میں رکھ کے کیا کروں گا اپ فکر نہ کریں میں ٹھیک ہوں

عادل یہ سب کچھ جس دل سے بول رہا تھا وہ بس اسے ہی پتہ تھا کہیں نہ

کہیں اسے یہ بھی لگ رہا تھا کہ ماہا بھی اسے چاہتی ہے کبھی بھی کوئی لڑکی

ایسے ہی کسی کے قریب نہیں جاسکتی جیسے وہ اس کے قریب آئی تھی اور اس

نے سوچا ہوا تھا کہ جو کرنا ہے اس نے خود کرنا ہے اس نے کھود اپنے دل کے گنہگار کو خود سزا دینی ہے۔

حیدر باہر سے سامان لے کر اگیا تھا ہانپیل اس کے پاس سے اٹھتا ہوا بولا چل

ٹھیک ہے تو آرام کر جب تک میں تیرے لیے سوپ بناتا ہوں۔

عادل ہاں میں سر ہلاتا ہوا انکھیں موند کر لیٹ گیا اور ہانپیل اس کے لیے سوپ بنانے کچن کی طرف چلا جائے۔



ہائیل کے موبائل پر کسی ان نون نمبر سے کال ارہی تھی اس نے انجان نمبر
کو دیکھتے ہوئے کال اٹھائی۔

ہیلو کون۔

السلام علیکم میں رہا بات کر رہی ہوں کیا اپ ہائیل بات کر رہے ہیں

رہا کا نام سنتے ہی ہائیل کا تو جیسے دل باغ باغ ہو گیا تھا۔

جی۔ جی جی میڈم میں ہائیل ہی بات کر رہا ہوں جی بولیں اپ۔ ہائیل ذرا

حیران اور اٹکتے ہوئے بولا۔

ہاں تم کیسے ہو۔

جی میڈم میں بالکل ٹھیک ہوں اپ کیسی ہیں۔

میں بھی ٹھیک ہوں وہ میں نے سنا تھا کہ تمہارے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے تو

میں نے سوچا کہ تمہیں کال کر کے اس کی خیریت ہی معلوم کر لوں اب کیسا ہے تمہارا بھائی۔

جی اب وہ بہتر ہے بس کچھ چوٹیں آئی ہیں اس سے مگر اب وہ بہتر ہے۔

اچھا صحیح اللہ تمہارے بھائی کو جلدی صحت یاب کرے۔ چلو میں کال رکھتی ہوں

اللہ حافظ رہا نے مطلب کی بات پتہ چلتے ہی جلدی سے کال کٹ کر دی

اور پھر یہ خبر ماہاتک پہنچادی کہ وہ ٹھیک ہے اسے زیادہ چوٹ نہیں آئی۔

اور دوسری طرف تو ہاتیل پھولے نہیں سمارہا تھا کہ اس کی محبت نے اس سے

پہلی بھر کال پہ بات کی تھی اس نے جلدی سے رہا کا نمبر سیو کر لیا۔

اور پھر ہاتیل نے اب سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے وہ اپنی محبت کے بنا

نہیں رہ سکتا تھا اسے حاصل کرنے کا راستہ غلط تھا مگر اس کے ارادے غلط
نہیں

تھی وہ کسی بھی قیمت پر اپنی محبت کو کھونا نہیں چاہتا تھا اور یہ سوچتے ہوئے
اس

نے نور بیگم کو کال کی اور کہا کہ اسے ان کی شرط منظور ہے

Zubi Novels Zone



رہاء کے گھر پر رہاء کی شادی کی تیاریاں زور و شور پڑ تھی ہر طرف گھر کو سجا
دیا گیا تھا

شادی کا انویٹیشن بھی سب کو بھجوا دیا گیا تھا نور بیگم یہ سب تیاریاں دیکھتی ہوئی

دھماسا مسکرائیں اور موبائل پر کسی کو کال کرنے لگے۔

کل تمہیں اسے پار لڑ سے پک کرنا ہے اور جب تک میں نہ کہوں تب تک تم

اسے گھر نہیں لے کر آؤ گے سمجھ گے میری بات وہ یہ بات کہتی ہوئی کال
کٹ کر چکی تھی

اور پھر رہا کے کمرے کی طرف بڑھی اس کے کمرے کے پاس جاتے ہوئے

انہوں نے ناک کیارہاء کے جواب ملتے ہی وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی

ہے اس وقت موبائل پر مصروف تھی انہیں دیکھتے ہی صحیح سر ہو کر بیٹھی۔

نور بیگم اس کے پاس جاتے ہوئے اس پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

دیکھو بیٹا تم دیکھتے ہی دیکھتے کتنی بڑی ہو گئی اور دیکھو کل تمہاری شادی ہے اور

تم اپنے گھر کی ہو جاؤ گی مجھے پتہ ہے یہ بہت مشکل ہے اس وقت میں اپنے

ماں باپ کی بہت یاد آرہی ہوگی مگر ہم بھی تو تمہارے ماں باپ کی جگہ ہیں

وہ

دنیا میں ہوتے تو شاید آج وہ بہت خوش ہوتے ہیں کہ ان کی بیٹی اپنے گھر کی

ہونے جارہی ہے بیٹا بس میں تمہیں ایک ہی بات کہوں گی ہمارا سر کبھی
بھی

جھکنے مت دینا تمہارے انکل میں بہت مان سی تمہاری شادی سے کی ہے وہ
تمہیں

کتنا چاہتے ہیں وہ تم جانتی ہو سسرال جا کر اُس گھر کو بالکل اس گھر کی طرح

ہی اباد کر دینا۔ اور یہ ہیلپ پہلے بھی تمہارا تھا اور بعد میں تمہارا ہی رہے گا

جب چاہے کما سکتی ہو اور اس کے ساتھ میں پیار کرتے ہوئے بولی اور پھر کہا

میں نے تمہارا پولر میں اپوائنٹمنٹ لے لیا ہے کل ٹائم سے چلے جانا ٹھیک

ہے رہا نے ان کی بات پر ہاں میں سر ہلادیا پھر نور بیگم اس کے کمرے سے
باہر نکل گئی

اور اس کے دروازے کے بار کھڑے ہوتے ہوئے شادرا نہ انداز میں
مسکرائی

انہیں اب کل کا انتظار تھا اور پھر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔



دیکھتے ہی دیکھتے کل بھی اچکی تھی رہا نے تیار ہونے کے بعد اپ نے
ڈرائیور

کو کال کی اور اسے کہا کہ وہ اسے پولر سے پک کر لیں اب رہا کو سیدھا
شادی

ہال کی طرف نکلنا تھا جہاں سب اس کا انتظار کر رہے تھے

کچھ ہی دیر میں ڈرائیور اس کا باہر اسے کے لیے اچکا تھا

کو گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولے کہ چلو خان بابا فراہ کی بات سنتے ہی خان بابا

نے گاڑیاں سٹارٹ کی اور ہال کی طرف لیے لی۔

ابھی ان کی گاڑی ادھی ہی راستے میں پہنچی تھی کہ کسی نے ان کی گاڑی کے

اگے ایک اور گاڑی اکھڑی کی خان بابا اسے باہر نکلنے سے سختی سے منع کیا

اس

گاڑی سے دو لوگ نکلے اور ان کی گاڑی کی طرف آئے انہوں نے خان بابا کو

باہر نکلنے کا کہاں رہا تو پہلے ہی ہوئے حادثے سے ڈری ہوئی تھی اس نے

جلدی سے اپنے فون پر اپنے انکل کو کال کرنا چاہی۔

پر ڈر کے مارے اس سے کچھ ہو ہی نہیں پارہا تھا انکل کو کال کی مگر

اگے سے کوئی جاب نہ پاتے ہوئے وہ گاڑی سے فوراً باہر نکلی اور روڈ سے نیچے اترتے ہوئے بھاگنے لگی۔

اس کے پیچھے ہی وہ لوگ بھی لگ گئے۔ اور رہا ان سے ڈرتے ہوئے صرف اگے بھاگے جا رہی تھی

اسے یہی لگا کہ یہ وہی لڑکے ہیں شاید جو اسے پہلے بھی اٹھا کر لے گئے تھے

ان لوگوں نے اسے دور جاتے ہوئے دیکھا تو کسی کو کال کی اور پھر وہیں سے وہ واپس ہو گئے جیسے ان کا مقصد صرف اسے ڈرانا ہی تھا

رہا پانگلوں کی طرح بھاگتے ہوئے ایک سنسان سے علاقے میں اچکی تھی وہ جیسے

ہی اگے بھاگی تو کسی سے ٹکرائی اور زور سے چلانے لگی بچا بچاؤ۔

یہ اتنی ساری شاپنگ کس لیے کر کے آئے ہیں آپ۔ عادل نے ہانپیل کو بہت سے شوپنگ بیگ اٹھائے ہوئے آتے دیکھ کر کہا۔

بتاتا ہوں تجھے بتاتا ہوں سب بتاتا ہوں وہ کیا ہے نا تیرے بھائی کی شادی ہو رہی ہے تو شادی میں اتنی شاپنگ تو ہوتی ہے

کیا ہو گیا بھائی صبح صبح اپ نے کچھ کھاپی لیا ہے الٹا سیدھا۔

کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کھایا جو حقیقت ہے وہی بتا رہا ہوں یہ دیکھو یہ تمہارا سوٹ لے کے آیا ہوں اور یہ حیدر کا۔

ہا بیل اسے اپنی کی ہوئی شاپنگ دکھا رہا تھا۔

اور بھائی یہ لڑکیوں کے کپڑے کس لیے ہمارے گھر میں تو کوئی لڑکی نہیں اور نہ ہی ہم تینوں میں سے کسی کو لڑکیوں کے کپڑے پہننے کا شوق ہے تو یہ اپ کس کے لیے لے کے آئے ہیں۔

عادل عادل عادل میرے بھائی 'تیری بات گدھے کی لات' دونوں ایک ہی ہیں

ہاتیل اس کا مذاق بناتے ہوئے بولا۔

کل تک تیری بھابھی ارہی ہے اس گھر میں۔ تیار ہو جاؤ اپنے بھائی کی شادی میں شامل ہونے کے لیے۔
کون سی بھابی عادل کو تو حیرانی کے جھٹکے پہ جھٹکے دیے جارہا تھا ہاتیل۔

وہی پری اور کون سی۔

کیا مذاق کر رہے ہیں مجھے سچ میں لگ رہا ہے اپ نے کچھ غلط کھاپی لیا ہے
یاں اپ کا دماغ گھوم گیا ہے۔

میرا کوئی دماغ نہیں گھوما یقین نہیں ارہا تو کل کا انتظار کر لو اور گھر کی صفائی کروانے کے لیے میں نے کچھ لڑکوں کو بلایا ہے گھر ایک دم چمک جانا چاہیے ہا بیل یہ کہتا ہوا سارا سامان اٹھاتے دوسرے کمرے میں چلا گیا

اور پیچھے عادل حیران پریشان ہو گیا کہ اچانک سے بھا بھی کہاں سے مل گئی وہ جس کی بات کر رہا تھا وہ کیسے وہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا جو اس کا بھائی کہہ رہا تھا

دیکھتے ہیں بھائی آپ کو لگتا ہے آپ عادل کو بے وقوف بنا لو گے نہیں بھائی مذاق آپ اچھا کر لیتے ہیں مگر بھائی ایسا مذاق کیوں کرے گے وہ کھود سے باتیں کر رہا تھا کیونکہ اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔

کپڑے لڑکیوں کے لائے ہیں یار سوچنے والی بات ہے پھر اس نے سامنے
صحن میں پڑھتے ہوئے حیدر کو دیکھتے ہوئے اس اواز دی اور اپنی طرف آنے
کا اشارہ

کیا جب سے اسے چوٹے اتنی تھی تب سے اس نے حیدر اور ہاتیل سے کافی
خد متیں کروائی تھی اور وہ کافی فائدہ اٹھا رہا تھا اپنے ایکسیڈنٹ ہونے کا۔



ادھر انہیں بات سنیں اپ میری ڈرائیور ماہا کو اب تک لے کر نہیں آیا اور نہ
ہی وہ میری کال اٹھا رہا ہے اب کال کر کے پوچھو وہ کہاں ہے اٹھ بجے نکاح
تھا ساڑھے اٹھ ہو رہے ہیں اب تک پہنچے کیوں نہیں اچھا ٹھیک ہے تم
ٹینشن مت لو میں پوچھتا ہوں جنید صاحب نے باہر نکالتے ہوئے کہا

وہ بھی کال کرنے ہی والے تھے کہ سامنے سے ڈرائیور اتا ہوا انہیں دکھائی دیا

ہاں عبدال رہاء بیٹی کہاں ہے تم اسے لینے گئے تھے پارلر سے۔

صاحب جی اپ ذرا سائیڈ پہ آئیں۔ عبدال میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں کہ رہاء کہاں ہے



صاحب جی اپ ذرا سائیڈ پہ تو آئیں۔

ہاں کہو۔

میں چھوٹی بی بی جی کو لینے گیا تھا وہاں مگر پالروالی نے بتایا کہ وہ تو کسی لڑکے کے ساتھ ایک گھنٹہ پہلے ہی چلی گئی ہے عبدال نے زاسر نیچے جھکاتے ہوئے انہیں بتایا

کیا مطلب ہے تمہارا اس بات کا کہاں چلی گئی کس کے ساتھ چلی گئی ہے تمہیں لینے بھیجا تھا نا اسے ایسے کیسے کسی کے ساتھ چلی گئی

نور بیگم بھی ان کے پاس ہی کھڑی سن رہی تھی۔ اپ اسے کیوں کچھ بول رہے ہیں اپ کے بھتیجی بھاگ چکی ہے لوگ طرح طرح کے باتیں بنا رہے ہیں کہ لڑکی اب تک ہال بھی کیوں نہیں پہنچی نکاح کا ٹائم بھی نکلتا جا رہا ہے مولوی صاحب بھی کب سے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں اب یہ سوچیں کہ ان لوگوں کو کیا بتانا ہے اگر اس سے بھاگنا ہی تھا تو ہمیں پہلے بتا دیتی ہمیں یہ ذلیل کرنے کا اچھا طریقہ ڈھونڈا ہے اس نے۔

مجھے یقین نہیں ارہا کہ رہا ایسا کر سکتی ہے

اپ کو اب تک اپنی بھتیجی پر یقین ہے وہ بھاگ چکی ہے کسی کے ساتھ اور یہ
جتنے لوگ دیکھ رہے ہیں نا پ یہ سب ابھی ہی سے باتیں بنانا شروع ہو کر
چکے ہیں تو اگے دیکھیں کیا کرتے ہیں نور بیگم نے انہیں چاروں طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا

تو اب کیا کرنا چاہیے ہمیں۔ جنید صاحب کا تو غصے سے چہرہ لال ہو چکا تھا
سوچتے ہوئے کہ ان کے بھتیجی کوئی ایسی حرکت بھی کر سکتی ہے۔

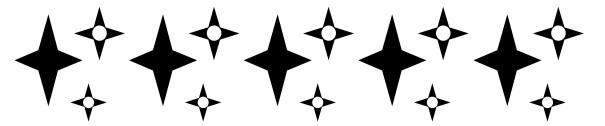
ایک ہی حل ہے کہ اپ ان سب سے کہہ دیں کہ لڑکی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے رہا ہو اسپتال میں ہے۔ اس لیے اج شادی نہیں ہو سکتی جائیں اور سب کو جا کے ہیں ہینڈل کریں

نور بیگم کی بات انہیں صحیح لگی تھی جنید صاحب ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسٹیج کی طرف گے جہاں راشد صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور پیچھے نور بیگم شاطرانہ انداز میں مسکرائیں۔

جنید صاحب نے راشد صاحب کے پاس پہنچتے ہوئے انہیں اشارے سے ان کی طرف آنے کا کہا اور ایک طرف لے گئے

جنید صاحب نے سعد کے والد کو سب کچھ بتا دیا کہ رہاء کسی کے ساتھ جا چکی ہے اب یہ شادی نہیں ہو سکتی راشد صاحب کو تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ رہاء کچھ ایسا کر سکتی ہے۔

جنید صاحب نے رہاء کی طبیعت خراب ہونے کا جھوٹ بولا اور شادی میں ائے سب مہمانوں کو الوداع کہا۔



Zubi Novels Zone

رہاء سامنے کسی کے ساتھ ٹکرائی تو زور سے چیخی اور سامنے والے وجود نے

اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر کلوروفیوم والا رومال اس کے چہرے پر رکھ دیا

دوسرے پل رہاء بے ہوش ہو کے اس کی باہوں میں گر پڑی اس وجود نے

رہاء کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور اس انسان گلی سے ہوتا ہوا وہیں پر واپس آیا
جہاں

سے رہاء بھاگ گئی تھی اس نے وہ سامنے والی گاڑی جس میں دو آدمی بیٹھے

ہوئے تھے انہیں گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا کہ وہ اس کا
اشارہ سمجھتے

ہوئے فوراً ان گاڑی کا دروازہ کھول چکے تھے رہاء کو گاڑی کے اندر داخل
کرتے

ہوئے وہ پچھلی سیٹ پر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا اور اگے بیٹے لوگوں کو گاڑی چلانے کا کہا۔

وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچے ہی اس نے رہاء کو گاڑی سے باہر نکالا اور

اگے بڑھ گیا جب کہ گاڑی چلانے والے دو لوگ وہیں سے واپس ہو گئے

وہ رہاء کو ایک پرانے سے گھر میں لایا تھا اس نے رہاء کو آرام سے چارپائی پر

لٹایا اور اسے دیکھنے لگا جو دلہن کی طرح سچی ہوئی آسمان سے اتری کوئی پری لگ

رہی تھی وہ اس کو کافی دیر اسے ہی دیکھتا رہا پھر اس نے اپنا موبائل نکالا اور کسی کو کال کی اور کہا جیسا آپ نے کہا تھا ویسا ہو گیا ہے دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تو اس نے ٹھیک ہے کہتے ہوئے کال کٹ کر دی۔

وہ وجود کافی دیر پاس بیٹھا رہا کو دیکھتا رہا۔

آپ نے مجھے اپنی محبت میں اتنا پاگل کر دیا ہے کہ دیکھیں آپ کو پانے کے لیے آپ کے خلاف ہی سازشیں کرنے لگا ہوں مجھے معاف کر دیجیے گا مگر کوئی اور راستہ ہی نہیں تھا آپ کو اپنا بنانے کا میں آپ کی آنکھوں میں بغاوت دیکھ چکا ہوں آپ کبھی بھی مجھے نہیں اپناتی اس لیے مجھے معاف کر دیجیے گا جو میں نے کیا۔ وہ یہ کہتے ہوئے پاس ہی زمین پر ٹیک لگاتے ہوئے بیٹھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وقت کیسے گزرا اسے پتہ ہی نہ چلا وہ ساری رات ایسے ہی بیٹھا رہا اور ساری رات رہا کو دیکھتا رہا صبح ہوتے ہی اس کے فون پر کسی کی کال آرہی تھی

اس نے کال اٹھائی اور اگے سے کچھ کہا گیا تو اس نے ویسے ہی کیا

وہ اٹھا اور رہاء کو دیکھا وہ جلد ہی ہوش میں آنے والی تھی اس نے رہاء پر دوپٹہ
سہی کیا اور پھر وہ اس گھر سے باہر نکل گیا۔



رہاء کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک سنسان سے گھر میں پایا وہ گھبرائی
ہوئی اٹھی اور اگے پیچھے دیکھنے لگی اور پھر جلدی سے اٹھ کر وہ گیٹ کی
طرف بھاگی جہاں گیٹ اسے کھلا ہوا ملا گلی میں جھانک کے دیکھا تو گلی
سنسان پڑی ہوئی تھی

رہا موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں سے بھاگی جتنا اس سے جلدی بھاگا جا سکتا تھا وہ اتنا تیز بھاگ رہی تھی اور ساتھ میں اپنے چاروں طرف دیکھ بھی رہی تھی بھاگتے ہوئے روڈ پر پہنچی تو یہ جگہ اس کے لیے بالکل انجام تھی اور اس کا ایک حلیہ وہ بالکل دلہن کے لباس میں تھی صبح کا ٹائم تھا تو اس وقت اسے کوئی بھی روڈ پر نظر نہ آیا تو اس نے جلدی سے یہاں سے نکلنے کا سوچا اور وہ روڈ پر بھاگنے لگی ابھی وہ تھوڑی ہی دور پہنچی تھی کہ اسے ایک بانیک اتی ہوئی نظر آئی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہیں اسے کڈنیپ کرنے والا ہی کوئی نہ ہو مگر پھر اس نے پاس اتے دیکھا کہ سامنے سے اسے ہابیل اتا ہوا نظر آیا اور اس نے ہابیل کو دیکھتے ہی بانیک روکنے کا اشارہ کیا۔

بی بی جی اپ یہاں اور یہ اپ کس حالت میں یہاں ہے رہا سے کچھ بھی بولا نہیں جا رہا تھا

مجھے۔ مجھے گھر لے چلو رہا ہے نے بس اتنا کہا اور ہابیل نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے بانک پر بیٹھنے کا کہا اور پھر اسے لے کر گھر کی طرف روانہ ہوا۔

ہاتیل اس گھر سے نکلنے کے بعد اس گلی کے کونے میں چپ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس گھر کے گیٹ کو دیکھنے لگا تھا تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اسے اس گھر کا گیٹ کھلتا ہوا نظر آیا اور وہاں سے رہاء گھبرائی اور پریشان سی نکل کر بھاگی تھی اسے اس جگہ پر لانے والا وہ کھود تھا اسے رہاء کی حالت دیکھ کر کھود پر غصہ آیا پر وہ مجبور تھا یہ سب کرنے پر آگروہ یہ سب نا کرتا تو آج اس کی محبت کسی اور کی ہو چکی ہوتی۔

Zubi Novels Zone



ہاتیل اسے لے کر کچھ ہی دیر میں اس کے گھر کے سامنے تھا۔

رہاء بھاگتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوئی۔

صبح کے نونج چکے تھے اور اس کے کل انٹی سامنے ہی ہال میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے

اس کے انکل انٹی سے دیکھتے ہوئے دونوں کھڑے ہو گئے

رہا بھاگتے ہوئے اپنے انکل کی طرف انٹی اور ان کے گلے لگنے لگی تھی کہ اس کے انکل نے اسے پکڑتے ہوئے دور کیا۔

رہا بھی کچھ بولتی کہ اس کے انٹی نے کہا۔

اب کیوں انٹی ہو ہماری عزت کو مٹی میں ملا کر سکون نہیں ملا تمہیں تم بھاگ ہی گئی تھی تو یہاں واپس لوٹنے کی کیا ضرورت تھی۔

اور اس ہی مکینک کے ساتھ بھاگی تھی رہاء کے پیچھے کھڑے ہوئے ایل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی اس کے ساتھ رات گزار کے اگئی تم۔

رہاء نے اپنے انکل کی طرف دیکھا جو کافی غصے سے دیکھ رہے تھے مگر اب تک بولے کچھ نہیں تھے۔

نہیں نہیں اینٹی میں بھاگی نہیں۔

اس نے پہلے اپنی انٹی کی طرف اور پھر اپنے انکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اس نے تو میری مدد کی ہے کل میں جب پولر سے ارہی تھی تو ایک گاڑی میری گاڑی کے سامنے ارکی تھی اور اس میں سے کچھ گنڈے نکل کر خان

بابا کو دھمکا رہے تھے میں وہاں سے بھاگ گئی تھی مگر انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے بے ہوش کر دیا جب میں ہوش میں آئی تو کسی پرانے سے گھر میں تھی اور میں وہاں سے پھر بھاگ نکلی اور یہ راستے میں مجھے ملا میں نے اسے کہا کہ یہ مجھے گھر چھوڑ دے رہا ہے انیل طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وارہاء اچھی کہانی بنا کر پیش کر رہی ہے ویسے رہا کیا بات ہے ناہر بار تمہاری یہی مدد کرنے پہنچتا ہے پہلے بھی اس نے ہی تمہاری مدد کی اور اب بھی خرابات کیا ہے۔

نور بیگم نے پھر سے اسے باتیں سناتے ہوئے کہا۔

نہیں انٹی اپ جیسا سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے اپ اس سے چاہیں تو پوچھ سکتی ہیں اپ خان بابا کو بلائیں اپ ان سے پوچھیں وہ اپ کو سب سچ بتا دیں گے۔

عبدال نے مجھے بتا دیا ہے کہ کل تم کسی لڑکے کے ساتھ پار سے چلی گئی تھی اور یقیناً یہی وہی لڑکا ہوگا

اس کے انکل اتنی ساری بات میں پہلی بار بولے تھے

نہیں انکل اپ غلط سمجھ رہے ہیں رہا روتے ہوئے بولی میرا یقین کریں میں نے کچھ غلط نہیں کیا مجھے کسی نے کڈنیپ کر لیا تھا میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے رہا نے ہانیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں ہانیل بت بنا بس کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا۔

اپ چاہیں تو اس سے خود پوچھ لیں رہا نے اپنے انکل کو ہاتیل کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا

پوچھ لیتے ہیں اس سے بھی جنید صاحب بولے اور کچھ قدم ہاتیل کی طرح
بڑھے پھر انہوں نے اس سے پوچھا۔ ہاں بتاؤ لڑکے جو یہ لڑکی کہہ رہی ہے
وہ سچ ہے۔

ہاتیل نے نور بیگم کی طرف دیکھا اور ان کا اشارہ ملتے ہی اس نے جنید
صاحب کے سامنے کہا کہ جی یہ میرے ساتھ ہی تھی اور یہیں پہ رہا پاگل
ہوئی تھی۔

نہیں انکل یہ جھوٹ بول رہا ہے تم ایسا کیوں کر رہے ہو تم کیوں جھوٹ بول رہے ہو رہا ہا بیل کی طرف بڑھتے ہوئے بولی تم نے میری مدد کی تھی نا میں تمہارے ساتھ کب تھی۔

پھر دوبارہ اپنے انکل کی طرف مڑی اور ان کے پاس جاتے ہوئے بولی انکل قسم سے میں اسے صحیح سے جانتی تک نہیں تو میں اس کے ساتھ کیسے جاسکتی ہوں

میں سچ کہہ رہی ہوں میں نہیں گئی کہیں بھی۔

اس کے انکل اس کی طرف بڑے اور بولے یہ لڑکا جھوٹ بول رہا ہے ڈرائیور جھوٹ بول رہا ہے ہم سب جھوٹ بول رہے ہیں اگر کوئی سچ بول رہا ہے یہاں وہ تم ہو صحیح کہا میں نے۔

بولو لڑکے کہ یہ تمہارے ساتھ تھی۔

جی ہاں یہ کل رات سے میرے ساتھ تھی اور یہ اپنی مرضی سے میرے ساتھ تھی ہم دونوں شادی کرنا چاہتے ہیں اب نے ان کی شادی زبردستی کہیں اور طے کر دی تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں انہیں ساتھ لے جاؤں اور پھر صبح ہوتے ہی انہوں نے مجھے کہا کہ انہیں اپنے گھر واپس جانا ہے اور اس لیے میں انہیں یہاں لے آیا۔

ہاتیل کی بات سننے کے بعد جنید صاحب رہاء کی طرف مڑے اور بولے اب کیا کہو گی بولو۔

میرا یقین کریں یہ پتہ نہیں کیوں جھوٹ بول رہا ہے میں اس کے ساتھ
نہیں تھی اب میرا یقین کریں۔

تمہاری یہی خواہش تھی کہ اس سے شادی ہو یعنی ساتھ میں ہانپیل کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ تو صحیح ہے اب یہی ہو گا اب تمہاری شادی
اسی کے ساتھ ہو گی۔

انکل میرا یقین کریں میں سچ کہہ رہی ہوں اب میری کیوں بات نہیں سن
رہے ہیں کہہ رہی ہوں میں اس کے ساتھ نہیں تھی مجھے کسی نے اغوا کر لیا
تھا میری بات پر یقین کریں مجھ پر بے بنیاد الزام مت لگائیں میرے کردار
کو داغدار مت کریں میں سچ کہہ رہی ہوں میں اس کے ساتھ نہیں تھی رہا

روتے ہوئے بولی مگر اس کے انکل اس کی بات سن ہی کہاں رہے تھے۔

رہا اب جھوٹ بولنا بند کر دو کل تم نے ہماری عزت دو کوڑی کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے کوئی گواہ ہے تو پیش کرو ساری رات تم اس کے ساتھ گزار کر اب صبح کر یہ کہہ رہی ہو کہ تم اسے جانتی تک نہیں اب تمہاری شادی اس سے ہی ہوگی جنید صاحب جس کے ساتھ یہ بھاگی ہے اس کے ساتھ ہی اسے رخصت کریں لوگ ہم پر انگلیاں اٹھائیں گے سو سو باتیں کریں گے۔ کریں اس کا نکاح اور کریں اسے یہاں سے رخصت اس کے ساتھ۔ نور بیگم نے رہاء کو دیکھتے ہوئے کافی نفرت بھرے انداز میں کہا۔

اپ میری بات کیوں نہیں سن رہے میں نہیں بھاگی اس کے ساتھ جھوٹ بول رہا ہے یہ۔ تب ہی جنید صاحب غصے میں اگے بڑھے اور ایک تھپڑ رہاء کو مارا رہاء تو سکتے میں تھی آج پہلی بار اس کے انکل نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا غلطی میری ہے کہ تمہیں بیٹی بنا کر پالا ہر ادا دی دی تم پر بھروسہ کیا اور تم نے ہمارے مان اور بھروسے کو مٹی میں ملا دیا۔ پوچھا تھا تم سے کہ کوئی

تمہیں پسند ہے تو بتادوں مگر تمہیں تو میرے بھائی اور ہماری عزت کو مٹی میں ملانا تھا جو تم کر چکی مگر اب وہ ہو گا جو میں کروں گا نور ملازمہ سے کہو کہ غفور کو بھیجے۔

غفور کے اتے ہی جنید صاحب نے اسے مولوی صاحب کا انتظام کرنے کا کہا اور پھر کچھ ہی دیر میں غفور مولوی صاحب کو لے کر آگیا تھا۔ رہا روتی رہی چلاتی رہی مگر اس کی کسی نے نہ سنی اور تھوڑی ہی دیر میں اس کا نکاح ہابیل سے ہو چکا تھا۔

سعد پاگلوں کی طرح رہا کوڈھونڈتا رہا تھا اس نے کوئی اسی جگہ نہ چھوڑی جہاں رہا کو اس نے تلاش نہ کیا ہو گا مگر اسے کچھ پتہ نا چل سکا وہ رات کے اندھیرے میں اپنی گاڑی لے کر پاگلوں کی طرح سڑکیں چھان رہا تھا جو بولا

گیا تھا اسے اس بات پر ذرا بھی یقین نہیں تھا کیونکہ وہ رہاء کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا وہ کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی ایسی کوئی بات نہیں تھی جو اس کو پتہ نہ ہو رہاء کی۔

کافی تلاش کے بعد نہ ملی تو اس نے سوچا کہ وہ پولیس کی مدد لے مگر اسے رہاء کے انکل پہلے ہی منع کر چکے تھے کہ اگر بات پولیس تک گئی تو پھر اگے میڈیا تک پہنچنے میں ٹائم نہیں لگے گا اور میڈیا میں گئی تو ان کی کافی بدنامی ہو گئی وہ جانے مانے بزنس مین تھے ایسی باتوں سے ان کے بزنس کو بہت نقصان ہو سکتا تھا

کوئی بھی نہیں ڈھونڈ رہا تھا رہاء کو صرف اس کے اور ماہا کے سوا جیسے کسی کو پرواہ ہی نہ تھی ماہا بھی کہیں بار اسے کال کر کے پوچھ چکی تھی کہ رہاء کا کچھ پتہ چلایا نہیں وہ سوچ رہا تھا کہ رہاء کے انکل اتنے ریلیکس کیسے ہو سکتے ہیں کیسے یقین کر سکتے ہیں رہاء کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ سکتی ہے۔

وہ ایسے ہی پریشانی میں گاڑی چلا رہا تھا کہ اچانک سے اس کی گاڑی کے سامنے کوئی اگیا اور گاڑی کی ٹکرا سے لگ گئی اس نے باہر نکل کے دیکھا تو یہ اس دن والی ہی لڑکی تھی جس سے اس کی لڑائی ہوئی تھی اور وہ حیران تھا کہ یہ لڑکی اتنی رات روڈ پر کیا کر رہی ہے سعد اس کے پاس گیا اور اس نے اس کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے اسے چیک کرنا چاہا مگر وہ بے ہوش ہو گئی تھی اس نے اگے پیچھے چاروں طرف دیکھا جہاں سنسان سی سڑک تھی اس نے پھر اسے کہا اٹھو۔ مگر اگے سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے اس لڑکی کو اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا اس نے دیکھا کہ اس کے سر سے ہلکا سا خون بہہ رہا تھا اس کی گاڑی سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے سر پر چوٹ آئی تھی وہ پہلے ہی کافی پریشان تھا مگر وہ کسی کو ایسے بیچ سڑک زخمی حالت میں بھی چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا اور پھر ایک لڑکی کو اسے کیسے چھوڑ کے جاتا اس نے کچھ سوچتے ہوئے گاڑی کو ہو اسپتال کی طرف گھم لیا۔



ایک بہت بڑی گاڑی درمیانی سی گلی سے ہوتے ہوئے ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے رک گئی اس محلے کے لوگ سب اپنے گھروں سے جھانک کر اس بڑی سی گاڑی کو دیکھ رہے تھے گاڑی گھر کے سامنے رکتے ہی اس گاڑی سے پہلے ہانپل اتر اور اس نے دوسری طرف جاتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور رہاء کو باہر آنے کا کہا۔

رہاء تو ناجانے کہاں کھوی ہوئی تھی جب ہانپل نے اسے آوزدی تو حوش میں آتے وہ اہستہ سے باہر نکلی اور کھڑی ہو گئی ہانپل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر کی طرف بڑھا گیٹ کھلا تو سامنے ہی رہاء کو ایک چھوٹا سا گھر دکھا جہاں سامنے دو کمرے ان کے اگے ایک براندہ اور ایک طرف کچن اور ایک

طرف واش روم اور چھوٹا سا ہی صحن جس میں چند پھولوں کے پودے لگے ہوئے تھے اور ساتھ ہی سیڑھیاں بنی ہوئی تھی چھت پہ جانے کی یہ گھر چھوٹا تھا مگر کافی صاف ستھرا اور خوبصورت تھا

ہائیل اس کو اندر لے کے آیا تو عادل اور حیدر سامنے ہی کھڑے ہوئے تھے ہائیل نے حیدر کو کہا کہ جاؤ باہر گاڑی میں جو سامان ہے وہ نکال لاؤ حیدر اس کی بات سنتا باہر گاڑی کی طرف چلا گیا جبکہ عادل کھڑا رہا کو دیکھتے یقین کر رہا تھا کہ جو اس کے بھائی نے بولا تھا وہ سچ تھا جس سے اس کا بھائی محبت کرتا تھا وہ اس سے محرم بنا کر اپنے ساتھ لے آیا تھا

عادل نے سلام کیا تو رہا نے اگے سے کوئی جواب نہ دیا ہائیل نے اسے انکھوں ہی انکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے کہا جانے دو۔

ہابیل رہا کو ایک کمرے کی طرف لے آیا ہے جہاں سامنے ہی ایک درمیانہ
سابیڈ اور ایک الماری تھی اور ایک طرف چھوٹا سا ڈریسنگ ٹیبل ہابیل نے
رہا کو لاتے ہوئے بیڈ کی طرف بیٹھتے کا کہا۔

رہا نہ جانے کس دنیا میں تھی اسے تو کچھ علم ہی نہ تھا کھود کا اسے ہابیل
جہاں لے جا رہا تھا وہ اس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی اسے یقین نہیں ا رہا تھا
کہ اس کے اپنوں نے اس پر یقین نہیں کیا بلکہ کسی انجام کے ساتھ اس کا
نکاح پڑھاتے ہوئے بھیج دیا کیوں وہ اس پر یقین نہیں کر رہے تھے اس کی تو
کوئی غلطی بھی نہ تھی ہابیل اسے کمرے میں چھوڑتا ہوا باہر چلا گیا اور باہر آکر
عادل کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا اور کہا کہ وہ کھانے کا انتظام کرنے جا
رہا ہے رہا کو اگر کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے تو وہ رہا کو ضرور دے
دیں۔

عادل نے اس کی بات سنتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تو ہابیل باہر کی طرف چلا گیا۔



ہابیل ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد گھر لوٹا اور جو وہ کھانے پینے کا سامان لایا تھا اس نے لا کر کچن میں رکھا اور عادل کی طرف آتے ہوئے پوچھا کہ رہا ہے کوئی بات کی یاں کچھ مانگا اس سے۔

نہیں بھائی بھابھی نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور نہ ہی وہ کمرے سے باہر آئی ہیں۔

اچھا چل ٹھیک ہے دیکھ کچن میں میں نے کھانا لا کر رکھا ہے جا سے برتن میں نکال ہاتیل یہ بولتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

ہاتیل نے دروازہ کھولا اور دیکھا رہا اس ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی جیس میں وہ چھوڑ کے گیا تھا وہ اہستہ اہستہ قدم لیتا ہوا رہا کے پاس پہنچا اور آرام سے ہی تھوڑی دور اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر چپ سا بیٹھنے کے بعد ہاتیل نے رہا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ میڈم جی اپ پریشان نہ ہو سب صحیح ہو جائے گا جو ہوا سو ہو گیا اب اپ میری ذمہ داری ہے ہاتیل ایک پل کے لیے روک اور پھر بولا۔ میں اپنی پوری کوششیں کروں گا کہ آپ کو کبھی بھی کسی چیز کی کمی محسوس ہونے نہ دوں کوشش کروں گا کہ ہمیشہ آپ کو خوش رکھوں۔

وہ بول رہا تھا اور وہ خاموش سی اس کو سن رہی تھی پھر اس نے اہستہ سے
نظریں اٹھاتے ہابیل کی طرف دیکھا

اس کے دیکھتے ہی ہابیل کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا وہ اس کو اپنی طرف دیکھتے
ہی چپ ہو گیا پھر اس نے نظریں رہاء کی طرف سے ہٹالی اور ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے بولنے لگا کیونکہ وہ اس کو دیکھ کر جواب کیسے دیتا وہ تو اس کو
دیکھتے اس کے نقشوں میں کھو ہی جاتا تھا

جانتا ہوں میری اتنی حیثیت نہیں ہے جس عیش و آرام میں آپ اپنی
زندگی جی کر آئیں ہیں شاید میں ویسے سب کچھ آپ کو نہ دے سکوں مگر میرا
آپ سے وعدہ ہے میں اپنی محبت سے آپ کی زندگی میں خوشیوں کے
رنگ بھر دوں گا

ہو!! تم میری زندگی کو خوشیوں سے بھرو گے وہ مغرور اور تنزیہ انداز میں
بولی

وہ بیڈ سے اٹھی جہاں وہ اب تک چپ سی بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ آج ہوا
کیا ہے اس کے ساتھ
ہا نیل بھی ایسے کھڑے ہوتے دیکھ۔ خود بھی اٹھ کھڑا ہوا

وہ اس کے سامنے کھڑے ہوتے بولنا شروع ہوئی

ہے ہی کیا تمہارے پاس بتاؤ مجھے۔۔۔ یہ یہ جو کمرہ ہے تمہارا اس میں میرا دم
گھٹ رہا ہے وہ اسے چاروں طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ یہ تمہارا گھر۔
اس نے پھر گھر کی طرف اشارہ کیا۔ گھر نہیں چھوٹا سا کوئی ڈبہ ہے تمہیں کیا
لگتا ہے۔۔۔۔۔

میں رہا خان۔۔'

تم جیسے فٹچر کے ساتھ رہوں گی ساری زندگی واؤ بہت اچھے خواب دیکھ رہے ہو تم۔ مسٹر اپنی اوقات میں رہو تم سمجھے۔ تمہیں حد سے زیادہ بڑھنے کی ضرورت نہیں ہے یہ جو ایکسیڈنٹلی شادی ہوئی ہے اسے اپنے سر پر مت سوار کرنا تم جیسے دو کوڑی کے لوگوں کے ساتھ میں کبھی بھی رہنا پسند نہیں کرتی۔۔

وہ اس کو شدید غصے میں بولے جا رہی تھی

تمہیں کیا لگتا ہے میں رہا خان تمہارے ساتھ ساری زندگی اس جھونپڑی نما گھر میں رہوں گی

تم جیسا انسان میرا ایڈیل کبھی نہیں ہو سکتا وہ نفی میں چلاتے ہوئے بولی

مجھے ابھی کے بھی تم سے طلاق چاہیے وہ شدید غصے میں آنکھوں کو بڑا کرتے
ہوئے بولی

وہ جو کب سے کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ سب کچھ بول کر
اپنے دل کا بوجھ کم کر لے مگر اس کی اس بات سے اس کی برداشت ختم
ہوئی تھی

چپ ایک دم چپ۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو زور سے بھینچا اور کم آواز میں لفظوں کو چبا
چبا کر بولا

میڈم جی یہ تو آپ کی بھول ہے اب کہ میں کبھی آپ کو چھوڑوں گا جو بھی
ہے مگر اب یہی حقیقت ہے کہ آپ کو اس جھونپڑی میں ہی رہنا ہے۔ وہ
دھیمے مگر سخت انداز میں اس کو بولا۔

کھانا لا رہا ہوں کھا کر سو جائیں آپ کو سخت ضرورت ہے آرام کی۔

کبھی نہیں کبھی بھی نہیں وہ غصے میں نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی

میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی سنا تم نے۔

وہ اس کو کمرے سے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر بولی

وہ اس کی ہر بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔

اس نے ادھر ادھر اپنا فون تلاش کیا جو اسے کہیں نظر نہ آیا مگر ہابیل کا فون
اس کو سامنے ہی پڑا ہوا دکھ گیا

اس نے موبائل اٹھایا اور اون کیا۔ جو انلاک ہی تھا

اس نے جلدی سے نمبر ڈائل کیا

ہیلو کون۔۔

سعد میں رہا

ہاں یہ تم کس کے نمبر سے کال کر رہی ہے

سعد مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔

ہیلو ہیلو رہا تمہاری آواز نہیں آرہی صحیح سے

سعد تم میری بات سن رہے ہو۔۔

اتنے میں ہا بیل کھانے کی ٹرے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا

اپنے موبائل پر کسی سے بات کرتے ہوئے وہ اسے دیکھ چکا تھا وہ آرام سے چلتا ہوا اس کی طرف آیا

نیٹ ورک کی وجہ سے اس کی کال ڈراپ ہو چکی تھی

اس نے جلدی سے دوبارہ کال ڈائل کرنا چاہی تب ہی ہانہیل نے ٹرے کو سائیڈ میز پر رکھتے ہوئے موبائل کو اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا

میڈم جی اس سب کو چھوڑیں اور آپ کھانا کھالیں۔ اس نے موبائل کو اپنے جیب میں ڈالتے ہوئے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا

ہاؤڈے یو۔۔ تمہاری جرات بھی کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی۔۔

اس نے زور سے اسے دور دھکیلا

اگر تم نے ہاتھ بھی لگایا مجھے تمہارے ہاتھ توڑ دوں گی سمجھے۔

ٹھیک ہے جو کرنا ہو کر لیجئے گا پہلے کھانا کھالیں

رہاء نے سائڈ میز کی طرف دیکھا جہاں کھانا پڑا ہوا تھا

پھر اس نے ہاتیل کی طرف دیکھا اور کہا نہیں ہے مجھے بھوک نہیں کھانا مجھے
موبائل دواپنا مجھے

پلیز دیکھیں جو بھی غصہ ہے آپ کو وہ کر لیجئے گا کھانے سے کیسی ناراضگی
اور جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے کچھ بھی نہیں کھایا ہوا

دیکھیں آپ کھانا کھالیں گی تو پھر آپ جو کہیں گی میں آپ کی بات مانوں گا
آپ کو موبائل چاہیے مل جائے گا مگر پہلے کھانا کھالو۔

اس نے کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

تم ہوتے کون ہو مجھے حکم دینے والے۔

میری کہاں جرات کہ میں آپ کو حکم دوں میں تو آپ سے درخواست کر
رہا ہوں اور آپ میری بات مان لیں گی تو میں بھی آپ کی بات کچھ بھی
زیادہ بولے مان لوگا

اوکے دیکھتے ہیں کتنے پکے ہو اپنی بات کے۔

رہا کھانے کی طرف بڑی اور ٹرے اٹھائی بیڈ پر کھانا کھانے بیٹھ گئے

جو بھی ہو لڑائی کرنے کے لیے بھی اس کو انرجی تو چاہیے ہی تھی اس نے یہ سوچتے ہوئے کھانا شروع کیا۔

ہائیل اسے کھانا کھاتے ہوئے دیکھ کر خود کمرے سے باہر چلا گیا کہ وہ آرام سے کھانا کھالے اور اس نے بار جاتے ہی سعد کے نمبر کو بلاک کیا۔

پھر وہ ادھے گھنٹے تک واپس کمرے میں آیا اور برتنوں کی طرف دیکھا جہاں برتن خالی پڑے ہوئے تھے وہ اگے بڑھا برتن اٹھانے کے لیے کے رہا نے اسے کہا اب دو اپنا موبائل۔ تو ہائیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے برتن واپس وہیں پہ رکھے اور اپنی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے اسے دیا۔

ہائیل اسے موبائل دیتا ہوا فوراً باہر چلا گیا تو رہا نے دوبارہ سے سعد کو کال کرنا چاہی پر اسے نمبر کہی نہ دکھا جو اس نے ڈائل کیا تھا اس نے پھر سعد کا نمبر ڈائل کرتے کال کی مگر اب کال نہیں لگ رہی تھی نہ جانے کتنی ہی بار اس نے سعد کے نمبر پر کال ڈائل کی مگر کال جانے سے پہلے ہی کٹ ہو جاتی اس نے موبائل کو زور سے کھینچ کر بیڈ پر مارا اور اپنا سر ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی۔ ہائیل واپس آیا تو اسے اپنا سر ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بیٹھ کر روتا ہوا دیکھا وہ اس کے پاس آکر بیٹھا تو رہا نے فوراً ان سے سراٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

کتنے منافق ہو تم کتنے جھوٹے ہو۔ تم نے جھوٹ بول کر میری زندگی برباد کر دی۔

دیکھیں اپ روئیں مت مانتا ہوں میں نے جھوٹ کہا مگر سچ یہ ہے کہ میں اپ سے محبت کرتا ہوں۔

یہ سنتے ہی رہا نے اس کی طرف دیکھا اور اپنے انسو پہنچتے ہوئے دیمہ سے
مسکرائی

تم محبت کرتے ہو مجھ سے یہ کیسی محبت ہے جس نے مجھے بدنام کر دیا۔

تم محبت نہیں کرتے مطلبی ہو خود غرض ہو تمہیں اپنے غرض سے مطلب
ہے تمہیں کسی کی عزت کی کیا پرواہ تمہیں مجھ سے محبت ہے تم یہ کہتے ہو
مگر کون ہے جو اپنی ہی محبت کو بدنام اور رسوا کرتا ہے سن لی تھی اس دن
میں نے تمہارے بات مگر نظر انداز کیا کہ شاید یہ میرا وہم ہے مگر مجھے کیا
پتا تھا تم تو گھات لگائے بیٹھے ہو کب تمہیں موقع ملے اور تم میری عزت پہ
وار کرو۔

ہائیل اس کی یہ بات سنتے ہوئے بولا۔ میں نے کوئی اپ کی عزت پر وار نہیں کیا بلکہ اپنی عزت بنایا ہے اپنی محبت کو محرم بنانے کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑتا میں کرتا جو مجھے صحیح لگائیں نے وہی کیا۔

تمہاری محبت میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی سمجھے مسٹر تم خود کو مجھ پر مسلط نہیں کر سکتے میں تمہیں پسند نہیں کرتی رہا غصے سے اس کی طرف دیکھتے بولی۔

ہائیل اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں اور سرخ لبوں کو ہلتے ہوئے دیکھ کر بولا۔ اب تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اور رہی پسند کرنے کی بات تو اب اپ کا شوہر ہوا ہستہ ہستہ پسند بھی اجاؤں گا اپ کو۔ ہائیل نے رہا کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور بیڈ پر بیٹھ گیا آرام سے۔

رہا اس کے بیٹھتے ہی بیڈ سے اٹھتے بولی۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں
تمہارے پاس تمہارے ساتھ رہوں گی مجھے کوئی بھی تمہارے ساتھ
زبردستی نہیں رکھ سکتا میری مرضی کے خلاف تم کچھ نہیں کر سکتے اگر تم
نے مجھے طلاق نہ دی میں کوٹ سے خولہ لے لون گی رہا غصے سے تش میں
اس کے سامنے آتے ہوئے بولی

ہا بیل بیڈ سے اٹھا اور رہا کو بازو سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچا۔

رہا کسی کٹی ڈال کی طرح اس کے چوڑے سینے سے اٹکرائی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو مجھے رہا ہا بیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جہاں
ہا بیل کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔

ہاتیل نے رہاء کو شدت سے اپنی باہوں میں بھر لیا اور ایک ہاتھ کو اس کی گردن کے پیچھے لے جاتے ہوئے اس کے نازک لبوں پر جھکتے ہوئے اپنی شدت نچھاور کرنے لگا

رہاء نے زور سے ہاتیل کو پیچھے دھکیلنا چاہا ہاتیل تھوڑا سا بھی پیچھے نہ ہٹا تو رہاء نے اپنے ناخن اس کے بازو میں گاڑ دیے ہاتیل نے رہاء کی مزاحمت دیکھتے ہوئے رہاء کو اور شدت سے اپنے اندر بھیجا۔

رہاء کو لگا کہ اس کی اب سانس بند ہو جائے گی۔

ہاتیل نے جب محسوس کیا کہ رہاء کی سانسیں اکھڑ رہی ہیں تو اس نے اس کے نازک لبوں کو ازادی بخشی۔

اور وہ ویسے ہی رہاء کو اپنی باہوں میں لے کر کھڑا رہا اور پھر اس نے رہاء کے چہرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر اس کے نازک لبوں پر نظر گئی جہاں اس کی شدت کے نشان واضح ہو رہے تھے۔

رہا تو اسی کے سہارے کھڑی تھی اس نے پہلی بار کسی مرد کے لمس کو محسوس کیا تھا اسے اپنی بے بسی دیکھتے ہوئے شدت سے رونا آیا۔

ہاتیل نے رہاء کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا اور بولا بتائیں کیسے یہ سوچ کے جیتا کہ میری محبت کسی اور کے گھر کسی اور کی زندگی میں کسی اور کے بستر پر ہے کیسے برداشت کرتا میں میری غیرت میری مردانگی نے گوارا نہیں کیا کہ میری چاہت میری محبت کسی اور کی ہو جائے۔ کیا بے غیرت مردوں کی طرح اپنی محبت کو کسی اور کا ہونے دیتا کیا میں ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا ایسا ہوتا تو میں مر جاتا کبھی بھی مرد یہ برداش نہیں کر سکتا کہ اس کی چاہت محبت کسی اور کی سیج سجائے۔

دیکھو رہا میں بہت شریف سا بندہ ہوں میری شرافت میری نرمی کو میری کمزوری مت سمجھیے گا ہا بیل نے اس کے ماتھے کو چوماں اور اس کے چہرے سے انسو صاف کرتے ہوئے اس کے کان کے پاس ہوا اور سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ اپ کو کوئی بھی مجھ سے دور نہیں کر سکتا اپ خود بھی نہیں۔ جب بھی اپ نے مجھ سے دور جانے کی بات کریں گی اپ کو میری شدتوں کا سامنا کرنا ہو گا خود کو تیار کر لیں ایک بیوی کے حقوق ادا کرنے کے لیے۔ ذرا بھی اپ پر اس معاملے میں رعایت نہیں کروں گا پھر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اپنی محبت اپنی خواہشات کو اپنے حلال رشتے کے لیے بچا کر رکھا ہے ہر حرام چیز سے خود کو دور رکھا ہے اب جب اللہ نے مجھے خوبصورت سی بیوی عطا کی ہے تو میں ذرا بھی دیر نہیں کرنے والا رات تیار رہنا اپ۔ وہ یہ کہتا ہوا رہا کو اپنی باہوں سے ازاد کرتا وہ باہر چلا گیا۔

اور پیچھے رہا روتے ہوئے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔

ہائیل حیدر اور عادل تینوں بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے کہ عادل بولا بھائی اب کو پتہ چلا کہ ہانیہ باجی کی والدہ کا انتقال ہو گیا دودن پہلے۔

نہیں مجھے تو نہیں پتہ ہے ہائیل کو حیرانی ہوئی تھی جانکر۔

جی اب گھر نہیں تھے تو میں گیا تھا بہت افسوس ہوا اچھی خاتون تھی اب ہانیہ باجی بیچاری اکیلی ہو گئی ایک بیچاری ماں تھی وہ بھی اللہ کو پیار ہو گئی۔

ہاں ہائیل کو اب وجہ پتہ چلی تھی کہ ہانیہ کی کافی دن سے میسج انا بند ہو چکے تھے اس کی یہ وجہ ہے ہاں بہت اچھی خاتون تھی افسوس ہوا یار اچانک سے کیسے۔

بس موت کا کیا بھروسہ کب اجائے۔

وہ اسے ہی باتیں کرتے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔



سعد ہانیہ کو لے کر ایسا تو ڈاکٹر نے اس کے سر کی چوٹ پر پٹی وغیرہ کی اور
تھوڑی ہی دیر میں ہانیہ کو ہوش بھی اچکا تھا

ساتھ اسے کافی دیر سے دیکھ رہا تھا اس نے غور کیا کہ اس کی آنکھیں بہت
سو جھی ہوئی تھی اور وہ پہلے جیسی بالکل نہیں دکھ رہی تھی

پھر اس نے اس سے پوچھا۔ کیا نام ہے تمہارا پتہ بتاؤ اپنے گھر کا میں تمہیں
گھر چھوڑ دوں۔

ہانیہ نے اس کی بات سنتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور کہا۔

میرا کوئی گھر نہیں ہے۔

کیا مطلب تمہارا کوئی گھر نہیں ہے تو پہلے کہاں رہتی تھی

پہلے جہاں رہتی تھی اب وہاں میرا کوئی نہیں بچا اس لیے اب مجھ پہ ایک
مہربانی کریں مجھے کسی دارالعلوم میں چھوڑ دیں۔

سعد اس کی حالت کو سمجھ نہیں پارہا تھا وہ تو بیچارہ اپنی ہی پریشانیوں میں گرا
ہوا تھا اور اچانک سے ایک اور مصیبت اس کے سران پڑی تھی۔

کیا تم سیریس ہو کہ تمہیں دارالعلوم میں جانا ہے۔

جی ہاں۔

مجھے تم اچھے گھر کی لڑکی لگتی ہو اور جواج کل حالات ہیں مجھے نہیں لگتا کہ وہاں جانا چاہیے۔

تو پھر میں کہاں جاؤں۔ ہانیہ نے انسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھاتے ہوئے سعد کی طرف دیکھتے کہا

اگر تم چاہو تو میں تمہارے رہنے کے لیے بندوبست کر سکتا ہوں دیکھو مجھے غلط مت سمجھنا میں تمہاری مدد کسی بھی غلط نیت سے نہیں کر رہا میرے گھر میں بھی ایک بہن ہے اور ایک لڑکی کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے وہ میں

جانتا ہوں اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں سعدیہ بولتا ہوا ہانیہ کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

ہانیہ کے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا اس کی مدد لینے کے سوا اور وہ دیکھتے ہی اسے جان چکی تھی کہ وہ ان مردوں میں سے نہیں ہے جو کسی کی مجبوری کا فائدہ اٹھائیں۔



مجھے منظور ہے تمہاری مدد۔

ٹھیک آؤ چلو میرے ساتھ۔

سعد ہانیہ کو لے کر اپنے فلیٹ پر آگیا تھا اس نے فلیٹ کو کھولتے ہوئے اپنے پیچھے کھڑی ہانیہ کو اندر آنے کا کہا اور خود ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔

یہ میرا پارٹمنٹ ہے تم جب تک چاہیں یہاں رہ سکتی ہو وہ اپنے ہاتھ میں
پکڑی ہوئی چابی کو اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

اور پھر والٹ نکالتے ہوئے کچھ پیسے ہانیہ کی طرف بڑھائے۔

نہیں مجھے ضرورت نہیں اس نے پیسے لینے سے نکال کیا۔

دیکھو تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے اس لیے دے رہا ہوں رکھ لو اور یہ میں
ایسے ہی نہیں دے رہا جب بھی تمہارے پاس پیسے ہوئے تو مجھے واپس کر
سکتی ہو ٹھیک ہے۔

اس نے پھر سے ہانیہ کی طرف پیسے بڑھائے تھے ہانیہ نے اس بار ہاں میں
سر ہلاتے ہوئے اس سے لے لیے۔

یہاں تمہیں کسی بات کا کوئی خطرہ نہیں ہے یہاں محفوظ ہو تم کوئی بھی
سکیورٹی سے پیچھے بنا اس اپارٹمنٹ تک نہیں اسکتا اور راشن وغیرہ لے انا
پاس ہی یہاں سٹی مال ہے اس میں سے جا کر۔

کوئی بھی ضرورت ہو تو تم مجھے کال کر سکتی ہیں۔

پر میرے پاس موبائل نہیں ہے کیسے کال کروں گی تمہیں۔

کرنا اگر تم لوگ کوئی ایمر جنسی ہو تو تم باہر گارڈ سے بول سکتی ہو مجھے کال
کرنے کا ٹھیک ہے اور بعد میں تمہارے لیے موبائل کا بندوبست کر دوں گا
تم آرام سے اب یہاں رہ سکتی ہو جب تک تم رہنا چاہو اور میں اب چلتا ہوں
لاک لگا لو دروازے کو سعدا سے کہتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا۔

ہانیہ نے اس گھر کو دیکھا جو کافی خوبصورت تھا مگر ایسا لگ رہا تھا جیسے کافی دنوں سے بند رہا ہو اور یہاں پر زیادہ تو نہیں مگر کچھ کچھ دھول مٹی ضرور جمی ہوئی تھی اس نے پورے گھر کا جائزہ لینے کے بعد کچن کا رخ کیا جہاں زیادہ کچھ نا تھا کچھ ڈرائی فروٹس تھے اور کچھ کھانے پکانے کے مصالحے دال چاول چینی وغیرہ تھوڑی تھوڑی سی پڑی ہوئی تھی۔ اس نے فرج کھول کر دیکھا تو اس میں پانی کی بوتلیں اور کچھ سو سس پڑی ہوئی تھی اس نے پانی کی بوتل نکالی اور پانی پیا پھر سامنے تین کمروں میں سے ایک کمرے کا دروازہ کھولا اور کمرے کا جائزہ لینے لگی جہاں کافی خوبصورت مہنگا فرنیچر سیٹ کیا گیا تھا اسے تو جیسے کسی بھی چیز سے کوئی غرض نہ تھا اب۔ وہ اہستہ اہستہ چلتی ہوئی جا کر بیڈ پر بیٹھی اور اس کے بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے انکھیں موند لی اور اپنے ساتھ ہوئے واقعہ کے بارے میں سوچنے لگی اس کی والدہ کا انتقال ہوتے ہی اس کے چاچا اور چاچی نے اسے دوسرے

دن رات کو اسے گھر سے باہر نکال دیا کہ اب جا یہاں تیرا کوئی نہیں ہے ہم
تیری ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے تیری ایک ماں تھی جو مر گئی اب ہمارا تیرے
ساتھ کوئی واسطہ نہیں اس کی چاچی نے اسے گھر سے رات کو ڈھکے دے کر
نکال دیا تھا۔



عادل میں حیدر کا داخلہ اور سب کچھ کروا چکا ہوں اب بس اسے کل
چھوڑنے جانا ہے ہاسٹل سمجھ نہیں رہا کہ کیا کروں کیسے جاؤں

بھائی اپ فکر کیوں کر رہے ہیں اپ رہنے دے میں حیدر کو کراچی چھوڑاتا
ہوں

اور اب تو بھا بھی بھی ہے اور بھا بھی یہاں اکیلی کیسے رہیں گی اب یہیں
رکیں میں کل حیدر کو لے کے نکل جاؤں گا کراچی کے لیے اب اس بات
کی فکر نہ کریں بھائی۔

عادل تیرا شکریہ یہ یار تو نے میری پریشانی دور کر دی ہائیل نے عادل کو گلے
لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے دور ہو کر بولا چل ٹھیک ہے پھر میں حیدر
کی پیکنگ وغیرہ کر دیتا ہوں تو کل صبح اسے جلدی لے کر کراچی کے لیے
نکل جانا۔

جی ٹھیک بھائی۔ پھر عادل نے اپنے موبائل کی طرف دیکھا جہاں احمد کی
کال آرہی تھی بھائی احمد کی کال آئی ہے تو میں ادھر جا رہا ہوں رات تک گھرا
جاؤں گا عادل اپنی بائیک کی چابی اٹھاتے ہوئے بولا اور ہائیل کو کوئی بھی
بات کرنے کا موقع دیے بغیر باہر چلا گیا۔

یہ کیا کرنے گیا ہے احمد کے پاس ہاتیل پر سوچتے ہوئے بولا اور پھر
حیدر کی پیکنگ کرنے کے لیے الماری سے اس کی چیزیں اور سب سامان
نکلنے لگا۔



عادل احمد کے پاس پہنچا تو وہ پہلے ہی اس کا انتظار کر رہا تھا۔

ہاں میرے یار احمد اٹھتا ہوا اس کے گلے لگا اور بولا کیسے ہو

بس یار دیکھ لے کیسا ہوں عادل اسے اپنے سر اور پاؤں کی پٹی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے بولا

ابے یہ کیسے ہوا احمد نے عادل کی چوٹ کو دیکھتے ہوئے فکر مند ہوتے کہاں

بس کچھ نہیں ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

اور تو نے مجھے بتایا تک نہیں احمد ناراض ہو کے بولا۔

اصل میں یار بس آج کل کچھ حالات ایسے چل رہے ہیں کہ تمہیں بتا نہیں
سکا

اور آج میں تیرے پاس ایک کام کے سلسلے میں آیا ہوں اور مجھے یقین ہے
کہ تم میری مدد ضرور کرے گا۔

ہاں میرے یار تو اپنا بھائی ہے بول کیا مدد چاہیے تمہیں۔

تجھے یاد ہے ایک بار تو نے بولا تھا کہ دبئی میں تمہارا کاروبار ہے گاڑیوں کا۔

اور تو نے کہا تھا کہ وہاں جا کے ریس میں حصہ لے سکتا ہوں اور تو اپنے گاڑیوں کے شور و م میں کام کرنے کا بھی بول رہا تھا تو اس بارے میں میں نے سوچا ہے میں اب وہاں جانا چاہتا ہوں۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے اصل میں میں بھی کچھ عرصے کے لیے دبئی جا رہا ہوں وہاں کے بزنس کو ہینڈل کرنے کے لیے تو ایسا کر تو اپنا پاسپورٹ اور ویزے کے ڈاکو منٹ ریڈی کر و اباقی کا سب میں دیکھ لیتا ہوں۔

تھینک یو یار تھینک یو تیرے جیسے دوست قسمت والوں کو ملتے ہیں عادل خوش ہوتے بولا۔

اور تو مانتا ہے کہ تو قسمت والا ہے جسے میں ملا ہوں احمد ہنستے ہوئے عادل سے بولا۔

بالکل شاید میں دوستی کے معاملے میں قسمت والا ہے جسے تم جیسا دوست ملا۔

چل چل اب یہ ایمو شنل باتیں چھوڑ تیرا کام ہو جائے گا۔ اور ہم ساتھ ہی نکلیں گے یہاں سے دبئی کے لیے اور پیپر کا کام بھی میں چاہتا ہوں کہ میں ہی تیار کروادوں کیا کہتا ہے اس بارے میں۔

نہیں وہ تو رہنے دے اس کے بارے میں مجھے بھائی سے بات کرنی پڑے گی ان کو منانا پڑے گا اور یہ میں کر لوں گا۔

چل ٹھیک ہے جیسے پھر تیری مرضی ہم اس مہینے کی آخر میں ہی دبئی کے لیے نکلیں گے۔

کیا تو اس ہفتے کی بات کر رہا ہے یہ تو بس مشکل سے سات اٹھ دن بچے پھر۔

یار اب بات اسی ہے کہ تیرے پاس ایک ہفتہ ہے اب ایک ہفتے میں تجھے اپنا سارا کام کروانا ہو گا اور جو نہ ہو سکا وہ میں کر دوں گا۔

اچھا چل ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں بھائی میرا انتظار کر رہے ہوں گے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔

ٹھیک ہے اور جیسے ہی تیرے سارے ڈاکو منٹس کا کام ہو تو مجھے بتا ضرور دینا

ZNZ
Zubi Novels Zone

ہاں ہاں ضرور بتاؤں گا اللہ حافظ کہتا عادل مردان کھانے سے اٹھتا ہوا اپنے گھر کی طرف نکل گیا۔



تینوں بھائی چکن میں گھسے ہوئے رات کے کھانے کا بندوبست کر رہے
تھے حیدر پیاز کاٹتے ہوئے بولا۔

عادل بھائی ہم نے بھی کیا خواب دیکھے تھے کہ بھابھی آئیں گی اور ہم آزاد
ان سب کاموں سے مگر اب تو دور دور تک ایسی کوئی امید نظر نہیں آرہی وہ
پیاز کاٹتے ہوئے اپنے انسو پہنچتا بولا۔

حیدر میری بات سن میری شیر تو کیا چاہتا ہے کہ تیرے لیے ایک دن کی
دلہن اکر کھانا بنائے۔

ارے نہیں بھائی وہ تو اتنی پیاری ہیں ان سے تو دل ہی نہیں کرتا کہ کوئی کام
بھی کروائیں میں فیوچر کی بات کر رہا ہوں کہ فیوچر میں بھی ہمیں کچھ ایسا
نظر نہیں آرہا کہ کوئی ہمارے لیے کھانا بنائے گا بھابھی کو تو دیکھتے ہوئے

ایسے لگتا ہے اگر انہوں نے جھاڑوا اٹھایا تو جھاڑو شرم جائے گا کہ اتنی خوبصورت لڑکی کے ہاتھوں میں کیسے اگیا۔

ویسے بھائی حیدر کی بات کہیں نہ کہیں سچ ہے کہ ہمارے خواب تو بڑے تھے کہ ہم اپنی بھابی کے لاڈلے دیور بنے وہ ہمارے لیے لذیذ کھانے بنائے اور ہم ان کے کھانا کھانے کی تعریف کرتے کرتے تھک جائیں مگر بھابھی کو دیکھتے لگتا ہے کہ انہوں نے تو کبھی چائے بھی نہیں بنائی ہوگی۔

ان کی بات سنتے ہوئے ہابیل بولا میں شادی کر کے اس لیے نہیں لے کے آیا اسے کہ وہ یہاں کے تم لوگوں کی نوکر بن جائے اور وہ تو میرے کام نہ کرے تم لوگ تو پھر بھی دیور ٹھہرے ہابیل ہنستا ہوا بولا اور روٹی بناتے ہوئے اس نے توے پہ ڈالی۔

عادل نے دوسرے چولہے پر ہانڈی رکھتے ہوئے ہانیل سے کہا۔ بھابی بہت پیاری ملی ہیں ہمیں اور ہم انہیں تھوڑی کام کرنے دیں گے ہم خود نو کر بننے کے لیے حاضر ہیں جناب۔ وہ حیدر اور ہانیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

بھائی جو بھی ہو اور پر ایک بات کی تو مجھے بہت خوشی ہے ہمارے جو بھتیجیاں بھتیجے ہوں گے وہ دنیا کے خوبصورت پیارے بچے ہوں گے یہ تو میں سو فیصد یقین سے کہہ سکتا ہوں۔۔

اچھا اچھا بھابی کی دیور اب چپ ہو جا۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر میں کھانا بنا چکا تھا قابل نے ایک ٹری میں کھانا لگایا اور حیدر کی طرف بڑھایا۔

یہ کیا۔ حیدر نے خود کی طرف ٹرے بڑھاتے ہوئے ہانیل کو دیکھا تو کہا۔

جا جا کر بھابی کو کھانا دے کرا۔

بھائی میں جاؤں اپ کیوں نہیں جارہے۔

زیادہ سوال جواب مت کر جادے کر ادیکھ نہیں رہا میں کام کر رہا ہوں۔

ہابیل نے باقی پلیٹوں میں کھانا ڈالتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا۔

حیدر منہ بناتا ہوا اٹھا کر رہاء کے کمرے کی طرف چلا گیا

عادل اور ہابیل بھی اپنی اپنی ٹرے اٹھا کر کچن سے باہر براندے کی طرف
اتے ہوئے کھانا کھانے بیٹھ گئے۔

بھائی مجھے اپ سے ایک بات کرنی ہے۔

ہائیل کھانا کھاتے ہوئے بولا۔

ہاں بولو عادل کیا بات ہے۔

عادل ذرا ہچکچار ہاتھ اپنے بھائی سے بات کرتے ہوئے کہ وہ جو بات کرنے جارہا تھا کیا اس کا بھائی مان جائے گا۔

پھر ذرا رکنے کے بعد بولا بھائی احمد کی کمپنی ہے باہر دبئی میں گاڑیوں کی اس نے مجھے نوکری کرنے کا کہا ہے اپنی کمپنی میں وہ چاہتا ہے کہ اس کی دبئی والی کمپنی میں کام پر لگ جاؤں۔

عادل تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے ہائیل نے روٹی کا توڑا ہوا نیوالا واپس ٹرے میں رکھتے ہوئے کہا۔

اس میں دماغ خراب ہونے والی کیا بات ہے بھائی۔ کیا ہم ساری زندگی اسی کام میں لگے رہیں گے اس کام سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے بس اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنا ہم اسانی سے گزارا کر سکیں اور میں اسی غربت کی زندگی سے تنگ اچکا ہوں بھائی میں ساری زندگی ورکشاپ پر کام کرتے نہیں گزر سکتا میں نے احمد کو بول دیا کہ مجھے اس کی نوکری قبول ہے۔

جب تو سب کچھ خود ہی کر چکا ہے تو پھر مجھ سے پوچھنے کی بھی کیا ضرورت تھی صحیح کہا تو نے تو غربت کی زندگی سے تنگ اچکا ہے ٹھیک ہے تو جو کرنا چاہتا ہے کر میں تیرے راستے میں نہیں اوں گا۔

ہابیل اس کے پاس سے کھانے کی ٹرے اٹھاتا ہے وہ واپس کچن میں رکھنے چلا گیا اور پھر واپس اتا ہوا بولا کل صبح حیدر کو لے کے نکل جانا کراچی کے لیے اگر نہیں جانا تو ابھی ہی بتا دینا مجھے ہابیل عادل کو بولتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

حیدر کھانا دیکھ کر باہر آیا تو اس نے ہابل کو کافی غصے میں دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا بھائی آپ پر غصہ کیوں کر رہے ہیں کیا ہوا ہے

کچھ نہیں ہوا تو کھانا کھا کر اور پتہ نہیں کل تجھے جانا ہے تو اپنی ہر چیز سنبھال کر رکھ لینا ٹھیک ہے

حیدر منہ بناتا ہوا بولا ٹھیک ہے بھائی رکھ لوں گا اور پھر کھانا کھانے لگا۔



ہابیل جب کمرے میں آیا تو رات کے دس بج چکے تھے اس نے رہاء کی طرف دیکھا جو بیڈ گراؤنڈ سے ٹیک لگائے سوچکی تھی اور اس نے کھانے کی طرف دیکھا جو ویسے ہی پڑا ہوا تھا

ہاتیل اگے بڑھا اور بہت ہی احتیاط سے رہاء کو اٹھاتے ہوئے بیڈ پر صبح سے لٹایا رہاء کو ایسے بے خبر سنتے ہوئے دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ وہ کافی گہری نیند سوتی ہے۔

پھر اس نے رہاء کے پاؤں کی طرف دیکھا جہاں خوبصورت دودھیا پاؤں پر لال ہلکی ہلکی سی خراشیں لگی ہوئی تھی شاید کل بھاگتے ہوئے ہی یہ چوٹ آئی ہوگی آپ کو۔ پھر ہاتیل اٹھا باہر گیا اور فرسٹ ٹریٹ بکس اٹھا کر لایا اور اس کے پاؤں کی چوٹوں پر بہت ہی احتیاط اور عوام سے مرہم لگانے لگا۔

اس کے پاؤں پر مرہم لگانے کے بعد اٹھا اس کے پاس اتے ہوئے زمین پر ہی پنچوں کے بل بڑتے ہوئے بہت آرام سے رہاء کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا

اور بولا۔

رہاء میں جانتا ہوں گنہگار ہوں میں اپ کا شاید ہی کبھی اپ مجھے معاف کروائیں لیکن میرا اپ سے وعدہ ہے یہ اپ کی زندگی کا وہ آخری درد ہو گا جو اپ کو میری وجہ سے ملا ہے اب میں کبھی اپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا میں اپنی محبت سے اپ کو یقین دلاؤں گا کہ اس دنیا میں مجھ سے زیادہ اپ سے کوئی محبت نہیں کر سکتا اب ہم نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور آپ ہی بتائیں اگر میں اپ سے اکر کہتا کہ اپ مجھ سے شادی کر لیں تو کیا اپ مان جاتی۔

یقیناً نہیں مانتی اپ۔ اب کبھی بھی میرے دل کے جذبات میری محبت کو نہیں سمجھتی۔

اب کو کھودینے اور پالینے میں صرف میرے پاس دو ہی دن تھے اور ان دو دنوں میں کس قدر میں تڑپا ہوں یہ میں ہی جانتا ہوں

اور آپ بتائیں دو دنوں میں ایسا ہو سکتا تھا کہ آپ مجھ سے شادی کے لیے مان جاتی۔ نہیں مانتی آپ نہیں کرتی شادی مجھ سے کسی اور کی ہو جاتی آپ۔

اور میں کیسے دیکھتا کسی اور کی ہوتی ہوئی آپ کو۔ کسے برداشت کرتا کسی اور کے ساتھ آپ کو۔ اس سوچ نے ہی میری روح کو تڑپا کر رکھ دیا تھا کہ آپ کسی اور کی ہونے جا رہی ہیں۔

اگر آپ کسی اور کے ہو جاتی تو کیا میں زندہ رہے پاتا۔ آپ کو تو پتہ بھی نہ ہوتا کہ کوئی ہابیل آپ کی چاہت میں مر چکا ہے۔ آپ مجھے معاف کر دیں ہابیل نے اس کے ہاتھ کو چومتے کہا۔ اگر میرے پاس کوئی اور راستہ ہوتا تو کبھی بھی آپ کو اس طرح سے نہ اپنا بناتا۔ ہابیل ایسے ہی رہاء کے پاس بیٹھا

اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ رہا پھر وہ کافی دیر ایسے ہی بیٹھے رہا کو دیکھتا رہا اور پھر دھیمے سے مسکراتے ہوئے اس نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اٹھ کر بیڈ سے چادر اٹھاتے ہوئے رہا کے اوپر دی اور پھر فرسٹ بکس اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا

صبح کے اٹھ بجے ہابیل ناشتے کی ٹرے پکڑے ہوئے رہا کے کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں اتے ہوئے ہابیل نے ناشتے کی ٹریک کو سائیڈ میز پر رکھا اور رہا کو جگانے کے لیے اس کی طرف گیا۔

میڈم جی اٹھے ناشتہ کر لیں۔

رہا ہابیل کی آواز سنتے ہوئے برا سامنہ بناتی دوسری طرف کروٹ لے کر سو گئی۔

ہاتیل رہا کو منہ بناتے دیکھ کر مسکرایا اور اس کے پاس ہی تھوڑی سی جگہ پر بیٹھ گیا۔

اور پھر اس کے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کان کے پاس اپنے چہرے کو لاتے ہاتیل رہا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

صبح بخیر میڈم جی اٹھ جائیں اپ کا شوہر آپ کے لیے ناشتہ لے کر حاضر ہے۔

رہا نے اپنے کان کے پاس سرگوشی اور کسی کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتے دھیمے سے آنکھیں کھولیں اور گردن گھما کر ہاتیل کی طرف دیکھا اور پھر ایک دم سے اٹھتی ہوئی اس سے دور ہوئی۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ اب تم مجھے سونے بھی نہیں دے سکتے زندگی تو عذاب بنادی تم نے میری اب اور کیا چاہتے ہو تم رہا جلدی سے اپنے کھولے بالوں کا جوڑا بناتے بولی۔

میڈم جی دیکھیں میں آپ کے لیے ناشتہ بنا کر لایا ہوں میں تو بس آپ کو جگا رہا تھا۔ ہانہیل نے ناشتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اوہیلو جاہل تم کرتے ہو گے سو کے اٹھتے ہی ناشتہ میں پہلے فرش ہوتی ہو پھر رہا ہانہیل کو غور سے دیکھتے بولی نہ جانے کس گناہ کی سزا کے طور پر یہ دن دیکھنے پڑھ رہے ہیں مجھے۔

رہا ابھی تک کل والی حالت میں ہی موجود تھی رہا بیڈ سے اٹھی کمرے میں ایک طرف پڑے اپنے سوٹکیس کی طرف بڑی اور اسے کھولنے لگی جو

کل اس کے چاچا چچی نے اس پر مہربانی کرتے ہوئے اس کا کچھ سامان اسی دے بھیجا تھا ساتھ۔

ہاتیل نے جب اسے سوٹکیس کو کھولتے دیکھا تو بولا۔ ایک منٹ رکھیں یہ اپ کیا کر رہی ہیں۔

رہاء نے پیچھے مڑ کر ہاتیل کو غصے سے گھورا اور اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے بولی اب کیا ساری زندگی میں اسی چوڑے میں گزار دوں۔

ارے نہیں نہیں بالکل نہیں ایک منٹ رکھیں انہیں نکالنے کی ضرورت نہیں ہے میں دیتا ہوں اپ کو کپڑے۔

ہاتیل اس کمرے میں رکھی ہوئی الماری کی طرف بڑا اور پھر الماری میں
سے ایک خوبصورت سا محرون رنگ کا سوٹ نکال کر رہاء کی طرف بڑھایا

یہ لیں یہ پہنے اپ۔

کیا مطلب تمہارا اب تمہارے کپڑے دیے ہوئے میں پہنوں گی۔

اور پھر رہاء کچھ سوچتے ہوئے بولی۔ ایک میٹ کیا تم نے پہلے سے ہی
کپڑے لے کر رکھے ہوئے ہیں اوو وواہ مطلب کہ تمہاری پلیننگ کافی ٹائم
سے چل رہی تھی مجھے ذلیل کر کے شادی کرنے کی۔

نہیں نہیں میری کوئی پلاننگ نہیں چل رہی تھی یہ تو میں کل ہی لے کر آیا تھا پ کے لیے۔

جھوٹ ایک اور جھوٹ پتہ ہے تم میں ایک خاص بات ہے کہ تم جھوٹ کو ایسے بولتے ہو کہ سامنے والے کو لگے کہ یہی سچ ہے نہیں چاہیے مجھے تمہارا سوٹ رہا اس کے ہاتھ سے سوٹ کو کھچتے ہوئے بیڈ پر پھینک دیا اور دوبارہ سوٹ کیس کی طرف بڑی۔

ٹھیک ہے نہ پہنیں اپ۔ مگر اپ کی ایک اور چیز بھی تھی میرے پاس اگر اپ میری بات مان لیتی تو وہ اپ کو مل جاتی پر اپ کی مرضی ہا بیل دوبارہ الماری کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

ہا بیل کے بولتے ہی رہا اس کے ہاتھ سوٹ کیس کی زپ کھولتے روکے اور اس کی طرف دیکھتے بولی۔ کون سی چیز ہے میری تمہارے پاس۔

وہ چیز یہ ہے۔

ہاتیل نے الماری سے کچھ نکالتے ہوئے اسے دکھایا۔

یہ تو میرا موبائل ہے رہا جلدی سے اس کی طرف اتے ہوئے بولی۔

میرا موبائل میرے حوالے کر واور یہ تمہارے پاس کیسے آیا۔

یہ موبائل مجھے آپ کے ڈرائیور نے دیا تھا تو سوچا صحیح وقت آئے گا تو آپ کو
دے دوں گا پر پھر سوچا کہ آپ کو اس گھر میں ویسی ہی ازادی ملنی چاہیے
جیسے آپ کو آپ کے مائیکے میں تھی

میرا موبائل مجھے دور ہاء نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا چاہا تو اس نے
موبائل کو اپنے پیچھے چھپا لیا۔

مل جائے گا پ کو اگر آپ یہ سوٹ پہن لیتی ہیں تو ہانہیل نے بیڈ پر پھینکے
ہوئے سوٹ کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

رہاء کوئی بھی بحث کیے بغیر پیچھے مڑی اور بیڈ سے سوٹ اٹھاتی ہوئی اس کی
طرف اتے بولی۔ پہن لوں گی اب دو میرے موبائل۔

جی دے دوں گا اب فریش ہو کے آجائے آپ کو آپ کا موبائل مل جائے گا
۔ کہاں ہے تمہارا واش روم رہاء نے کمرے کے چاروں طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔

رہاء کو ہاتیل پر غصہ تو بہت ا رہا تھا مگر اس نے کنٹرول کیا اور سوچ رہی تھی کہ ایک بار موبائل مل جائے پھر اسے بتاتی ہے وہ کہ وہ کیا چیز ہے

میڈم جی واش روم باہر کی طرف ہے وہ کیا ہے نا ہم ڈل کلاس لوگ ھے اور ایک ہی گھر میں 10 واش روم ہم افورڈ نہیں کر سکتے۔

آپ انیں میں اپ کو دکھاتا ہوں۔

ہاتیل باہر کی طرف جاتا ہوا بولا رہاء بھی اس کے پیچھے ہی باہر آگئی۔

وہ سامنے اپ کو دکھا ہے وہ واش روم ہے اب وہاں جا کر فریش ہو جائیں رہاء کچھ بھی بولے بغیر فریش ہونے کے لیے چلی گئی تو ہاتیل بھی پیچھے مڑا تو سامنے ہی حیدر اور عادل اسے دیکھ رہے تھے

عادل نے ہابیل کو مسکراتے ہوئے کہا

ماشاء اللہ سے بھائی اپ سارے زن مریدی کے ریکارڈ توڑیں گے۔

تو تمہیں کیا مسئلہ ہے تو بھی توڑ دینا۔

ہابیل کمرے میں اتا ہوا اپنے کے سامنے اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے بولا۔

جی جی بھائی بالکل اپ سے ہی کلاس لوں گا زن مرید بننے کی عادل انکھ مارتا
ہوا بولا۔

ہابیل بیڈ کی طرف بڑا اور وہاں سے تکیہ اٹھا کر عادل کو دے مارا۔

عادل ہانبل کا پھینکا ہوا تکیہ کیچ کرتے بولا۔ دیکھ حیدر بھائی اپنی بیوی کے لیے ابھی سے لڑنا شروع ہو گئے ہیں ہم سے اگے اگے دیکھو ہوتا ہے کیا ہمارے ساتھ۔

حیدر نے اس کی کسی بات کا جواب نہ دیا حیدر کا منہ بنا ہوا تھا کیونکہ آج دوپہر ہی اسے عادل نے کراچی چھوڑنے جانا تھا۔

ہانبل حیدر کی ادا سی دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑا اور اس کے چہرے کو ہاتھ کے پیالوں میں بھرتے ہوئے بولا بھائی کی جان تجھے دور بھیجنے سے مجھے بھی کوئی خوشی نہیں ہو رہی 24 گھنٹے تمہاری طرف ہی سوچ رہے گی میرا بھی دل نہیں چاہتا کہ تم جاؤ مگر آج تمہارے مستقبل کی بات ہے تمہیں جانا ہے خوب محنت کرنی ہے دل لگا کے پڑھنا ہے کسی بھی لڑکے سے لڑنا

نہیں ہے وہاں پر کوئی بھی مسئلہ ہو فوراً اپنے بھائی کو فون کرو گے تم مجھ
رہے ہونہ میری بات۔

ہانہیل کی بات سوتے ہوئے حیدر نے ہاں میں سر ہلایا پھر ہانہیل سے لپٹ کر
بولا۔ بھائی میں اپ کو بہت یاد کروں گا بہت زیادہ یاد آئے گی اپ دونوں
کی۔

ہانہیل نے بھی اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پیار کیا اور کہا ہم تم سے ہر ہفتے
ملنے آئیں گے ٹھیک ہے اور جب چاہے تم کال کر سکتے ہو اپنے بھائیوں کو۔

حیدر نے ہاں میں سر ہلایا اور ہانہیل سے دور ہوا تو عادل نے اس کو پیچھے سے
پکڑتے ہوئے اٹھالیا اب میرے شیر اداس ہوتا ہے دیکھ تیری اداسی نے
تیرے اندر کے شیر کو سلا دیا دیکھو منٹوں میں کیسے اٹھالیا میں نے۔

بھائی بھائی یہ چیٹنگ ہے پیچھے سے ا کے پکڑا ہے اپ نے مجھے سامنے سے ا کے اٹھاتے ہیں نا پ مجھے۔ اور یہ دیکھیں اپ سے بڑے میرے ڈولے ہے حیدر اپنی شرٹس کو اپنے بازوؤں پر چڑھاتے ہوئے اپنے بھائی کو اپنے ڈولے دکھائے

عادل اسے ہی حیدر کی اداسی کو منٹوں میں دور کر دیتا تھا۔

ہائیل ان دونوں کی حرکتیں دیکھ کر ہنس رہا تھا عادل ایسے ہی ہمیشہ حیدر کے ساتھ بچہ بن جاتا تھا۔

اور حیدر روز یہی بولتا رہتا تھا کہ وہ بڑا ہو گیا ہے وہ اب اپنے بھائیوں کو اٹھا سکتا ہے

مگر عادل یہ کہہ کر اسے چھوٹا کہہ دیتا ہے کہ جس دن تو نے مجھے اٹھا لیا اس دن تو بڑا ہو جائے گا وہ تب سے حیدر کی کوشش جاری تھی کہ وہ اپنے بھائی

کو کب اٹھائے گا۔ اور پھر بیچارہ حیدر روز رات کو دودھ پینے کے بعد اپنی
باڈی کو دیکھتا رہتا کہ کب وہ بڑا ہو گا۔

ہائیل ان دونوں کو مستی کرتے ہوئے دیکھ کر بولا۔
دونوں مستی چھوڑو اور تیاری پکڑو ایک بجے والی بس پر تم لوگوں کو نکلنا ہے
کراچی کے لیے۔
بھائی سب کچھ تیار ہے ایک بجتے ہی ہم نکل جائیں گے۔

صحیح ٹھیک پھر بھی دیکھ لو کوئی چیز رہے نہ جائے میں جب تک تیری بھابی
کے کمرے میں اس کا موبائل رکھ کر اتا ہوں۔ ہائیل انہیں بولتا ہوا رہا کہ
کمرے کی طرف چلا گیا۔



رہا فریش ہو کر ائی تو سامنے ہی ہابیل بیڈ پر لیٹا ہوا تھا رہا اپنے بال ٹاول سے خشک کرتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی ہابیل اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ راہانے ایتنے میں سے اپنے پیچھے ہابیل کو دیکھتے ہوئے پایا تو اس کی طرف مڑتے ہوئے بولی۔

یہ اپنی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا بند کرو گے میں انکفر ٹیبل فیل کر رہی ہوں۔

اف یہ اپ کی ادائیں ان اداؤں نے تو مجھے پاگل کر دیا ہے۔

ہابیل اپنے دل پر ہاتھ رکھتا ہوا اٹھا اور رہا کی طرف اتے ہوئے بولا۔

یہ تم اپنے گھٹیا ڈائلاگ بولنا بند کرو۔ اور دواب میرا موبائل۔

جی جی بالکل میں اپنی بات کا پکا انسان ہوں ہاں بیل اپنی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

رہاء نے موبائل لیتے ہی چیک کیا تو موبائل اف تھا شاید اس کی بیٹری لوہے رہاء مصروف سے انداز میں موبائل کو دیکھتے ہوئے بولی۔

رہاء نے جب سامنے کی طرف دیکھا تو ہاں بیل اس کی طرف بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہاں۔۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔

رہا اس کے سامنے آتے ہوئے اسے دیکھ کے بولی۔

دیکھ رہا ہوں یہ غرور اپ پر چتا ہے ایک تو اب خوبصورت اور اوپر سے اپ کی ادائیں اف اس بندے کی تو حالت ہی خراب کر رہے ہیں۔

رہا تنز کرتے ہوئے بولی۔ تمہاری شکل سے لگتا نہیں کہ تم ایسی گھٹیا باتیں بھی کر سکتے ہو۔ پر لوگوں کی شکل پہ کہاں لکھا ہوتا ہے کہ وہ کیسے ہے جیسے تم دکھنے میں کچھ حقیقت میں کچھ۔

اور اب ہٹو آگے سے جہاں دیکھو وہاں دیوار بن کر کھڑے ہو جاتے ہو رہا اسے سائیڈ پر دھکیلتی ہوئی بیڈ کی طرف ای اور دوپٹہ اٹھا کر اوڑھا آج نہ جانے کیوں اسے ہابیل کی نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھی یہ پہلی بار ہوا تھا کسی مرد کی نظروں سے اسے اتنی الجھن ہو رہی تھی۔

ہاتیل اس کی طرف آیا اور دوپٹے کو اس کے گلے سے نکالتے ہوئے اس کے سر پر اڑا دیا۔

پھر ہاتیل اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا اپنے کے سامنے لایا اور خود اس کے پیچھے کھڑے ہوتے اسے اپنے میں دیکھتے ہوئے بولا۔

اب سے اپ ایسے ہی دوپٹہ اڑ کر کمرے سے باہر آیا کریں گی۔

یو مین میں یہ تھان ہر ٹائم لپیٹ کر گھومتی رہوں۔

رہاء نے خود پر اوڑھے ہوئے دوپٹے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

یہ تھان نہیں سر کی عزت ہے اپ کو میں کوئی برخا وغیرہ پہننے کا نہیں کہ رہا دوپٹہ ہے اب سے اپ ایسے ہی اڑ کر سب کے سامنے آئیں گی ٹھیک ہے۔

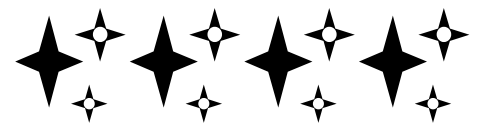
اور تم مجھے کون ہوتے ہو حکم دینے والے رہا اس کی طرف کھلتے ہوئے
سینے پر ہاتھ باندھتے بولی۔
میں اپ کا شوہر ہوتا ہوں یقین نہیں اتنا آپ کو تو نکاح نامہ پڑا ہے دکھاؤں
اپ کو۔

واٹ ایور 'رہا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ میں اس نکاح کو نہیں مانتی اور "
یہ جو رسمی نکاح ہے یہ ختم بھی ہو سکتا ہے تو تم زمین پر رہو زیادہ اڑنے کی
ضرورت نہیں۔ اور ہاں موبائل کا چارج دو مجھے اپنا موبائل چارج لگانا
ہے۔

رہا میڈم جی جو بھی ہو نکاح تو ہمارا ہو چکا ہے اور آپ کے بیوی بننے کے بعد میں کیسے زمین پر رہ سکتا ہوں۔ اور کیا کہا آپ نے چار جر چاہیے جی دیتا ہوں ہائیل یہ کہتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

راہانے ہائیل کو کمرے سے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ بس تمہیں میں اور برداشت نہیں کر سکتی بہت ہواؤں میں ہونا ہے دیکھنا کیسے جان چھوڑو آتی تم سے۔

رہا کو بس اب جلدی تھی اپنے موبائل ان ہونے کی جیسے ہی اس کا موبائل اون ہوتا ہے اس نے سعد کو کال کرنے کا سوچا۔



سعد نے جب دیکھا کہ اس کے نمبر پر رہاء کی کال آرہی ہے اس نے جلدی سے کال اٹھالی۔ ہیلو رہاء کہاں ہو تم یار تم ٹھیک تو ہونا سعد نے جلدی سے پوچھا۔

سعد میں ٹھیک ہوں۔ رہاء تم کہاں چلی گئی ہو سب پیچھے کیا کیا باتیں کر رہے ہیں پلیز تم مجھے بتاؤ کہاں ہو تم۔

سعد میں نے تمہیں یہی بتانے کے لیے فون کیا ہے لو کیشن سینڈ کر رہی ہوں تم جلدی سے اس لو کیشن پر اجاؤ۔

سعد رہاء کے بولتے ہی جلدی سے گھر سے نکلتے ہوئے بولا ہاں میں آرہا ہوں

او کے میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں تم جلدی انا مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

رہا تم بس مجھے لوکیشن سینڈ کرو میں بس پہنچتا ہوں ابھی۔

رہا نے او کے کہتے ہوئے کال بند کرتے ہی سعد کو لوکیشن سینڈ کر دی اور پھر سعد کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔



عادل اور حیدر کراچی کے لیے نکل چکے تھے ہابیل انہیں بس اسٹاپ پر بٹھاتے ہوئے واپس گھر کی طرف لوٹا تو اپنے گھر کے گیٹ کے سامنے ایک بڑی سی گاڑی کو کھڑے ہوتے دیکھا ہابیل جلدی سے اپنے گھر کی طرف

بڑا اگے بڑا تو گاڑی سے سعد نکل کر گیٹ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور اس نے گیٹ بجایا تو دوسری طرف سے رہاء نے جلدی سے دروازہ کھولا۔

سعد رہاء کو دیکھتے ہوئے جلدی سے گھر میں داخل ہوا تو ہابیل بھی اس کے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوا۔

رہاء کو ان دو دنوں میں پہلی بار کوئی اپنا دکھا تھا رہاء جلدی سے سعد کی طرف بڑی اور اس کے گلے لگ گئی رہاء کھود کو بہت اکیلا محسوس کرنے لگی تھی سب کی اتنی چاہت کے بعد سب اس سے ایسے منہ موڑ گئے تھے جسے وہ ان کی کبھی کچھ لگتی ہی نہیں تھی۔

رہاء ریلیکس دیکھو میں اگیا ہوں نامیری طرف دیکھو سعد نے رہاء کو روتے دیکھ کے کہا۔

رہاء نے پیچھے ہانپیل کو اتے دیکھا تو سعد سے دور ہوئی اور اپنے بہتے انسو پہنچنے لگی۔

رہاء تم ٹھیک ہونا کیا ہوا ہے تم یہاں کیسے ہو یہ کس کا گھر ہے سعد نے چاروں طرف گھر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اتنے میں گھر کے دروازے پر کھڑا ہانپیل بولا۔ یہ میرا گھر ہے اور یہ جو سامنے لڑکی ہے یہ میری بیوی ہے ہانپیل نے اگے بڑھتے ہوئے رہاء کو کلائی سے پکڑتے ہوئے اپنے پاس کیا۔

سعد نے ہانپیل کی طرف دیکھا اور بولا یہ تو وہ لڑکا ہے نا جس نے تمہاری مدد کی تھی یہ کیا بولتا ہے سعد کو سچویشن کی کچھ سمجھ نہیں لگ رہی تھی کہ آخر ہوا کیا ہے۔

سعد تمہیں میں بتاتی ہوں۔ رہاء اپنی کھلائی ہابیل کی گرفت سے چھڑوائی ہوئی بولی۔ یہ انسان ایک نمبر کا جھوٹا ہے اس نے مجھ پر الزام لگایا کہ اس کے ساتھ میں بھاگ گئی تھی مگر ایسا کچھ نہیں ہے اس نے انٹی اور انکل کے سامنے کہا کہ میں اس کے ساتھ تھی اور انہوں نے بنا میری بات سننے میرا اس سے نکاح کروادیا رہاء نے ہابیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

سعد حیران ہوا یہ سن کے کہ رہاء کا نکاح ہو چکا ہے اور رہاء کے انکل انٹی نے یہ تک نہیں بتایا کہ رہاء انہیں مل چکی تھی اور وہ ایسے کیسے کسی کے ساتھ اس کا نکاح کر سکتے تھے۔

انکل انٹی ایسا کیسے کر سکتے ہیں کسی انجان کی باتوں میں اکروہ تمہارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ سعد رہاء کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

سعد ہانپیل کی طرف آتے ہوئے بولا تم نے کیا سوچا کہ رہا اکیلی ہے اس کا کوئی نہیں اور تم جیسے انسان کے ساتھ رہے گی جس کے رشتے کی بنیاد جھوٹ پر ٹکی ہے۔

میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اور میں تمہیں ثابت کرنے کا پابند نہیں ہوں کہ میرے رشتے کی بنیاد جھوٹ پر ہے کہ شیچ پر اب نکلو تم بہن کے گھر زیادہ دیر بھائی کو روکنا نہیں چاہیے۔

آپنی بکواس بند کرو تم دیکھو سعد یہ کتنا ڈھیٹ انسان ہے کیسے اپنے جھوٹ پر قائم ہے میں اس کے ساتھ نہیں تھی۔

میں جیسے ہی پولر سے باہر نکلی تو خان بابا نے مجھے پک کر لیا میں گاڑی میں بیٹھی کچھ ہی راستہ تے کیا تھا کہ کچھ گنڈوں نے ہماری گاڑی کو گھیر لیا اور پھر

میں وہاں سے بھاگ نکلی وہ میرے پیچھے تھے اور انہوں نے ہی مجھے کڈنیپ کیا تھا جب مجھے ہوش آیا تو میں وہاں سے بھاگی تو راستے میں مجھے یہ انسان دکھا جس سے میں نے مدد مانگی یہ مجھے گھر لے کے گیا اور وہاں پہ انکل انٹی کو یہ لگا کے میں اس کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔ مجھے یہ سمجھ نہیں رہا کہ خان بابا نے بھی جھوٹ بولا کہ میں کسی لڑکے کے ساتھ پولر سے ہی چلی گئی تھی مگر وہ خود مجھے لینے آئے تھے ان کے سامنے ہی میں گاڑی سے نکل کر بھاگ گئی تھی انہوں نے کیوں جھوٹ بولا تم ان سے پوچھو۔

رہاء اب سمجھایا سعد اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالتے ہوئے بولا یہ سب کچھ کیا دھرا اس ہی انسان کا ہے اس نے ہی خان بابا کو دھمکایا ہو گا کہ وہ جھوٹ بولے اور اس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تم سے نکاح کر لیا آئی ایم رائٹ۔ سعد ہاتھیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

ہائیل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے کھڑے سعد کا منہ ہی توڑ دے۔

تم یہ بات مجھے کس بنیاد پر کہہ رہے ہو کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے نہیں نا تو تم مجھ پہ الزام نہیں لگا سکتے اپنی یہ شکل گم کرو یہاں سے اور ہاں یہ میری بیوی ہے اب اس کی طرف کسی نے انکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو ہائیل خانزادہ اس کی انکھیں نوچنے میں ٹائم نہیں لگائے گا ہائیل قدم بقدم سعد کی طرف بڑھتا ہوا اس کے روبرو اتے ہوئے بولا۔

بیوی۔ سعد اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاتے بولا۔

جب ایک لڑکی خود تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو تم کون ہوتے ہو اسے اپنے ساتھ باندھ کر رکھنے والے شاید تم اقدار سے واقف نہیں ہوں اس کی

مرضی کے بناتم اسے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے سمجھے میری بات یا سمجھاؤں
تجھے۔

سعد بھی ایک قدم ہابیل کے پاس ہوتے ہوئے بولا۔

ہاں نہیں سمجھا اور اس کے معاملے میں میں کبھی کچھ سمجھ بھی نہیں سکتا۔

یہ لڑکی نہیں میری زندگی ہے میری محبت میری چاہت ہے اور جو اس کی
طرف بڑھا اور جس نے اسے مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی میں اسے
یہی اسی زمین گاڑ دوں گا اب تو میری بات سمجھایا سمجھاؤں تجھے ہابیل بھی
اسی کے انداز میں بولا۔

دونوں ایک دوسرے کے امنے سامنے تھے ایسا لگ رہا تھا کہ کبھی بھی ان
دونوں میں لڑائی شروع ہو سکتی ہے ایک کی نظروں میں بے انتہا نفرت وہ
شدید غصہ تھا

جب کہ دوسرے کی نظروں میں انتہا کاشت جنون اور پاگل پن نظر رہا
تھا

سعد اہستہ سے ایک قدم پیچھے ہوا اور رہاء کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ کم
رہاء تم چلو میرے ساتھ اور جو بھی کھڑی پکائی ہے اس نے وہ میں خود دیکھ
لوں گا
میں بھی دیکھتا ہوں کیا کر لیتا ہے یہ۔

ہاتیل نے رہاء کی طرف دیکھا ایک گہری سی سانس لی اور بولا رہاء اندر جاؤ
۔ اس کا انداز حکم دینے والا تھا۔

میں کہیں نہیں جا رہی۔ میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی نہ کل نہ آج نہ
ہی آنے والے وقت میں سمجھے تم۔

ہاتیل سعد کے سامنے کھڑے ہوتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے
ہوئے شدید غصے میں دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھیتے ہوئے دھیمے انداز
میں دوبارہ بولا۔ رہاء میں نے کہا اندر جاؤ

رہاء کو ہاتیل کے اس طرح حکم دینے پر شدید نفرت محسوس ہوئی اور وہ سعد
کی طرف بڑی اور سعد کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے بولی میرا ہونے والا شوہر
سعد تھا تم نہیں میں تمہارے ساتھ کبھی بھی رہنا پسند نہیں کروں گی
نفرت ہے مجھے تم سے سمجھے تم۔

سعد نے رہاء کے ہاتھ کی طرف دیکھا اور اپنی گرفت رہاء کے ہاتھ پر مضبوط کی اور پھر مسکرا کر ہاتھیل کی طرف دیکھا۔

چلو رہاء ہمیں چلنا چاہیے۔ سعد گیٹ کی طرف مڑتے ہوئے بولا۔

ان کے مڑتے ہی ہاتھیل نے رہاء کی کلائی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

میری بیوی کا ہاتھ چھوڑ۔ ہاتھیل نے ایک دم دھار کر کہا۔

لیومی جاہل انسان چھوڑو میرا ہاتھ۔ رہاء نے سعد کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے ہاتھیل کے ہاتھ سے اپنے کہلائی کو آزاد کروانا چاہا۔

ہاتیل رہاء کی کلائی چھوڑتا ہوا سعد کی طرف بڑا۔

اور اس کے گلبن سے پکڑتے ہوئے اس سے پیچھے دیوار کے ساتھ لگا دیا یہ

میری بیوی ہے تو نے سنا یہ میری بیوی ہے

ہاتیل ایک دم دھاڑتے ہوئے بولا۔

ہاتیل کا یہ روپ رہاء نے پہلی بار دیکھا تھا

رہاء نے ہاتیل کو شدید غصے میں دیکھتے ہوئے اپنے قدم پیچھے لیے رہاء اس کی دھاڑ پر درگی تھی اور رہاء کو لگا کے وہ اسے ہی بولے گا اور وہ اس کی ایک نہ سنتے چلی جائے گی سعد کے ساتھ۔

اس وقت ہاتیل غصے میں اپنا ہوش کھو بیٹھا تھا وہ سعد کو دبوچے بولا۔

تو نے ہاتھ کسے لگا یا میری بیوی کو

ہانیل نے ایک ہاتھ سے سعد کی گردن کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ کو مروڑ دیا سعد درد کی وجہ سے چلایا اور ہمت کرتے ہوئے اپنی ٹانگ ہانیل کے پلیٹ میں ماری تو ہانیل تھوڑا دور ہوا اور پھر سعد کی طرف بڑھا اور سعد کے چہرے پر ایک تیج مارا۔ سعد اس کے پانچ سے سنبھلا نہیں تھا کہ ہانیل نے اس کا سر دیوار میں دے مارا سعد کو یہ امید نہ تھی کہ وہ اسے ایسے مارنے لگ جائے گا۔ سعد کے زمین پر گرتے ہی رہا سعد کی بوری ہوتی حالت دیکھ کر بھاگتے ہوئے آئی۔

ہانیل چھوڑو سعد کو پلینز چھوڑو۔

ہانیل رہا کی طرف موڑا اور بولا جانا چاہتی ہیں آپ تو ٹھیک ہے اس کی لاش کے ساتھ جائیں گی آپ۔

نہیں نہیں میں نہیں جا رہی پلیز تم چھوڑو سعد کو۔

ہائیل پھولے ہوئے سانس کے ساتھ پیچھے ہٹا اور شدید غصے سے رہا کو دیکھنے لگا۔

سعد بھی سنبھل کر کھڑا ہوا تھوڑی دیر میں سعد کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی

سعد تم جاؤ یہ جاہل انسان تمہیں مار دے گا رہا اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے سعد کے بازو کو پکڑتے ہوئے باہر جانے کا کہہ رہی تھی۔

نہیں رہا تم میرے ساتھ چلو گی میں اس جاہل انسان سے ڈرتا نہیں ہوں سعد نے اپنے منہ سے بہتر خون کو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

نہیں نہیں سعد دیکھو تمہیں بہت چوٹ لگی ہے یہ جانور ہے تمہیں مار دے گا تم جاؤ تم جاؤ تم خان بابا سے پوچھو جا کے انہیں کیس نے جھوٹ بولنے پر مجبور کیا ایک وہی گواہ ہے میری سچائی کے تم خان بابا سے پوچھو کر انکل انٹی کے سامنے لاؤ وہی سچ بتائیں گے اب تم ابھی جاؤ یہاں سے پھر دیکھتے ہیں یہ مجھے کیسے اپنے پاس روک سکتا ہے

رہاء نے ہانپیل کی طرف دیکھتے کہا نہیں رہاء میں نہیں جا رہا میں تمہیں ساتھ لے کر ہی جاؤں گا سعد ڈیٹوں کی طرح اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا

نہیں سعد میں نے کہا تم جاؤ۔ رہاء سعد کے بازو سے پکڑتے ہوئے گیٹ کی طرف لائی اور گیٹ سے باہر اسے نکالتی ہوئی کھود کمرے کی طرف روتے ہوئے بھاگ گئی کمرے میں اتے ہی اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور دروازے کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے نیچے بیٹھ کر رونے لگی۔

ہائیل گیٹ کی طرف بڑھا اور سعد کے منہ پر اس نے گیٹ کو بند کیا اور غصے میں تن فن کرتا ہوا رہاء کے کمرے کی طرف آیا۔

ہائیل رہاء کے کمرے کے دروازے کو پیٹتے ہوئے بولا رہاء دروازہ کھولو۔

رہاء نے ہائیل کو اس طرح دروازہ بجاتے ہوئے دیکھا تو وہ ڈر گئی اور دروازے کے پاس سے اٹھتی ہوئی بیڈ پر جا بیٹھی۔

ہائیل کے کچھ دیر دروازہ بچانے کے باوجود جب رہاء نے دروازہ نہ کھولا تو ہائیل دوسرے کمرے کی طرف گیا اور وہاں سے ڈبل کی اٹھاتا ہوا رہاء کے کمرے کی طرف آیا۔ ہائیل نے دروازہ کھولتے ہی زور سے دھکیلا

دروازے کو اور اندر داخل ہوا رہا اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔

ہابیل رہاء کی طرف بڑھا اور رہاء کی کلائی کو پکڑتے ہوئے باہر کی طرف کھینچتے ہوئے لایا۔

چھوڑ مجھے کیا کر رہے ہو لیومی میرا ہاتھ درد کر رہا ہے چھوڑو میرا ہاتھ ہابیل چھوڑو مجھے۔

رہاء کی ایک نہ سنتے ہوئے ہابیل اسے گھسیٹتے ہوئے واش روم میں لے آیا اور شاور کے نیچے رہاء کو کھڑا کرتے اس پر شاور کھول دیا اور خود بھی ساتھ اس کے بھگنے لگا۔

اپ اس کے قریب کیسے جاسکتی ہیں ہاں ہابیل اس کے ہاتھوں کو پانی سے دھوتے ہوئے بولا جس ہاتھ کو سعد نے پکڑا تھا۔ اپ اس کے قریب کیسے جاسکتی ہیں بتائیں مجھے اپ کا شوہر میں ہوں اپ کے وجود پر اپنے سوا کسی کا لمس برداش نہیں کر سکتا میں۔

اور اپ میرے بجائے اس کے ساتھ خود کو محفوظ محسوس کرتی ہیں۔

اپ کا محافظ میں ہوں وہ نہیں کیسے اپ مجھ پر اس انسان کو ترجیح دے سکتی ہیں اپ میرے نکاح میں ہیں اس کی ہنسی اپ نے دیکھی وہ مجھ پہ ہنس رہا تھا کہ میں شوہر ہوتے ہوئے وہ حق نہیں رکھتا جو حق اسے ہے۔

ہائیل پلیر پیچھے ہٹو تم پاگل ہو رہے رہا شاور کے نیچے کھڑی بالکل بھیگ چکی تھی وہ ہائیل کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس کے اتنے قریب کھڑا تھا کہ وہ اس کی سانس تک محسوس کر رہی تھی۔

ہاں ہو گیا ہوں میں پاگل کیوں نہیں سمجھتی اپ میری چاہت کو کیوں ہر بار مجھے دھتکار دیتی ہیں۔

انج اپ نے میرے حق میں میری امانت میں خیانت کرنے کی کوشش کی۔

کیوں کیا اپ نے ایسے ہانپل رہاء کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے کی سخت گرفت میں بڑھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

رہاء میرے پاس چاہت کی دولت بہت ہے اگر اپ کو بڑا گھر گاڑی یہ سب کچھ چاہیے تو میرا اپ سے وعدہ ہے میں دن رات ایک کر دوں گا میں اپ کی زندگی کی ہر خواہش کو پورا کروں گا بس اپ میری ہو جائیں دیکھیں اس نے رہاء کے چہرے کو چھوڑتے ہوئے رہاء کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھا۔

یہ جو ہے مناسب مسئلہ اس کا ہے یہ اپ کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اور میں بھی جانتا ہوں کہ آپ سعد سے شادی صرف اپنے گھر والوں کے دباؤ میں کر رہی تھی اور میں یہ بھی جانتا ہوں میں نے آپ کے اور سعد کے میسج پڑھے ہیں آپ کے موبائل سے آپ دونوں یہ شادی دکھاوے کے لیے ہی کر رہے تھے اس کے بعد تو آپ دونوں کچھ وقت میں طلاق لے لیتے اگر آپ اس سے محبت کرتی تو میں قسم اٹھاتا ہوں میں آپ کی خشکی کی خاطر پیچھے ہٹ جاتا کبھی بھی آپ کے راستے میں نہ آتا۔

ہائیل تم جھوٹے ہو تم نے سب کے سامنے میرے کردار کو داغدار کر کے مجھے اپنے نکاح میں لیا اگر تم سچے تھے مجھ سے محبت تھی تو سب کے سامنے ڈٹ کر کہتے کہ ہاں میں تم سے محبت کرتا ہوں اور میں تمہیں کسی بھی قیمت پر پانا چاہتا ہوں مگر تم نے کیا کیا تم نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور میرے کردار کو سب کی نظروں میں داغدار بنا دیا اور اب تم کہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ رہوں میں نہیں رہنا چاہتی تمہارے ساتھ سمجھے تم۔

رہا اسے پیچھے دھکیلتی ہوئی واش روم سے باہر نکلی تو ہابیل بھی اس کے پیچھے ہی باہر آیا اور کچن کی طرف بڑھ گیا کچن میں جاتے ہوئے اس نے ایک تیز دھار چھوڑی اٹھائی اور رہاء کی طرف آیا۔

رہاء کمرے میں داخل ہوئی تو ہابیل بھی اس کے پیچھے ہی داخل ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ میں چھری دی اور پھر خود کے ہاتھ سے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کرتے ہوئے ہابیل نے چھری کی نوک کو اپنے دل کی جگہ پر رکھا اور بولا۔

ٹھیک ہے ہر بار آپ کہتی ہیں کہ ساتھ نہیں رہنا چاہتی ٹھیک ہے آپ مت رہنا ساتھ مگر اس سے پہلے یہ جو ہے نا ہابیل نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں اس نے چھری پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا اسے ختم کرتی جاؤ نہ میں رہوں گا نہ آپ کو میرے ساتھ رہنا پڑے گا۔

ہا۔ہا۔ہا بیل نہیں پلیز چھوڑو تمہیں لگ جائے گی ہا بیل نہیں پلیز۔

رہاء نے چھری کی طرف دیکھا جہاں اب اس کے ہاتھ کو پکڑے ہوئے
اپنے ہاتھوں سے چھری پر دباؤ ڈالتے ہوئے چھری کو اپنے دل والی جگہ پر
اندر گھوپ چکا تھا۔

رہاء کہ تو خوش ہی اڑ چکے تھے تھوڑی ہی دیر میں اس جگہ سے خون بہنا
شروع ہو چکا تھا جہاں چھری کی نوک ہا بیل کے دل کی جگہ پر لگ چکی تھی۔

رہاء اپنا چھری والا ہاتھ ہا بیل کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہ رہی تھی مگر وہ اور
دباؤ ڈال رہا تھا سینے کے اندر گونپے میں۔

ہا۔ ہابیل تمہارا خون نکل رہا ہے چھوڑو۔ رہا کبھی اس کے دل کی جگہ پر
دیکھتی تو کبھی ہابیل کے چہرے کی طرف دیکھتی جہاں دنیا جہاں کا درد نظر
رہا تھا وہ انسان اس سے اس قدر محبت کر کرتا تھا کہ وہ خود کو ہی ختم کر دینا
چاہتا تھا۔

نہیں رہا تم اسے چیر دو پھر تم جہاں چاہے جاسکتی ہو

رہا کو ایسے محسوس ہوا جیسے چھری ہابیل کے دل کے سامنے ہڈی پر جا لگی
ہو رہا خون کو دیکھتے ہوئے پاگل ہو رہی تھی کیونکہ رہا کو خون سے فوبیا تھا
وہ ہمیشہ ہی خون دیکھ کر کافی ڈر جاتی تھی رہا کو کچھ بھی سمجھ نہیں رہا تھا کہ
وہ کیسے ہابیل کو روکے۔ ہابیل تم چھوڑو میں کہیں نہیں جاؤں گی میں
تمہارے پاس ہی ہوں پلیز تم چھوڑو اسے۔ رہا اپ صرف یہ اس لیے
کہہ رہی ہیں کہ میں چھوڑ دوں۔ اپ چلی جاؤ گی مجھے چھوڑ کر اور آپ کے

جانے سے پہلے بس میں آپ کے ہاتھ سے مرنا چاہتا ہوں اور میرا قتل آپ کو معاف۔

ہائیل میرا یقین کرو میں نہیں جانتی تمہیں چھوڑو کے پلیز تم اسے چھوڑو رہا
نے ہائیل کے زخم کی طرف دیکھا اور اب ہائیل کے دل والی جگہ سے خون
زیادہ بہنے لگا تھا رہا ہائیل کو چھری نہ چھوڑتے ہوئے دیکھ کر اس کے
قریب ہوئی اور اپنے پنجوں کے بال اوپر ہوتی اس کے کالر سے پکڑتی ہوئی
اس کے انابی لبوں پر اپنے لب رکھ گئی اور یہیں پہ ہائیل نے چھری والے
ہاتھ کو چھوڑ دیا۔

ہائیل اس وقت سب کچھ بھول چکا تھا اسے اپنے لبوں پر ایسے محسوس ہوا
جیسے کسی بہت ہی نرم سی روئی نے اسے چھوا ہو۔

ہاتیل نے ایک ہاتھ رہاء کی کمر کی طرف گھماتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے رہاء کے چہرے کو پکڑتا ہوا اپنی پیاس بجھانے لگا۔

تھوڑی دیر بعد رہاء اس سے دور ہوئی اور اسے غصے بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

پھر دوبارہ اس کی طرف آئی اور اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اسے بیڈ پر بٹھایا اور اس کی قمیض کے بٹن کھولنے لگی۔

ہاتیل کی قمیض کے بٹن کھولتے ہوئے رہاء کے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ بہت ڈر چکی تھی اس کے اس طرح خود کو نقصان پہنچانے پر رہاء کتنی ہی کیوں نہ سخت تھی مگر وہ کبھی بھی کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس سے یقین دلانے کے لیے اسے جو صحیح لگا اس نے وہ کیا۔

ہانہیل اسے مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا کہ وہ کیسے اس کی فکر کر رہی تھی۔

رہاء نے ہانہیل کی طرف دیکھا جو ڈھیٹوں کی طرح مسکرا رہا تھا۔

یہ اتاروا سے۔ رہاء نے ہانہیل کی قمیض کے سب بٹن کھولتے ہوئے اسے قمیض اتارنے کو کہا۔

پلکیں چپکائے بینا رہاء کی طرف دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا اور اس نے اپنی قمیض اتار دی۔

رہاء نے اس کے زخم کی طرف دیکھا تو اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔

ہانہیل نے رہاء کو اپنا چہرہ دوسری طرف کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنے زخم کی طرف دیکھا جہاں خون کی ایک لکیر اس کی کمر تک جا چکی تھی۔

ہاتیل نے رہاء کی طرف دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر سسکی بھری اف درد ہو رہا ہے

رہا اس کے سسکی بھرتے ہی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

اور پریشانی سے کبھی رہاء ہاتیل کو دیکھتی اور کبھی اس کے زخم کی طرف دیکھتی اور پھر رہاء اپنے کمرے کے چاروں طرف ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کوئی چیز ڈھونڈنے لگی جس سے وہ اس کے زخم کو صاف کر سکے۔

پھر رہاء کو اپنے ڈریسنگ پر پڑا ہوا ٹشو پیپر کا ڈبہ نظر آیا وہ فوراً سے ٹشو پیپر کا ڈبہ اٹھاتے ہوئے ہاتیل کی طرف بھاگتی ہوئی آئی اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر چند ٹشو نکال کر اس نے کانپتے ہاتھوں سے اہستہ سے ہاتیل کے زخم پر رکھے کہ زیادہ خون نہ بہ سکے۔

جانے کیوں رہا کوہا بیل کی تکلیف سے تکلیف ہو رہی تھی اور اسے یقین ہو چکا تھا کہ شاید ہی کوئی اس سے اتنی محبت کرتا جتنی ہا بیل اسے کرتا ہے

وہ کچھ ہی پلوں میں تہ کر چکی تھی کہ وہ ضرور اس رشتے کو سمجھنے کی کوشش کرے گی۔



کیا درد ہو رہا ہے۔

رہا نے ہا بیل کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔
پہلے تھا اب نہیں۔

زخم گہرا ہے بہت۔

محبت بھی تو گہری ہے بہت۔

اس پر کچھ لگانا ہو گا۔

اپ کی قربت سے بڑا کوئی مرہم نہیں۔

رہا نہ جانے کیوں ہائیل کی طرف دیکھ ہی نہیں رہی تھی اور یہ پہلی بار ہوا
تھا کہ رہا ہائیل کی طرف دیکھتی تو اسے اپنی دھڑکنیں تیز ہوتی ہوئی
محسوس ہو رہی تھی۔

پھر رہا نے ہائیل کی طرف ایک پل کے لیے دیکھا اور بولی۔ ہائیل اس پر
کچھ لگانا ہو گا ورنہ یہ خراب ہو جائے گا۔

تو اپ لگا دیں کچھ بھی۔

میں کیا لگاؤں کچھ ہے نہیں یہاں۔

ہاں وہ سامنے الماری میں فرسٹ بکس پڑا ہے میں نکالتا ہوں۔

نہیں نہیں تم بیٹھو میں نکالتی ہوں یہ کہتے ہوئے رہاء الماری کی طرف
بڑی اور اس میں سے فرسٹ ٹریڈ باکس نکالتی ہوئی اس کی طرف آئی۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں اس نے ہابیل کی جیسے تیسے کر کے مرہم پیٹی کی۔

اور پھر باکس کو الماری میں رکھتے ہوئے بولی تمہیں ڈاکٹر سے پیٹی کروانی
چاہیے۔

زخم کافی گہرا ہے خراب ہو سکتا ہے۔

اگر آپ کہیں گی تو میں ضرور کروانے جاؤں گا۔

رہاء نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر الماری کی طرف گئی اور وہاں سے ایک سوٹ لیتے ہوئے چنچ کرنے کے لیے چلی گئی۔
ہانیل نے لمبی سی سانس لی اور پیچھے ہوتے ہوئے ویسے ہی بیڈ پر لیٹ گیا۔

اور پھر انکھیں بند کرتے ہوئے اس نے رہاء کے قربت میں گزرے ہوئے
چند لمحوں کو یاد کیا اور مسکرایا۔

چند لمحے گزرے تھے کہ رہاء چنچ کر کرائی تو ہانیل کو بے ترتیب سا بیڈ پر
لیٹے ہوئے دیکھا رہاء کو فکر ہوئی کہ شاید اسے تکلیف ہو رہی ہے۔ ہارے ہانیل
کی طرف جلدی سے بڑی اور پوچھا کیا ہوا اٹھیک ہو تم۔

ہابیل آرام سے اٹھتے ہوئے بولا جی جی ٹھیک ہوں میں اتنی فکر میری نہ کریں ایسے بچا کر خوشی سے مارنا چاہتی ہیں مجھے آپ۔

جاؤ چینج کر لور ہاء نے ہابیل سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

جو حکم آپ کا بیگم ہابیل مسکراتے ہوئے اٹھا اور دوسرے کمرے کی طرف چلا گیا۔

رہاء ہابیل کو پیچھے سے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی ہابیل کا جسم بالکل باڈی بلڈر کی طرح تھا ایسے لگا وہ جم کرتا ہے شاید۔



رہا بیڈ پر لیٹی سوچ میں گم تھی وہ ہابیل کا پاگل پن دیکھ چکی تھی اور اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے رشتے کو ہابیل کے ساتھ اگے بڑھائے گی رہا سوچ رہی تھی کہ وہ ہابیل کو قائل کرے گی کہ وہ سچائی اس کے انکل اور انٹی کے سامنے بیان کرے وہ اپنا کردار اور بے گناہی ثابت کرنا چاہتی تھی اور ہابیل کی ہی مدد سے وہ اس انسان تک پہنچنا چاہتی تھی جس نے اسے گڈ نیپ کیا اور اس کے کردار پر کیچڑ اچھالا

اسے کسی سہارے کی ضرورت تھی اور وہ سہارا اسے اپنے شوہر کی صورت میں مل چکا تھا وہ ہابیل سے بات کرنا چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ رہنے کے لیے اپنی زندگی گزارنے کے لیے تیار ہے اب۔۔ اور رہا اتنا تو جان ہی چکی تھی کہ ہابیل کبھی بھی اسے نہیں چھوڑے گا

اور پہلے بھی اس کی شادی کون سا اس کی مرضی سے ہو رہی تھی اور سعد کے ساتھ جو اس کی شادی ہونے جا رہی تھی اس نے کچھ ہی وقت میں اس

شادی سے نجات حاصل کر لینی تھی اور پھر رہا نے ہابیل کے جنون اور شدت کو دیکھتے ہوئے اس کی محبت کو قبول کرنے کا سوچا تھا اور سوچا کہ شاید ہی کوئی مرد اسے اتنا چاہے گا جتنا ہابیل اسے چاہتا ہے اور شاید نکاح کے تین بولوں کا بھی اثر تھا جو ہابیل کے لیے رہا کے دل میں اللہ نے نرم گوشہ پیدا کر دیا تھا

رہا کافی دیر سوچتی رہی پھر کافی دیر جب ہابیل کمرے میں نہ آیا تو رہا اٹھی اور دوسرے کمرے کی طرف دیکھنے کے لئے گئی ہابیل ایسے وہ بھی نہ دکھائی دیا۔

پھر ایسے کچن سے کچھ آوازیں آئی تو رہا کچن کی طرف گئی ہابیل سامنے ہی کچھ بنانے میں مصروف تھا۔

رہا بچن کی طرف بڑی اور بولی۔

تم کیا کر رہے ہو۔

آپ کے لیے کھانا بنا رہا تھا آپ نے صبح ناشتے کے بعد کچھ نہیں کھایا اور دیکھیں شام ہو چکی ہے تو سوچا کہ کھانا بنالوں۔



نہیں مجھے بھوک نہیں ہے تم رہنے دو۔

کیسے بھوک نہیں ہے آپ نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا اور دیکھیں شام ہو چکی ہے اگر آپ نے ابھی کھانا نہ کھایا تو رات کو آپ کو بھوک لگ جائے گی اور پھر میں رات کو اٹھ کر کھانا نہیں بنانے والا۔

آپ چلیں بس میں بنا کر لارہا ہوں۔ ہاتیل مصروف سے انداز میں بولا۔

نہیں میں ابھی تمہاری ہیلپ کرتی ہوں رہا پچن کی طرف بڑھتے اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

کیا آپ کو کوکنگ کرنا آتی ہے۔

ہاں اتی ہے زیادہ تو نہیں مگر کافی کچھ بنا لیتی ہوں میں رہا ہانڈی سے ڈھکن ہٹاتے ہانڈی میں جھانکتے ہوئے بولی۔

جہاں شاید ابھی بھی ہاتیل نے چاول ابلنے کے لیے رکھے ہوئے تھے

بریانی بنا رہے ہو تم۔

اپ کو پسند ہے نا چکن بریانی۔

ہاں تمہیں کیسے پتہ۔

نہیں ایسے ہی اندازہ لگایا لڑکیوں کو زیادہ پسند ہوتی ہے نا اس لیے۔

تمہیں بہت پتہ ہے لڑکیوں کی پسند کا۔

رہا ہاں بیل کو دوسرے چھو لے پر بریانی کا مصالحہ بناتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

باقی سب کا تو پتہ نہیں پر اپ کی ہر ایک پسند کا پتہ کرنا چاہتا ہوں۔

ہاتیل رہاء کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھ کر بولا تو تب ہی ہاتیل کا
ہاتھ جل گیا
اف۔۔۔

اونو۔ دیکھ کر نہیں کر سکتے تم کیا۔

رہاء ہاتیل کے ہاتھ کو جلدی سے پکڑتی ہوئی سن کی طرف لائی اور ہاتیل کے
ہاتھ کو پانی کے نیچے رکھا۔

ہاتیل کو تو جیسے اپنی جلن کی کچھ پرواہ ہی نہیں تھی وہ تو صرف رہاء کے
چہرے کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

جب آپ سامنے ہوں تو کہیں اور نظر کیسے جاسکتی ہے۔

دیکھو مجھے ناان چیزوں سے بہت چڑے یہ جو تم ہر ٹائم بولتے رہتے ہونا کچھ نہ کچھ مجھے انکفر ٹیبل فل کروانا ہے۔

جب آپ میری جگہ پر آئیں گی نا تب آپ کو پتہ چلے گا ان الفاظوں کے معنی اور مطلب ابھی تو آپ کو انکفر ٹیبل فیل ہوتا ہے پھر آپ کو یہی کمفر ٹیبل لگیں گی۔

تم ہٹو میں دیکھتی ہوں۔

رہا اسے ایک طرف کرتی ہوئی خود کھانے کی طرف بڑی۔

ارے نہیں نہیں اپ رہنے دیں میں کر لوں گا وہ کیا ہے نا ہمارے ہاں ایک رسم ہے کہ دلہن جو ہوتی ہے وہ سب سے پہلے کچھ میٹھا بناتی ہے میٹھا بنانے کے بعد ہی کسی کام کو ہاتھ لگاتی ہے۔

اپ کو کھانا بنانا ہے تو اپ کو پہلے رسم ادا کرنی پڑے گی۔

یہ کیا بات ہوئی اور ویسے بھی ایسی کون سی رسم ہوئی ہے ہماری شادی میں اور یہ شادی تھی کیا شادی ایسی ہوتی جیسے ہماری ہوئی۔

اگر اپ مان جاتی تو ہماری شادی ویسی ہوتی جیسے سب کی ہوتی ہے۔

اور تم نے مجھے منایا۔

اگر میں مناتا تو کیا آپ مان جاتی۔

یہ بن گیا ہے شاید بتاؤ اس میں کیا کرنا ہے اور رہا اس کی بات کو نظر انداز کرتے بولی۔

بس اب چاولوں کی تہہ لگانی ہے اپ ایک طرف ہو جائیں میں کر لوں گا۔

رہا اس کے کہتے ہی ایک طرف ہوئی تو ہاتیل نے چاولوں کے تیل لگانے کی کوشش کی مگر ہاتھ زیادہ استعمال کرنے کی وجہ سے اسے جلن محسوس ہو رہی تھی۔

تم مجھے بتاؤ میں لگاتی ہوں تم سے نہیں ہو رہا تمہیں درد ہو رہا ہے۔

رہا ہاتیل کے چہرے پر درد کی لکیروں کو محسوس کرتے ہوئے بولی۔

جی کرنے دوں گا مگر ایک بات بتائیں اپ مجھے۔۔ ہابیل تپکے کو چھوڑتا ہوا
اس کی طرف مڑتے ہوئے بولا۔

ہم پوچھو۔

اپ میری طرف دیکھ کے بات کیوں نہیں کر رہی۔

کیا مطلب دیکھ تو رہی ہوں تمہاری طرف۔

رہا پھر ایک پل کے لیے ہابیل کے چہرے کی طرف دیکھتی پھر نظریں
گھماتے بولی۔

نہیں میرے دیکھتے ہی اپ اپنی نظرے گمان لیتی ہے مجھ سے۔

اچھا تو تم کیا چاہتے ہو میں ایسے تمہاری طرح انکھیں پھاڑ کے دیکھوں۔

ہائیل قہقہہ لگاتے ہوئے بولا نہیں میری طرح نظروں میں نظریں ملا کر دیکھیں۔

بناؤ خود اکیلے میں جارہی ہوں رہا یہ کہتی ہوئی کچن سے باہر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

اس کے باہر نکلتے ہی ہائیل کی آواز گونجی۔

بڑی ظالم بیوی ہیں آپ اپنے شوہر کو دیکھتی تک نہیں۔

اج ہابیل کافی خوش تھا اور شاید ہی کبھی وہ زندگی میں اتنا خوش ہوا ہو جتنا وہ ابھی تھا ہاں اس کی چاہت اسے ملنے جا رہی تھی اس نے جسے چاہا وہ اس کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی اس سے بڑھ کر ہابیل کے لیے اور کیا خوشی ہو سکتی تھی۔

کھانا بنتے ہی ہابیل نے دو پلیٹوں میں ڈالا اور رہاء کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

ہابیل کھانا لے کر آیا تو رہاء کمرے میں بیٹھی اپنے موبائل پر کچھ کر رہی تھی ہابیل کے اتے ہی اس نے موبائل کو ایک طرف رکھا۔

یہ لیں جی آپ کا شوہر حاضر ہے آپ کے لیے کھانا لے کر۔

ہاتیل اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

وہ میں تم سے ایک بات کہنا چاہتی تھی۔

جی جی کہیں۔

میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ تم میرے انکل آنٹی کے سامنے یہ کہو کہ میں تمہارے ساتھ نہیں تھی

مطلب کہ تم نے جو جھوٹ کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ تھی اس رات ان کو بتاؤ میں نہیں تھی میں چاہتی ہوں کہ تم انکل آنٹی کو جو سچ ہے وہ بتاؤ اور میری ہیلپ کرو جن لوگوں نے مجھے کڈنیپ کیا تھا میں جاننا چاہتی ہوں وہ کون ہے۔

کیا تم میری ہیلپ کرو گے۔

رہاء نے ہانہیل کو پر سوچ اور پلیٹ میں چچ ایسے ہی چلاتے ہوئے دیکھ کر کہا

جی ٹھیک اپ جیسے کہیں گی وہ ہی ہو گا پر اس کے لیے کچھ ٹائم چاہیے میں
سب کچھ اپ کو معلوم کر کے بتا دوں گا۔

ہانہیل نے چچ چاولوں سے بھرتے ہوئے رہاء کے اگے کی

نہیں میں خود کھالوں گی۔

کھا لیجیے گا پہلے یہ تو کھالیں۔

ہابیل نے چیخ کو اس کے اگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

رہا نے اس کی طرف دیکھا ایک بار۔ اور پھر اس کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگے۔

اس طرح ہابیل کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے دیکھ یاد آیا کہ اس کے موم ڈیڈ کے بعد پہلی بار کوئی اپنے ہاتھوں سے اسے کھانا کھلا رہا تھا اور یہ سوچتے ہی رہا کی آنکھوں میں آنسو برائے تھے۔

یہ کیا۔ اپ رو کیوں رہی ہیں اچھے نہیں بنے کیا۔ مریج زیادہ ہے کیا۔

ہاتیل نے اس کی آنکھوں میں انسودیکھ کر ایک چیچ بھرتے ہوئے کھودکھا
کرچیک کی مگر سب کچھ صحیح تھا۔

نہیں نہیں سب صحیح ہے بس ایسے ہی۔

تو پھر اپ اداس کیوں ہو رہی ہیں۔

رہا نے اپنے انسوصاف کے اور بیڈپڑی پلیٹوں کو سائیڈ پر کیا اور ہاتیل کی
طرف ہوتے اس کے گلے لگ گئی۔

ائی ایم سوری ائی ایم سوری فارایوری تھنگ میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا۔

میڈم جی کوئی بات نہیں بس آپ روئے مت۔

ہاتیل رہا کہ بالوں کو سہلاتے ہوئے بولا۔

رہا ہاتیل سے الگ ہوئی تو ہاتیل نے اس کی چہرے سے انسوؤں کو پہنچا۔



پھر ہاتیل نے رہا کا دھیان بھٹکانے کے لیے اس نے جان بوجھ کراہ بھری
جیسے اسے شدید درد ہوا ہوا اپنے جلے ہوئے ہاتھ میں۔

آہ۔۔

کیا ہوا درد ہو رہا ہے۔

ہاتیل نے رہاء کی طرف دیکھتے ہوئے معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے ہاں میں سر ہلا

رہاء اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس پر پھکنے لگی۔

اب صحیح ہوا۔

اب تو سب صحیح ہو گیا ہاتیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پر میں کھانا کیسے کھاؤں گا ہاتھ میں کافی درد ہو رہا ہے۔

رہا اس کا سارا ڈرامہ سمجھ گئی تھی کہ وہ ایسے ہی ڈرامے کر رہا ہے کہ رہا
اسے اپنے ہاتھ سے کھلائے جیسے وہ ایسے کھلا رہا تھا۔

رہا نے پھر چیخ بھرتے ہوئے اس کی طرف کیا تو وہ اسے پیار سے دیکھتا ہوا
کھانا کھانے لگا۔

ایسے ہی دونوں نے کھانا کھایا اور پھر ہابیل برتن رکھنے کے لیے اٹھنے لگا تو
رہا نے اسے روک لیا اور کہا کہ تم رہنے دو میں رکھتی ہوں۔

نہیں میڈم جی برتن دھونے بھی ہے تو میں بس پانچ منٹ میں آیا۔

نہیں ہابیل تمہارا ہاتھ جلا ہوا تم کیسے کرو گے۔

اور ویسے بھی مجھے اب زندگی بھر تمہارے ساتھ رہنا ہے اور پھر بیوی کے ہوتے شوہر کام کرے اچھا تھوڑی لگتا ہے رہا برتن اٹھاتے باہر جاتے بولی

ہا بیل رہا کے منہ سے یہ سب سنتے ہوئے کسی اور ہی دنیا میں پہنچ چکا تھا اس وقت خوشی سے اس کا چہرہ کھل چکا تھا۔

ہا بیل کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ رہا اسے اس طرح قبول کر لیں گی مگر کہیں نہ کہیں اسے ڈر بھی تھا کہ جب وہ اس کو حقیقت بتائے گا تو تب رہا کا رد عمل کیا ہو گا۔

ہا بیل سوچ رہا تھا وہ رہا کے ساتھ پہلے اپنے رشتے کو مضبوط بنالے جب اس پر وہ مکمل یقین کرنے لگے اس کی حالت کو سمجھے لگے گی وہ بھی اس کی طرح

اس سے محبت کرنے لگے گی تو وہ مناسب وقت دیکھتے ہوئے سب حقیقت
اسے بتا دے گا

اور پھر اس نے ہر سوچ کو جھٹکتے ہوئے ان باتوں کو خوشی سے اپنے دل میں
کہیں قید کرنا چاہا جو رہا اسے بول کر گئی تھی وہ تو بس اب رہا کے ساتھ
خوش رہنا چاہتا تھا کوئی بھی سوچ کوئی بھی فکر اس وقت وہ نہیں سوچنا چاہتا
تھا۔

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں رہا اسے کمرے میں اتی ہے دکھائی دی۔

رہا اس کی طرف اتے ہوئے بولی تمہیں آرام کرنا چاہیے جاؤ اپنے کمرے
میں آرام کرو۔

میں تو اپنے کمرے میں ہی ہوں۔

اور سب سے آرام دہ جگہ تو آپ کے پاس ہے اور اس سے زیادہ آرام مجھے
کہیں اور نہیں مل سکتا۔

ہائیل اسے بولتا ہوا تکیہ صحیح کرتے بیڈ پر لیٹ گیا۔

وہ میں پھر کہا سوں۔

یہاں میرے پاس شادی کے بعد شوہر اور بیوی کو ایک ساتھ ہی رہنا
چاہیے کہتے ہیں کہ اس سے محبت بڑتی ہے اور اجنبیت ختم ہوتی ہے اور
ہمارے رشتے کے لیے تو بہت ضروری ہے ہمارا پاس رہنا میں تو نہیں مگر
آپ مجھ سے انجا ہی ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں ایک

دوسرے کے پاس رہیں اپ مجھے جانے میں اپ کو جان لوں یقین کریں
اپ اپنے شوہر کو ہمیشہ اپنے لیے مخلص پائیں گی۔

رہاء کو تھوڑی گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ ہائیل کا موضوع سمجھ رہی تھی کہ وہ
اب اس کے ساتھ ہی کمرے میں رہنا چاہتا ہے مگر اسے نہ جانے کیوں
ہائیل کے پاس ہونے سے اس کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔

وہ اپنے جذبات سے انجان تھی کہ کسے کچھ ہی پل میں ہائیل اس کے لیے
خاص ہو گیا۔

ارے آپ اگر انکفر ٹیبل فل کر رہی ہیں تو بتادیں مجھے دیکھیں میں آپ سے
اتنا دور رہوں گا ہائیل نے بیچ کی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں
ایک فٹ کی دوری تھی۔

نہیں وہ مجھے اس سائڈ نیند نہیں آتی۔

اور یہ مسئلہ ہے اوکے اپ اس طرف آجائیں میں اس طرف ہو جاتا ہوں۔

ہائیل نے جلدی سے دوسری طرف جاتے ہوئے کہا۔

اس کے جگہ دیتے رہا، اہستہ سے قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ کے پاس ہوئی اور
اس کے ساتھ ہی پھر لیٹ گئی۔

اب دونوں کی حالت یہ تھی کہ دونوں ہی چھت پر چلتے ہوئے پنکھے کو دیکھ
رہے تھے دونوں کی طرف خاموشی تھی۔

کچھ دیر بعد ہائیل نے اس کی طرف دیکھا۔

ہائیل کی نظریں خود پر محسوس کرتے رہا نے بھی ہائیل کی طرف دیکھا
دونوں کی نظریں ملی۔
ہائیل نے اپنے ایک ہاتھ کو تکیے پر رکھتے ہوئے اسے پیشکش کی اپنے بازو پر
سر کرنے کی۔

رہا تو ہائیل کے دیکھتے ہی اس کی نظروں میں جیسے جکڑ سی گئی اس نے اہستہ
سے اپنا سراٹھاتے ہوئے ہائیل کے بازو پر رکھا۔

ہائیل نے اس کی طرف دیکھا اور پھر اگے بڑھتے ہوئے اس نے رہا کو
ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دیا اور دور ہوتے بولا۔

پتا ہے جب میں نے اپ کو پہلی بار دیکھا تھا تو میں بالکل ہی اپ کو دیکھتے
کھوسا گیا تھا۔

رہا مسکراتے ہوئے بولی۔

ہاں میں نے دیکھا تھا کیسے تم مجھے دیکھ رہے تھے۔

دیکھتا کیسے ہے نا مجھے لگا کون سے جہان کی پری انج میری دکان پر اترائی ہے

ہا بیل بس کرو تم کتنے فلتی ہو۔

میڈم جی اپنی بیوی سے فلائٹ کرنا جائز ہے۔

تم مجھے میڈم مت کہو مجھے عجیب لگتا ہے۔

جی پھر کیا کہوں آپ کو۔

رہا کہو۔

پتہ ہے مجھے آپ کو میڈم کہتے ہوئے بہت اچھا لگتا ہے۔

پر مجھے اچھا نہیں لگتا۔

ٹھیک ہے نہیں کہوں گا مگر اس کے بدلے آپ بھی مجھے تم مت کہیں اب
میں آپ کا شوہر ہوں تھوڑی سی عزت تو ہونی چاہیے میری اور ویسے بھی
آپ سے بڑا ہوں۔

اچھا کیا عمر ہے تمہاری۔

اٹھائیس سال۔

سات سال تم بڑے مجھ سے۔

جی بس اپ ذرا انے میں لیٹ ہو گئی ہا بیل مسکراتے ہوئے بولا تو رہا نے
اسے ہلکی سی چت لگائی سینے پر۔

اے۔۔

اوہ سوری سوری میں بھول گئی کے تمہیں چوٹ لگے ہوئی ہے

رہاء جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔

ہانہل اس کی اس طرح فکر کو دیکھ کر ہسا۔

ارے لیٹے مذاق کر رہا ہوں میں ہانہل نے دوبارہ اپنے بازو پر سر رکھنے کا کہا۔

تم نا بہت بد تمیز ہو ڈرا دیا مجھے۔

رہاء لیٹتے ہوئے بولی۔

مجھے پتہ ہوتا کہ اس زخم کی وجہ سے مجھے اپ ملنے والی ہیں یہ زخم میں کب کا لگا چکا ہوتا خود کو۔

تمہیں بہت شوقیں ہے مرنے کا۔

آپ کے لیے تو جان حاضر ہے۔

آپ کو پتہ ہے آپ وہ میری پہلی دعائیں ہیں جسے میں نے بہت شدت سے مانگا ہے اور میرے اللہ نے میری دعا قبول بھی کر لی میں اس پر وردگار بہت شکر گزار جس نے آپ کو میری نصیب میں لکھا جس نے میری چاہت کو مکمل کر دیا۔

رہا تو بس ہابیل کی باتوں میں کھو چکی تھی جادو سا کر رہی تھی ہابیل کی باتیں اس پر اور وہ سوچنے لگی کہ کوئی اسے اس کردار بھی چاہ سکتا ہے کہ اس کے لے اپنی جان بھی دینے کے لیے تیار ہو رہا ہابیل کو دیکھتے جا رہی تھی اسے نہ جانے کیوں ہابیل کی باتیں بہت اچھی لگ رہی تھی سکون سا مل رہا تھا اسے ہابیل کے پاس ہونے پر۔

بہت حد سے زیادہ آپ سے محبت ہے اس دنیا میں آپ کو مجھ سے زیادہ کوئی محبت نہیں کر سکتا۔

آپ نے مجھے قبول کر لیا یہ بات میرے لے سب سے بڑے ہے پتا ہے آپ کو جب آپ مجھ سے دور جانے کی بات کرتی تھی تو مجھے اپنی سانس تھم تی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

بس آپ میرے پاس ہیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔

رہا آج ہائیل کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

نکھی سی ناک گھنی پلکیں صاف رنگت خوبصورت سے چہرے پر سجی
داڑھی۔

ہائیل رہا کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے اس کے قریب ہوا اور خوبصورت
سے اس کے گالوں پر بوسہ۔

رہا ہائیل کو اپنے قریب ہوتے دیکھ کر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی اور اپنی
گال پر ہائیل کے ہونٹوں کا لمس محسوس کیا۔

اس کے دوسرے گال پر بھی ہونٹ رکھے اور پھر اس کے ماتھے اور ایسے ہی رہاء کے چہرے پر بہت سے بوسوں کی برسات کی اور پھر رہاء کی گردن پر اپنی شدت نچھاور کرنے لگا

جب رہاء کو اپنی قمیض کا ندھے سے جدا ہوتی ہے محسوس ہوئی تو اس نے ہاتیل کے ہاتھ کو تھاما ہاتیل نے رہاء کے بالوں سے اپنا چہرہ نکالتے ہوئے رہاء کی طرف دیکھا تو رہاء اسے ہی دیکھتے ہوئے گہرے سانس لے رہی تھی

ہاتیل نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دیکھتے ہوئے رہاء کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور خود کی قمیض کے بٹن کھولتے ہوئے اس نے لائٹ اف کر دی اور پھر رہاء کے لبوں پر جھکتے ہوئے اپنی چاہت کی بارش میں رہاء کو بھگونے لگا



رہاء تو اس کی شدت برداشت کرنے کے بعد سوچکی تھی مگر ہابیل کی آنکھ ایک پل کے لیے بھی نہ لگے وہ تو بس رہاء کو دیکھتا ہی رہا ساری رات۔

پانچ بج رہے تھے تو اس نے فریش ہونا چاہا اس نے اہستہ سے اپنے بازو سے رہاء کے سر کو تکیے پر رکھا اور خود فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔

ہابیل فریش ہو کر آیا تو رہاء کو اب تک سوتا ہوا پایا وہ بیچاری کچھ دیر پہلے ہی تو سوئی تھی پھر اس نے سوچا کہ وہ کیوں نہ رہاء کو جگادے وہ چاہتا تھا کہ رہاء اس کی امامت میں نماز ادا کرے اور وہ اپنی چاہت کے ساتھ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہو۔

رہاء کے پاس گیا اور اس نے رہاء کو جگایا

رہاء اٹھو نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز ادا کر لیں ساتھ میرے۔

رہاء نے اپنی نیند سے بھری ہوئی آنکھیں کھولتے ہوئے ہائیل کی طرف دیکھا رہاء ویسے تو نماز کی پابند نہ تھی مگر جب کوئی اسے جگا دیتا تو وہ ضرور نماز ادا کر لیتی تھی۔

ہائیل نے جب رہاء کو اٹھے ہوئے دکھا تو الماری کی طرف گیا اور اس کے لیے ایک خوبصورت سا سوٹ نکالتے ہوئے اس کی طرف آیا۔

رہاء بیڈ شیٹ سے خود کو اچھے سے کور کرتے ہوئے جلدی سے اٹھتے ہوئے کھڑی ہونے لگی تو پھر اچانک سے اف کرتے ہوئے دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

ہانہیل اس کی طرف بڑھا اور بولا کیا ہوا۔

تم بات مت کرو میرے ساتھ رہا اس پر غصہ کرتے ہوئے بولی۔

ہانہیل مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے واش روم میں لے آیا
آپ فریش ہو جائیں میں آپ کے لیے کپڑے لے کے آتا ہوں۔

پھر تھوڑی ہی دیر میں رہا فریش ہو گئی اس کے ساتھ اس کے پیچھے جائے نماز لگا کر کھڑی تھی۔

پھر دونوں نے نماز ادا کی ہاتیل رہاء کی طرف مڑا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا اپ ارام کریں۔

رہاء ہاں میں سر ہلاتے ہوئے بیڈ پر جا کر سو گئی اور ہاتیل اس کے پاس بیٹھتے اسے دیکھنے لگا۔

پھر کچھ ہی دیر بعد اس سے اپنے گھر کا دروازہ بچنے کی آواز آئی تو اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا جو صبح کے اٹھ بجارہی تھی پھر وہ دروازہ کھولنے کے لیے گیا۔

ہاتیل نے گیٹ کھولا تو سامنے عادل کھڑا ہوا تھا۔

ہاتیل دروازہ کھولتے ہوئے ایک طرف ہوا تو عادل تھکے ہارے انداز میں اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

اف بھائی تھکا دیا اس سفر نے کیا ناشتہ بنا لیا ہے آپ نے بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔

سائنس تو لے لو اور فریش ہو جا میں ناشتہ بنانے لگا ہوں ہا بیل گیٹ کو لوگ کرتے ہوئے اس کی طرف مڑتے بولا۔

اور حیدر کا بتا اسے چھوڑ دیا تھا صحیح سے سمجھایا تھا نا اتے ہوئے کہ فکر نہ کریں ہم اس سے ملنے اتے رہیں گے۔

جی بھائی میں اپنے شیر کو سب کچھ سمجھا کر آیا ہوں رو رہا تھا پھر اچھے سے سمجھایا تو چوپ ہوا

اچھا چل ٹھیک ہے تو فریش ہو میں ناشتہ تیار کرتا ہوں۔

عادل جی بھائی کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تو ہاتیل بھی کچن کی طرف اگیا

ڈور ہیل بجنے پر ہانیہ ٹی وی کے اگے سے اٹھی اور جا کر دروازہ کھولا سامنے ہی اس کے سعد کھڑا تھا اس نے دروازہ کھولتے سعد کو اندر آنے کی جگہ تھی

کیسی ہو تم۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو یہ کیا ہوا ہے تمہارے چہرے پر۔

یہ کچھ نہیں بس ایسے ہی۔

اسے ہی کیا ایسے لگ رہا ہے کسی سے جھگڑا کیا ہے تم نے۔

ہاں جب کوئی اپنا مشکل میں ہو تو جگڑا کر نا پڑ جاتا ہے۔

بہر حال تم سب چھوڑو یہ بتاؤ کفر ٹیبل ہو یہاں پہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔

اور ہاں یہ لو میں تمہارے لیے موبائل لایا تھا کبھی بھی کسی چیز کی ضرورت پڑ سکتی تمہیں تو تم مجھے کال کر سکتی ہو اس میں اپنا نمبر میں نے سیو کر دیا ہے سعد ہانیہ کی طرف موبائل بڑھاتا وہ بولا۔

تمہارا بہت بہت شکریہ تم اتنا کچھ میرے لیے کر رہے ہو اتنا تو کوئی اپنا بھی نہیں کرتا اور میں تم سے اس دن کے لیے معافی مانگتی ہوں

ہاں مانگنی تو چاہیے تمہیں اس دن کافی بڑا نقصان کیا تھا تم نے میرا۔ سعد
پیچھے صوفے سے ٹیک لگاتے ہیں ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے بولا۔

میں شرمندہ ہوں کہ میں نے تم سے بد تمیزی کی ائی ایم سوری۔

سوچتے ہیں کہ معاف کیا جائے یا نہیں سعد گھر کو چاروں طرف سے دیکھتے
ہوئے بولا۔

ہانیہ نے گھر کو چمکادیا تھا وہ گھر پہلے بھی صحیح تھا مگر اب اس گھر میں خوشبو
سے پھیلی ہوئی تھی۔

میں کوشش کروں گی کہ مجھے جلدی کوئی نوکری مل جائے تو میں یہاں سے
جاسکوں۔

نہیں تم جب جتنا چاہو رہ سکتی ہو یہاں پہ جب تمہارے حالات بہتر ہو جائیں تو چلی جانا۔

اور ہاں اگر تمہیں نوکری کی ضرورت ہے تو میرا افس جوائن کر سکتی ہو اور تمہاری ایجوکیشن کیا ہے۔

نہیں تمہارا بہت بہت شکریہ تم پہلے ہی میرے لیے بہت کچھ کر چکے ہو میں اب اور تمہارا کوئی احسان نہیں لے سکتی اور میری اتنی ایجوکیشن نہیں کہ میں کسی افس میں کام کر سکوں۔

احسان کی کوئی بات نہیں جب تمہارے حالات بہتر ہو جائیں گے تو تم میرے سارے احسان اتار دینا۔

سب باتیں چھوڑ تم یہ بتا تمہاری ایجوکیشن کیا ہے۔

میں نے ایف ایس سی کیا ہوا ہے ہانیہ کچھ شر مندہ سی دھیمی سی آواز میں بولی۔

ہم۔ جاب کے لحاظ سے تو سٹڈی کافی کم ہے پر میں نے ابھی ابھی نیو ہی افس
جوائن کیا ہے تو مجھے ایک سکیٹری کی ضرورت ہے اگر تم چاہو تو میرے
افس میں کام کر سکتی ہو۔

سکیٹری کا کیا کام ہوتا ہے

وہ سب کام جو میں کرتا ہوں سب کاموں میں میری مدد کرنی ہوگی مطلب
کہ جو بھی کام ہوں گے تمہیں ان کی انفارمیشن رکھنی ہوگی اور ساری
معلومات مجھے دینی ہوگی۔

ٹھیک مجھے منظور ہے۔

ہانیہ نے سوچا کہ وہ نوکری پر لگتے ہی پہلے اپنا کوئی رینٹ پر سستا سا گھر دیکھے
گی اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا اور گھر ملتے ہی وہ اس گھر سے چلی جائے گی
اس لیے اس نے سعد کی افر کو قبول کر لیا تھا۔



رہا سو کراٹھی تو دن کے 12 بج چکے تھے اس نے ٹائم دیکھا اور پھر اٹھتی ہوئی باہر آئی۔

اتے ہی اسے کچن سے اوازیں آرہی تھی تو اس نے کچن کی طرف رخ کیا۔

کچن میں عادل کچھ بنانے میں لگا ہوا تھا۔

عادل نے رہا کو اتے ہوئے دیکھا تو بولا السلام علیکم بھابی اے۔

اپ کو کچھ چاہیے تھا ناشتہ کرے گی اپ میں بنا دیتا ہوں بھائی کہہ کے گئے تھے مجھے۔

وعلیکم السلام نہیں ابھی کچھ خاص بھوک نہیں تم بتاؤ تم کیا کر رہے ہو۔

رہا کچن میں اتے ہوئے بولی۔۔

بس بھا بھی دن کے کھانے کی تیاری کر رہا ہوں۔

اوہ اچھا آئی کین ہیلپ یو۔



Zubi Novels Zone

نہیں بھا بھی بس میں کر لوں گا۔

دونوں مل کے کھانا بناتے ہیں کام جلدی ہو جائے گا۔

نہیں بھابی کام تو ویسے ہو چکا ہے بس تھوڑا سا ہی رہتا ہے اپ بتائیں میں
اپ کے لیے ناشتہ بنا دیتا ہوں بتائیں اپ چائے پیے گی یا جو س۔

بھوک تو تھوڑی سی ہی لگی ہے پھر جب تک کھانا بنتا ہے جو س سے گزارا کرتی ہوں رہا مسکراتے ہوئے بولی۔

نہیں بھابھی آپ کو بھوک لگی ہے تو آپ مجھے بتائیں آپ کیا کھانا چاہتی ہیں ورنہ بھائی کو پتہ چلا تو مجھے ڈانٹیں گے وہ بول کر گے ہیں مجھے کے آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو میں آپ کو دے دوں۔

نہیں ابھی تو صرف ایک گلاس چوز کی ہی ضرورت ہے مجھے وہ میں خود لے لوں گی رہا فرج کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

ویسے تمہارا بھائی کہاں گیا ہے رہا نے گلاس میں جو س ڈالتے ہوئے مصروف سے انداز میں پوچھا۔

وہ بھائی کام پہ گئے ہیں۔

میں کراچی سے گھر صبح ہی پہنچا ہوں تھک گیا تھا تو ابھی تھوڑی دیر پہلے سو کراٹھا ہوں تو سوچا کھانا بنا کر بھائی کے لیے لے جاؤں۔

اچھا تمہارا بھائی کب آئے گا گھر۔

بھائی تو رات میں آئیں گے۔



ہو تو کیا مطلب میں گھر میں اکیلی رہوں گی۔

رہا تھوڑی سی پریشان ہو کر بولی ویسے رہا کو اکیلی رہنے کی عادت تو تھی وہ اپنے گھر میں بھی تو کئی بار اکیلے ہی رہتی تھی مگر یہاں نیا گھر تھا اس وجہ سے وہ تھوڑی پریشان ہو رہی تھی کہ وہ کیسے نئی جگہ نئے گھر میں اکیلی رہے۔

عادل مسکراتے ہوئے بولا اپ پریشان نہ ہو میں جاتے ہی بھائی کو گھر بھیج دوں گا۔

رہاء عادل کو دیکھ رہی تھی یہ لڑکا کافی اسے شریف اور سلجھا ہوا لگا تھا عادل کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے رہاء کو برا لگا کے ماہانے اس کے ساتھ جو کیا اچھا نہیں کیا۔

اچھا ایک بات بتاؤ رہاء جو س کے گلاس کو ایک طرف رکھتی ہوئی اس کی طرف اتی بولی۔

جی۔

تم تینوں بھائی ایک دوسرے سے کافی ڈفرنٹ ہو ایسا کیوں۔

عادل دھیماں سا مسکرایا اور بولا بھابھی ہم تینوں بھائی سگے بھائی نہیں۔

او۔ تم لوگ اسٹینپس برادر ہو۔

نہیں ہم اسٹینپس برادرز بھی نہیں۔

مطلب۔ رہاء کو کچھ سمجھ نا آئی تھی عادل کی بات۔

مطلب کہ ہم تینوں میں کوئی خون کا رشتہ نہیں ہے مگر ہم پھر بھی بھائی ہیں۔

رہاء حیران تھی اسے کبھی بھی نہیں لگا کہ وہ سگے بھائی نہیں ہے یا بھائی ہی نہیں ہے ایک دوسرے کے۔

اپ بھی حیران ہو گی نا۔ اصل میں بھائی جب 16 سال کے تھے تو ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا والد صاحب کا کچھ اتنا پتہ نہیں ہے نا جانے انہیں چھوڑ کر کہا چلے گئے ہمیشہ کے لیے اس بارے میں میں نے کبھی بھائی سے پوچھا بھی نہیں زیادہ۔

اور میرے والدین عادل تھوڑا سا چپ ہوا اور پھر ایک لمبی سی سانس لیتے ہوئے بولا۔

میری والدہ کو میرے باپ نے طلاق دے دی تھی وہ مجھے یہ کہہ کر چھوڑ کے چلی گئی کہ جس کی نسل ہے وہی سنبھالے تمہیں اور پھر میرے باپ نے کچھ ہی وقت میں دوسری شادی کر لی اور دوسری جوانی تھی میری سوتیلی ماں اس نے کچھ ہی وقت بعد مجھے گھر سے نکال دیا۔

اور میں ایسے ہی ٹرین میں بیٹھا اور سکھر سے حیدر آباد پہنچا تو یہاں پر مجھے ٹرین میں سے پکڑ لیا گیا کہ میں بغیر ٹکٹ کے سفر کر رہا تھا میں پھر یہیں پہنچا تب ہی بھائی اپنے گھر کی طرف ارہے تھے تو انہوں نے مجھے سڑک پہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ میں یہاں کیوں بیٹھا ہوں تب میری عمر 10 سال تھی میں نے انہیں بتا دیا کہ مجھے ایسے گھر سے نکال دیا گیا ہے تو میں سکھر سے یہاں حیدر آباد آ گیا ہوں اور اب یہاں میرا کوئی نہیں ہے۔

تب بھائی مجھے اپنے ساتھ لے آئے اور جو ہے نا حیدر ہمارا شیر ہمارے استاد کا بیٹا ہے عادل مسکراتے ہوئے بولا۔ بھائی پہلے ہی استاد کے پاس کام کرتے تھے استاد جی اور ان کی بیوی کے بچے ہی نہیں تھے پھر انہیں اللہ تعالیٰ نے کافی ٹائم بعد حیدر دیا اور حیدر کی پیدائش پر حیدر کی والدہ کا انتقال ہو گیا پھر کچھ وقت بعد جب حیدر پانچ سال کا ہوا تو ہمارے استاد کا بھی انتقال ہو گیا پھر اسے ہم نے پالا بھائی نے ہمارے لیے بہت محنت کی انہوں نے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا ہمارے لیے ہمیں پڑھانے کے لیے انہوں نے اپنی پڑھائی بند

کر دی جب تک استاد تھے تب تک تو بھائی نے تعلیم حاصل کی مگر اس کے بعد سب کچھ بھائی کو کرنا پڑا پہلے جو یہ دکان یہ حیدر کے والد مطلب ہمارے استاد جو تھے وہ کرائے پہ چلاتے تھے بھائی نے محنت کی اس گراج کو ہے انہوں نے اپنے نام کروایا یہ گھر دیکھ رہی ہیں اپ یہ بھی بھائی نے بنایا ہماری تربیت کی ہم قسمت والے ہیں جو ہمیں ایسا بھائی ملا بھائی نے مجھے پڑھانے کے لیے خود پڑھنا چھوڑ دیا بھائی بس 12 تک پڑے ہیں مگر انہوں نے مجھے گریجویٹ کروایا۔

میں خوش ہوں کے مجھے ہابیل بھائی ملے عادل مسکراتے ہوئے بولا اور رہا ایک طرف کھڑی اسے سن رہی تھی رہا کے دل کو نہ جانے کیوں اتنی خوشی ہوئی ہابیل کے بارے میں جان کر کہ اس کا ہم سفر اتنا رحم دل اور اچھا ہے

یہ دیکھیں بھابی آپ سے باتیں کرتے ہو پتہ ہی نہیں چلا کھانا بھی بن گیا آپ کی کمپنی کافی اچھی ہے عادل مسکراتے ہوئے بولا اور کچن کی سلپ پر پڑے ہوئے کچھ سامان کو اٹھاتے ہوئے اپنی جگہ پہ رکھنے لگا

میری کمپنی نہیں تمہاری کمپنی اچھی ہے۔



کیا سچ میں بھا بھی۔

ہاں سچ میں میں تمہارے بھائی کی طرح جھوٹ تھوڑی نہ بولتی ہوں رہا ہستے میں بولی۔

ابھی عادل کچھ بولتا ہی کہ۔

رہاء کے موبائل کی بیل بجی تو وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی
کال اٹھائی تو ہائیل کا نمبر تھا جس پہ مکینک لکھا ہوا تھا رہاء نے مسکرا کر کال
پک کی۔

ہیلو کون۔

جی میں اپ کا شوہر۔۔

پر میری تو شادی ہی نہیں ہوئی شاید اپ نے غلط نمبر ڈائل کیا ہے۔

ہائیل نے موبائل کو کان سے ہٹاتے ہوئے دیکھا کہ کہیں سچ میں اس نے
غلط نمبر تو ڈائل نہیں کر دیا۔

کیوں کہ رہا نے اسے اپ کہا تھا۔

نہیں وہ اس کا نمبر کیسے غلط ڈائل کر سکتا تھا وہ مسکرایا اور سمجھ گیا تھا کہ رہا
اسے تنگ کر رہی ہے۔

ٹھیک ہے پھر میں گھرا کے بتاتا ہوں کون شوہر اور آپ کی شادی ہوئی ہے
کہ نہیں۔
ہاں تو اجاؤ میں کون سا تم سے ڈرتی ہوں۔

سچ میں نہیں ڈرتی رات کو تو بڑی منتیں کر رہی تھی کہ چھوڑ دیں پلیز۔

تم نا بہت بد تمیز اور بے شرم ہو۔ جاؤ میں بات نہیں کر رہی۔

اور تب ہی ہاتیل کا قہقہہ کا گونجا۔

بائے۔۔

اچھا اچھا اب نہیں کہتا کچھ۔ بہت مس کر رہا ہوں آپ کو۔



Zubi Novels Zone

کیا آپ نے مجھے مس کیا۔

نہیں میں کیوں مس کرنے لگی تمہیں۔ ویسے کب تک ارہے ہو گھر۔

ہاتیل اس کے جھوٹ پر مسکرایا اور بولا آپ کہیں تو بھی اجاتا ہوں۔

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم کام کرو اپنا رہا مسکراتے ہوئے بولی

-

جی ٹھیک ہے ویسے بھی آپ کو میری یاد تک نہیں آرہی اور پھر میں گھرا کے
کیا کروں گا کام ہی کر لیتا ہوں غریب بندہ ہوں کام کروں گا تو کھاؤں گا

نہیں وہ میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں اجاؤ رہا نے یہ کہتے ہوئے جلدی سے
کال کٹ کر دی۔

اف رہا کچھ بھی بول دیتی ہو۔ رہا نے خود کو کوسا اور پھر مسکراتے ہوئے
ہاتیل کے نمبر کو دیکھنے لگی اور اس کے نام کو چینج کرتے ہوئے وہاں ہسبینڈ
لکھا۔



ماہا کو سعد سے پتہ چلا تھا کہ رہاء کا نکاح ہو چکا ہے وہ بھی اس کے ساتھ جس نے اس کی ہیلپ کی تھی اور وہ کسی سازش کی شکار ہوئی تھی ماہا یہ سون کے کافی پریشان ہو گئی تھی رہاء کہ نکاح کا سنتے ہوئے اس نے پہلے کافی بار رہاء کے موبائل پر کال بھی کی مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا اب دوبارہ اس نے کوشش کی تو نمبر ان تھا اور بیل ہو رہی تھی کچھ ہی دیر بعد اسے رہاء کی آواز سننے کو ملی۔

ہیلو رہاء تم کیسی ہو کہاں ہو یار تمہیں کتنی بار میں نے کال کی ہے کتنے پریشان تھے ہم سب تم ٹھیک ہونا۔

رہاء ماہا کی پریشان سی آواز سنتے ہوئے بولی۔

ماہا میں ٹھیک ہوں اور انی تھنک سعد تمہیں سب کچھ بتا ہی چکا ہو گا۔

اور رہی موبائل بند ہونے کی بات تو موبائل میرے پاس نہیں تھا میرے پاس کل ہی موبائل آیا ہے تو اس لیے ہی بند تھا اور بتاؤ سب ٹھیک ہیں تم ٹھیک ہو۔

میں ٹھیک ہوں رہا تم بتاؤ یہ سب کیسے ہو گیا تم وہاں صحیح ہو تم نے کیا سوچا ہے اب۔

جو کچھ بھی ہوا ایکسپڈنٹلی ہوا کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مجھے معلوم نہیں ہیں بٹ پتہ چل جائے گا سب اور۔

رہا تھوڑا رکی تھی۔

اور کیا۔؟

اور میں اس شادی کو قبول کر چکی ہوں کافی اچھا انسان ہے سب سے
امپورٹڈ بات ہے کہ وہ مجھے بہت چاہتا ہے۔

اور سب چھوڑو تم بتاؤ کیا تمہاری عادل سی بات ہوئی۔

نہیں رہا میری ہمت نہیں ہو رہی اس سے بات کرنے کی اتنی میں اسے کیسے
فیس کروں گی میں۔

ماہا۔ ہی ازویری گڈ پرسن تمہیں عادل سے معافی مانگ لینی چاہیے اس سے
بات ہوئی ہے میری وہ کافی اچھا لڑکا ہے مجھے یہاں اے ہوئے زیادہ دن

نہیں ہوئے مگر وہ لوگ مجھ سے ایسے بات کرتے ہیں جسے مجھے کافی ٹائم سے جانتے ہوں مجھے ذرا بھی یہاں کر ایسا نہیں لگا کہ وہ کوئی غیر ہے اور عادل کے بیسیو سے یہ ہی لگ رہا ہے کہ اس نے تمہاری باتوں کو زیادہ سیریس نہیں لیا۔

وہ کافی نارمل ہے اینڈ اگر تم چاہو تو ہم ہمیشہ دونوں دوستیں ساتھ رہے سکتی ہیں۔

ایک منٹ میں ایسا کرتی ہوں میں لوکیشن سینڈ کرتی ہوں تمہیں تم مجھے سے ملنے کے لیے اجاؤ ٹھیک ہے۔

میں کیسے۔ میں اس کا سامنا نہیں کر سکتی رہا مجھ میں ہمت نہیں ہو رہی میں اس سے بات کروں کیا وہ مجھے معاف کر دے گا۔

تم ایسا کرو تم یہاں میرے پاس او میں ہا بیل سے بات کروں گی تم عادل سے سوری کر لو سب کچھ صحیح ہو جائے گا ٹھیک ہے تو فکر مت کرو تم بس میری طرف اجاؤ۔

او کے اپنا خیال رکھو میں تمہیں بعد میں بتاتی ہوں ماہا کچھ سوچتے ہوئے
بولی۔

او کے ٹیک کیٹر اللہ حافظ۔

ماہا کال بند کرتے ہوئے اپنے کے سامنے آکر کھڑی ہوئی اور اپنے عکس کو
دیکھتے ہوئے بولی ماہا وہ مان جائے گا تمہیں بس کیسے بھی کر کے اسے سوری
کرنا ہے ٹھیک ہے یو کین ڈواٹ۔
ماہا الماری کی طرف بڑی اور وہاں سے ایک خوبصورت سا سوٹ نکالا اور
ریڈی ہونے کے لیے چلی گئی۔

ماہا تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکلی اور سیڈیوں کی طرف آنے لگی جیسے ہی
سیڑھیاں اترتے ہوئے آخری سیڑھی پر پہنچی تو اس کا پیر موڑ گیا اور وہ وہیں
پر چبختے ہوئے بیٹھ گئی ماہا کی والدہ جو شاید کچن میں ملازمہ کو ہدایت دے رہی
تھی وہ اس کی چیخ سنتے ہوئے بھاگ کر آئی

ماہا کیا ہوا بیٹا۔

ماما میرا پاؤں مڑ گیا ہے درد ہو رہا ہے ماہا کا چہرہ درد کی شدت سے لال ہو چکا
تھا۔

ماہا کی والدہ اس کی طرف آئیں اور اسے سہارا دے کر کھڑا کرنے لگے تو ماہا
سے اٹھا نہیں جا رہا تھا انہوں نے اپنی ملازمہ کو آواز دی۔

سکینہ جلدی ادھر اؤ۔

جی بی بی جی۔

ذرا میری مدد کرو ماہا کو سہارا دینے میں۔ جب کے ماہا اپنا پاؤں پکڑے فرش پہ بیٹھی ہوئی تھی ان کی ملازمہ اور ماہا کی والدہ نے اسے سہارا دیتے ہوئے صوفے پر بٹھایا۔

ماہا دیکھ کر نہیں چل سکتی تم دیکھو اگی نہ موج اس پر تو سو جن ارہی ہے میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتی ہوں امنہ بیگم ماہا کا پاؤں دیکھتے ہوئے بولی۔

اور تم اتنا تیار ہو کر جا کہاں رہی تھی امنہ بیگم ڈاکٹر کو کال ملاتے ہوئے بولی

اپ چپ کریں ماما ایک داردہورہا ہے اور اپ کا لیکچر شروع ہو گیا ہے۔

ماہا کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم ساری تمیز بھول چکی ہو کیا۔

سعد باہر سے اتے ہوئے بولا۔

پلیز بھائی سوری ماما بہت دردہورہا ہے پلیز اس وقت مجھ سے کچھ مت پوچھیں۔

ماہا نے سوچا کہ وہ رہا کو کال کر کے بتادے کہ وہ نہیں ارہی تب ہی ماہا کا دیہان اپنے موبائل پر گیا جو فرش پر گرا پڑا تھا۔

سکینہ بی مجھے موبائل اٹھا کر دے۔

ماہافرش پر گرے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ملازمہ ماہا کے کہتے ہی جلدی سے موبائل اٹھاتی ماہا کی طرف آئی۔

اونو۔ اس کی تو سکرین ٹوٹ چکی ہے۔

اتنی ہی دیر میں ڈاکٹر اچکا تھا اس نے ماہا کے پاؤں کا معائنہ کیا اور بتایا کہ ان کے پاؤں میں فیچر ہو چکا ہے

اس لیے اب وہ کچھ دن چل نہیں پائیں گی انہیں ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا ان کے پاؤں پر پلاسٹر لگایا جائے گا۔

نہیں تو ان کا پاؤں خراب ہو سکتا ہے۔

جی اب میں چلتا ہوں انہیں جلد سے جلد ہاسپٹل لے آئیں۔

سعد نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر ماہا کو اٹھاتے ہوئے باہر گاڑی کی طرف لے گیا امنہ بیگم بھی پیچھے ہی اس کے آئیں۔



رہاء کافی دیر ماہا کا انتظار کرتی رہی مگر وہ نہ آئی تو اس نے ماہا کے نمبر پر کال کی جو بند جا رہا تھا اسے پریشانی ہوئی کہ نمبر کیوں بند جا رہا ہے کافی بار نمبر پر ٹرائی کرتی رہی مگر اگے سے کوئی جواب نہ ملا۔

رہاء کافی دیر عادل کو بہانے سے روکے ہوئے تھی کے ماہا پہنچ جائے تو دونوں کی ملاقات ہو جائے پر کچھ دیر بعد عادل دکان کے لیے نکل گیا۔ موبائل کو بیڈ پر رکھتے ہوئے خود جا کر اپنے کے سامنے کھڑی ہوئی اور خود کی تیاری کو دیکھنے لگی۔

اس نے اپنی نیک سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے دیکھا جہاں نشان سا بنا ہوا تھا اس نے اس نشان کو چھوتے ہوئے ہاتھ کو خیال میں یاد کرتے ہوئے کہا ظالم انسان بس چلے تو کھائی ہی جائے مجھے۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں اسے گیٹ بجنے کی آواز آئی تو رہاء بیڈ پر پڑے ہوئے دوپٹے کو اٹھا کر گلے میں ڈالتی ہوئی گیٹ کی طرف گئی اسے لگا کہ شاید ماہا گئی ہے

جیسے ہی رہا نے دروازہ کھولا تو سامنے ہابیل کھڑا ہوا تھا۔

ہابیل اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کے اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے رہا کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں پکڑتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

انی مس یو سوچ۔

یقین کریں یہ پانچ چھ گھنٹے کیسے گزار کر آیا ہوں میں دکان پر یہ میں ہی جانتا ہوں۔

اچھا مگر میں تو سکون میں تھی تمہاری فالتو باتوں سے جان چھٹی ہوئی تھی مگر اب سر میں درد کرنے کے لیے پھر سے حاضر ہو تم۔

رہا یہ کہتی ہوئی دوبارہ کمرے کی طرف جاتے ہوئے بولی۔

ہانہیل نے اس کو کلہائی سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچا تو رہا ایک دم سے مڑتی ہوئی اس کے سینے سے اٹا کرائی۔

ہانہیل اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولا۔

اچھا جی آپ کو میری باتیں فالتو لگتی ہیں تو جان لیں اب تو آپ کی جان نہیں چھوٹنے والی مجھ سے کبھی۔

رہا اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

پت ہے تمہیں پہلے میں بہت شریف سمجھتی تھی مگر جب شادی ہوئی نا پھر مجھے پتہ چلا ہے تم بہت چالاک اور بے شرم انسان ہو۔

اچھا جی کافی جانے لگی ہیں اپنے شوہر کو اپ تو۔

ہائیل اس کے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے خود کا چہرہ اہستہ اہستہ اس کے قریب کرتے ہوئے بولا۔

رہا اس کے ارادے جان چھکی تھی اس نے ہائیٹ کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تھوڑا پیچھے کیا اور بولی۔

ایک بات بتاؤں۔

جی جی بتائیں ہم تو حاضر ہیں اپ کی ہر بات سننے کے لیے۔

ہائیل اس کے بالوں کی لٹوں سے کھیتے ہوئے بولا۔

رہا اپنے پنچوں کے بل تھوڑا سا اوپر ہوتی ہائیل کے کاندھوں کو زور سے
دبوچتی اس کے کان کے پاس ہوئی اور بولی۔

وہ بات یہ ہے کہ۔

جی کیا بات ہے۔

رہا کے قریب ہوتے ہائیل کی باہوں کی گرفت رہا پر تھوڑی سی ڈھیلی
ہوئی۔

وہ بات یہ ہے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا تمہارا ویٹ کر رہی تھی جلدی او
مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے رہا جلدی سے بولتی ہوئی اسے دور دھکیلتی
ہنستے ہوئے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔

اچھا مجھ سے چلا کی روکیں اپ اب۔

ہا بیل بھی رہا کو بھاگتے دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے ہی کمرے کی طرف سے
پکڑنے کے لیے آیا۔

اب منظر کچھ یوں اٹھا کے کبھی رہا بیڈ کی اس طرف تو کبھی اس طرح۔

رہا آپ میرے ہاتھ لگی نہ چھوڑوں گا نہیں اب کو۔

تھک گئے پکڑ نہیں سکتے تو اب ایسی باتیں کر رہے ہو پہلے پکڑ تو لو۔
پھر رہا ہاتیل کو بیڈ کے اوپر سے چھلانگ لگاتے ہوئے اپنی طرف اتے
دیکھا تو جلدی سے باہر کی طرف بھاگ گئی۔

ہاتیل نے اسے باہر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے بھاگتے ہوئے
اسے پیچھے سے جا کر باہوں میں جکڑ لیا اور پھر رہا کو ایسے ہی اٹھاتے ہوئے
بیڈ کی طرف لے آیا اور
بیڈ پر پھینکتے ہوئے جلدی سے اس کی کلائیوں کو دبوچتے ہوئے اس پر سائے
کی طرح چھا گیا۔

رہا کی بھاگتے ہوئے سانس پھول چکی تھی اور یہی حال ہاتیل کا بھی تھا اب
ہاتیل گہری نظروں سے گرے گرے سانس لیتے ہوئے رہا کو دیکھ رہا تھا

رہا بھی گرے سانس لیتے ہوئے کبھی اپنی ایک کلائی کو چھڑانے کی
کوشش کرتی تو کبھی دوسری کو۔

اب بتائیں کیا کیا جائے اپ کے ساتھ۔

ہانبل دیکھو میرا ہاتھ چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے تم بہت بھاری ہو ہٹو پیچھے
میرا سانس بند ہو جائے گا۔

جی تو پھر کس نے کہا تھا چیلنج کرو جتنی جان ہو انسان میں اس کو اتنی ہی بات
کرنی چاہیے۔

ہو عادل تم۔

رہاء دروازے کی طرف دیکھتے ہیں بولی تو ہاتیل بھی ایک دم سے اس کے اوپر سے ہٹتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

ہاتیل کے چھوڑتے ہی رہاء جلدی سے اٹھی اور ہنستے ہوئے باہر کی طرف بھاگی بھاگی۔ اور باہر جاتے ہوئے اس کی نکل اتارتے ہوئے بولی۔

جتنی جان ہو انسان میں اس کو اتنی ہی بات کرنی چاہیے۔

ہاتیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

کوئی بات نہیں رات میں تو میرے پاس ہی انا ہے اپ کو۔ ہاتیل یہ بولتا ہوا باہر ایپکن کی طرف گیا کھانا نکالتے ہوئے باہر آیا۔

اجائے کھانا کھالتے ہیں۔

کھانے کا جھانسہ دے کے پکڑنا چاہتے ہو میں تو نہیں ارہی تمہارے پاس۔
ہاتیل اس کی حرکتیں دیکھتے ہوئے ہنسنے لگا۔

ائیں پکا کچھ بھی نہیں کہوں گا۔



نہیں پہلے پرومش کرو۔

اوکے بابا پرومش کچھ نہیں کہوں گا اجائیں کھانا کھاتے ہیں ساتھ۔

رہاء کو جب یقین ہوا کہ وہ سیریس ہے تو وہ اس کے ساتھ ہی جا کر تھوڑی
سی دور بیٹھ گئی تو ہاتیل نے نوالہ بناتے ہوئے اس کے اگے کیا۔

مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگی تھوڑی دیر بعد رہائے
بھی ایک نوالہ بنایا اور ہابیل کی طرف بڑھایا۔

ہابیل مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے نوالہ کھاتے ساتھ میں اس کی انگلی
کو بھی ہلکا سا کاٹا تو رہائے نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

خود ہی کھالو میں نہیں کھلا رہی کہ یہ تمہیں کیا عادت ہے ہر جگہ کاٹتے
رہتے ہو۔

ہابیل ہستے ہوئے بولا اور کہاں کاٹا ہے اپ کو میں نے۔

اچھا اچھا سوری اب نہیں کچھ کیتا ہا بیل رہا کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر بولا اور
جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بیٹھنے کا اشار کیا۔

تھوڑی ہی دیر میں کھانا کھا کر رہا اور ہا بیل کمرے میں آئے تو ہا بیل الماری
کی طرف بڑھا اور اس میں سے کچھ نکالتے ہوئے رہا کی طرف آیا۔

رہا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس نے رہا کو نینے کے سامنے کھڑا کیا اور پھر اس
سرخ سی ڈبیا سے ایک نازک سی گولڈن چین کو نکالتے ہوئے اس نے رہا
کے سامنے کیا۔

یہ کیا ہے

یہ اپ کی منہ دکھائی۔

رہا نے اس چین کو پکڑتے ہوئے دیکھا جو کافی نازک اور خوبصورت سی
تھی اس نے اس چین پر بنے ہوئے ایک باریک سے دل کو دیکھا جہاں پر
ہا بیل رہا لکھا ہوا تھا۔

کیسی ہے اچھی لگی آپ کو۔

سو بیوٹی فل بہت پیاری ہے۔ رہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہا بیل اس کے بالوں کو اگے کرتے ہوئے چین کو پکڑا اور اسے اپنے ہاتھوں
سے اس کے گلے میں پہنائی۔

اور بولا شام کو اپ ریڈی رہنا شاپنگ کرنے اور رات کا کھانا ہم باہر ہی کھانے چلے گئے کافی دن ہو گئے اپ باہر ہی نہیں گئی۔

رہا اٹنے میں اپنا اور ہاتیل کا عکس دیکھتے ہوئے اس کی باتیں سن رہی تھی اور پھر اس کی طرف کی مڑی اور اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی اور پھر اس کے سینے پر سر رکھ دیا۔

ہاتیل نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا اور پھر ایسے ہی اپنی باہوں میں لیے کھڑا رہا۔

اور پھر بولا۔۔۔۔۔ رہا۔

ہم۔

رہا جو انکھیں بند کیے اس کے دل کی دھڑکن سن رہی تھی اس کے پکارنے پر بس اتنا بولی۔

اُئی لو یو سوچ میں اپ سے بہت محبت کرتا ہوں جب سے آپ زندگی میں اُئی ہیں مجھے ایسا لگتا ہے میں دنیا کا بہت خوش نصیب شخص ہوں جسے اپنی چاہت مل گئی میں اپ کا بہت شکر گزار ہوں کیے اپ نے میرے ساتھ اپنی زندگی جینے کا سوچا تھینک یو سوچ میری زندگی کو اتنا خوبصورت بنانے کے لیے۔

ہاں بیل رہا کو اپنے ساتھ اسے لگے ہوئے دیکھ کر اسے مزاق سو جاتا بولا۔

اور ایک بات بتائیں۔

رہا نے اب اس کے سینے سے چہرہ نکالتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔

ہاں پوچھو۔

اپ کتنے بچوں کو ہینڈل کر سکتی ہیں۔

مطلب۔

مطلب یہ کہ کتنے بچوں کو سنبھال سکتی ہیں۔

تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو۔

اس لیے یہ پوچھ رہا ہوں کہ میرا پلان تو کافی بڑی فیملی کا ہے۔

سوچ رہا ہوں سات اٹھ بجے تو ہونے چاہیے ہمارے۔

رہا ہاتیل کی باہوں کے گھرے کو توڑتے ہوئے دور ہوئی۔

بچے مطلب کہ ہمارے بچے وہ بھی سات اٹھ۔

جی کم ہے کیا۔ تو پھر 1210 صبح رہیں گے۔

ہاتیل نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

مگر وہ رہا کے چہرے کی سنجیدگی کو نظر انداز کر گیا تھا۔

تب ہی رہا بولی تم کہیں بچوں کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے تم پاگل
ہوا بھی چار دن ہوئے ہیں ہمارے نکاح کو اور تم بچوں کے بارے میں
سوچنے لگے ہو۔

ہاتیل میں ابھی بچے نہیں چاہتی۔ میں چار پانچ سال بچے نہیں چاہتی سو پلیز
اس بارے میں مت سوچنا اب۔

ہاتیل کی تمام خوشی مدہم پڑ چکی تھی رہا کی بات سنتے ہوئے۔

رہا آپ کا کیا مطلب چار پانچ سال یہ تو ہر لڑکی چاہتی ہے ناکہ وہ ماں بنے۔

دیکھو تم ہر چیز کے لیے مجھے فورس نہیں کر سکتے تم نے مجھے بلیک میل کر
کے اپنی زندگی میں شامل کر لیا ہے نا تو پلیز باقی کے فیصلے مجھے بھی لینے دو۔
رہا یہ بولتی ہوئی جا کر بیڈ پر بیٹھی۔

پھر ہاتیل کچھ سوچتے ہوئے بولا جی اچھا ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی
میرے لیے یہ کافی کہ آپ میرے ساتھ ہیں۔

تم نے پتہ کیا کچھ میں سوچ رہی تھی کہ میں انکل انٹی سے مل لوں تم بھی
میرے ساتھ چلو اور ان کی غلط فہمی دور کر دو۔

جی وہ۔ ہاں آج تو میں آپ کو بار لے کر جا رہا ہوں تو ایسا کرتے ہیں کل چلتے
ہیں انکل اور انٹی کی طرف۔۔

اوکے کل پکا چلنا ہے ہم۔

جی ٹھیک آپ ریڈی ہو جائیں ہم شاپنگ کرنے چلتے ہیں ہاتیل یہ بولتا ہوا
اپنے کپڑے لیتا فریش ہونے چلا گیا۔

ایسے ہی کچھ دن گزر چکے تھے رہاء اور ہابیل کی کافی اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو چکی تھی اور عادل ہابیل کے منع کر دینے کی وجہ سے کافی ادا اس رہنے لگا تو ہابیل نے اس کی ادا سی دیکھتے ہوئے اسے دبئی جانے کی اجازت دے دی تھی اب عادل اور احمد دونوں کی دبئی کی فلائٹ تھی شام کو انہیں کراچی سے دبئی کے لیے نکلنا تھا اور وہ اپنی تمام تیاریاں کر چکا تھا اور کچھ تیار رہتی تھی جو وہ کر رہے تھے۔

رہاء کمرے سے باہر آئی تو اس نے اب عادل کے کمرے کی طرف دیکھا جہاں ہابیل اور عادل دونوں ہی پیکنگ کر رہے تھے رہاء ان کے کمرے کی طرف اتے ہوئے بولی کیا تم کہیں جا رہے ہو۔ رہاء نے عادل کو مخاطب کیا۔ جی بھابھی جا رہا ہوں۔

کہاں جارہے ہو رہا کچھ پر سوچتے بولی۔

دبئی جارہا ہوں۔

اچھا کب واپسی ہے پھر۔

یہ پتا نہیں۔



کیا مطلب تم ہمیشہ کے لیے جارہے ہو

نہیں۔ یاں شاید ہاں۔ عادل نے اپنے کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔

عادل کیا تم ماہا کی وجہ سے جارہے ہو۔

عادل جو اپنے سوٹکیس کی زپ بند کر رہا تھا رہاء کی بات پر چونکتے ہوئے رہاء کی طرف دیکھا۔

حیران ہو رہے ہو میں جانتی ہوں تمہارے اور ماہا کے درمیان جو کچھ بھی ہوا اس بارے میں۔ اور وہ اس کی بے وقوفی تھی جو اس نے غصے میں اتے ہوئے کر دی وہ کافی شرمندہ ہے سوری کرنا چاہتی تھی تم سے اپنے کیے پر۔ کیا تم اس سے ایک بار بات نہیں کر سکتے۔ رہاء کو یہ ہی لگا کہ عادل ماہا کی وجہ سے جا رہا ہے۔

بھابھی اپ کیا بات کر رہی ہیں ماہا اور معافی اور وہ بھی مجھ جیسے غریب فریچر سڑک چا پ سے مانگیں گی۔

اپ مذاق اچھا کر لیتی ہیں پلیز بھابھی میں اس موضوع پہ بات نہیں کرنا
چاہتا۔

عادل میں تمہیں فورس نہیں کروں گی کے تم ماہا کو معاف کرو تم بس ایک
بار اس سے بات کر لینا۔

اگر اسے مافی مانگنی ہوتی تو وہ مانگ سکتی تھی آپ کھود بتاؤ کتنے دن گزر چکے
ہیں اس نے معذرت کرنی ہوتی تو کر لیتی اور بھابھی شاہد آپ نے اپنی
دوست کا وہ روپ نہیں دیکھا جو میں نے دیکھا ہے اور میں وہ سب باتیں
بھولا چکا ہوں میرا آپ کی دوست سے کوئی واسطہ نہیں اب۔

ہاتیل رہاء کی بات سونتا بولا ہاں عادل تمہیں ایک بار بات سن لینی چاہیے
اس کی۔ بھائی معاف کیجئے گا مجھے دیر ہو رہی ہے عادل ہاتیل سے معذرت
کرتا ہوا بولا۔

اور ایک نظر اپنے سارے سامان پر ڈالتے ہوئے بولا۔ بھائی پیکنگ سب ہو
گئی ہے میں ذرا ایک بار حیدر سے بات کر لوں عادل ہاتیل کو بولتا ہوا کمرے
سے باہر چلا گیا ہاتیل اس کی آنکھوں میں اداسی اور درد کو دیکھ چکا تھا وہ لڑکی
ہی تو وجہ تھی ملک چھوڑ کے جانے کی۔ وہ سب سے دور اُس ہی کی وجہ سے
تو جا رہا تھا۔

عادل نے صحن میں اکر حیدر سے بات کی اور پھر اوپر چھت کی طرف چلا گیا
چھت پر اکر اس نے موبائل سے وہ تصویر نکال کر دیکھنے لگا جو پہلی بار ماہا
نے اس کے ساتھ لی تھی

کاش ماہا تم مجھے ملی ہی نہ ہوتی۔

کاش میرے دل میں تمہارے لیے محبت ہی پیدا نہ ہوئی ہوتی تو شاید اتنی مجھے

تکلیف نہ ہوتی جتنی تمہیں سوچتے ہوئے ہوتی ہے

عادل ماہا کی تصویر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

جب بھی سوچتا ہوں کہ سارے جذبات صرف ایک طرف تھے میرے تو یہ سوچ مجھے بہت تڑپا دیتی ہے

پر میرا تم سے وعدہ ہے جتنا میں تڑپ رہا ہوں اسے کہیں زیادہ تمہیں
تڑپاؤں گا۔

جو دن اور راتیں میں نے تمہیں سوچتے ہوئے تڑپ کر گزاری ہیں ان
سب کا تمہیں حساب دینا ہو گا ماہا ایک ایک پل کا تم سے حساب لوں گا ایک
کھیل تم نے کھیلا میرے ساتھ ایک کھیل میرا بھی بنتا ہے کھیلنا تم نے
میرے دل کے ساتھ کھیلا میں تمہاری روح کے ساتھ کھیلوں گا۔

عادل کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا سانسیں روک سا رہا ہے اسے سوچتے
ہوئے۔

پھر ماہا کی تصویر کو سامنے کرتے بولا۔ دیکھ لو میری حالت تم نے مجھے پر
میری سانسیں تنگ کر دی ہیں پھر اس نے آسمان کی طرف چہرہ کرتے

ہوئے ایک گہری سانس لی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنے موبائل کو سوئچ آف کر دیا۔ اور اپنی آنکھوں سے بہتے ہوئے کچھ آنسو پوچھتا ہوا نیچے کی طرف چلا گیا اور اپنے کمرے میں جاتے ہوئے الماری کھول کر اپنے موبائل کو الماری کے دراز میں رکھ دیا۔

پھر اس نے اپنا پیک کیا ہوا سامان اور کچھ بیگ اٹھائے اور باہر براندے میں لے آیا۔

کیا احمد اگیا ہے ہاتیل نے اسے سامان باہر لاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

نہیں بھائی وہ نہیں اس کا ڈرائیور آیا ہے میں اس کی طرف جا رہا ہوں اس کے گھر سے ہی ہم ایئر پورٹ کے لیے نکلیں گے۔

ہاتیل عادل کی طرف بڑا اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔

جارہا ہے اپنے بھائی کو اکیلا چھوڑ کے۔

بھائی اپنی ایسا مت کہو میں جا نہیں پاؤں گا۔

عادل نے بھی ہانپیل کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

میرے بھائی میرے جگر اللہ تجھے کامیاب کرے اپنے مقصد میں اور
تیرے شیر کو کیا بتاؤں میں کے اس کا عادل بھائی ہمیں اکیلا چھوڑ کے چلا گیا
ہے۔

بس بھائی اپنا حیدر اور بھابھی کا خیال رکھنا۔ تو بھی اپنا خیال رکھنا ہانپیل
عادل سے کہتے ہوئے دور ہوا

اور پھر عادل جلدی سے اپنا سامان اٹھاتا ایک بھی بار پیچھے دیکھے بغیر گھر سے
باہر چلا گیا۔



ماما کے پاؤں میں موچانے کی وجہ سے ماہا عادل سے ملنے نہ جاسکی تھی اور
اس کے موبائل کو بھی دو دن لگ گئے تھے ریسیٹر ہونے میں جس وجہ سے
وہ رہا سے بھی بات نہ کر پائی تھی جیسے ہی موبائل ریسیٹر ہو کر اسے ملا تو
اس نے فوراً سے رہا سے رابطہ کیا اور عادل کے بارے میں پوچھا۔

رہا نے اسے سب کچھ نارمل ہی بتایا اور اسے کہا کہ کوئی بات نہیں جب
تمہارا پاؤں بہتے ہو تو تم میری طرف چلی انا یا میں خود بھی تم سے ملنے آ جاؤں
گی ایک دو دن میں۔

ماہا کو یہ سنتے ہوئے کچھ بہتر لگا کے عادل سب کے ساتھ نارمل ہے اس نے اس کی باتوں کا زیادہ اثر نہیں لیا مگر وہ خود جب اپنی بولی باتوں پر نظر ڈالتی تو اسے اس قدر برا لگتا کہ سوچتی اگر مجھے اتنا برا لگ رہا ہے تو عادل پر کیا گزری ہوگی۔

اور یہ سب سوچتے ہوئے ماہا کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ عادل کو کال کر پائے وہ دن رات اپنی اور عادل کی تصویریں ایک ساتھ دیکھتی رہتی تھی وہ لمحے جو اس نے اس کے ساتھ گزارے تھے وہ اس کے لیے اس قدر خوبصورت تھے جنہیں وہ بھلا نہیں سکتی تھی

ماہا تمہیں عادل سے بات کرنی ہوگی جب تک بات نہیں کرو گی تو کیسے سب کچھ صحیح ہوگا۔ اس نے اپنے موبائل پر عادل کا نمبر نکالا ماہا کے ہاتھ کانپ رہے تھے عادل کا نمبر سامنے آتے ہی اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو

گئی تھی اس کا حلق خشک ہو رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ بات کیسے کرے گی اس نے عادل کے نمبر پر ٹچ کیا ابھی کال ایک سیکنڈ کے لیے ہی گئی تو اس نے ایک دم سے کال کٹ کر دی۔

نہیں کال نہیں کرتی کال پر مجھ سے بات نہیں ہو پائے گی ماہانے پاگلوں کی طرح نفی میں سر ہلاتے ہوئے موبائل واپس رکھتے کہا اور سائٹڈ میز پر پڑے ہوئے جگ سے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے اس نے پانی پیا۔

پھر اس نے سوچا کہ آج ہی کیوں اسے اتنی گھبراہٹ سی ہو رہی ہے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔

مجھے اتنی گھبراہٹ کیوں ہو رہی ہے وہ ٹھیک تو ہے نا۔

وہ کہتے ہیں ناکہ جب محبت ہو تو الہام ہونے لگتے ہیں شاید ماہا کے دل کو بھی یہ خبر ہو رہی تھی کہ وہ اس سے دور جا رہا ہے۔

ماہانے دوبارہ اسے موبائل اٹھایا اور عادل کی تصویر نکالتے ہوئے دیکھنے لگی۔

وہ عادل کی تصویر کو غور سے دیکھتے ہوئے بولی عادل مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے اور محبت بھی ایسی جس نے مجھے بالکل بدل کے رکھ دیا ہے دیکھو میں پہلے والی ماہارہ ہی نہیں اب تو میں صرف تمہاری ماہا بن چکی ہوں پلیز عادل مجھے معاف کر دو دیکھو میں ہار گئی ہوں تم سے میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں عادل تم اپنی ماہا کو معاف کر دو گے ناہاں تم اپنی ماہا کو ضرور معاف کر دو گے۔ وہ خود سے ہی فیصلہ کرتے بولی

ایسا کرتی ہوں پہلے میسج کرتی ہوں ہاں یہ صحیح رہے گا کال پر مجھ سے بات نہیں ہو پائے گی ماہانے سوچتے ہوئے عادل کا نمبر نکالا اور اسے میسج ٹائپ کرنے لگی۔

کبھی وہ ایک میسج لکھتی تو کبھی اسے ڈیلیٹ کرتی کبھی وہ معذرت لکھتی تو کبھی کچھ تو کبھی کچھ اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ وہ بات کہاں سے شروع کریں

اس نے خود کے انسو پہنچے اور جو دل میں آیا وہ لکھتی گئی پھر۔
عادل میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز مجھے معاف کر دو۔
مجھے علم ہی نہیں تھا کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔

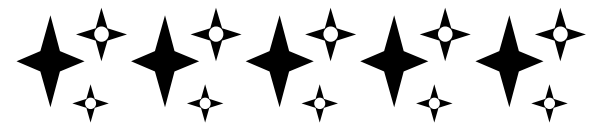
اپنی انا میں اکر میں بہت کچھ بول گئی۔

تم چاہو تو یہ سب کچھ ویسے ہی بولوں گی۔

جیسے میں نے وہ سب کچھ بولا تھا سب کے سامنے میں
اپنی محبت کا اظہار کروں گی جیسے تم چاہو گے ویسے کروں گی پلیز تم مجھے
معاف کر دو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی یہ مجھے تمہارے دور جانے سے
پتہ چلا میں تو تمہاری ہو چکی ہوں۔ ماہانے کافی میسج ٹائپ کیے اور عادل کے
نمبر پر سینڈ کر دیے۔

اور پھر کافی دیر تک اس کے جواب کا انتظار کرتی رہی مگر اس کے ایک بھی
میسج کا کوئی جواب نہ ملا تو وہ اور زیادہ بے چین ہو گئی۔

اس نے اسی طرح اور بھی کئی میسج بھیجے اس سے کہ وہ ایک بار اسے جواب دے وہ اس سے معافی مانگنا چاہتی ہے وہ اسے بتانا چاہتی ہے کہ وہ اس سے محبت کرنے لگی ہے وہ اس کی چاہت میں اپنی انا سے ہار چکی ہے کافی دیر جواب نہ پا کر اس نے آخری ہمت کرتے ہوئے عادل کے نمبر پر کال ڈائل کی کچھ ہی دیر میں اگے سے جواب آیا کہ وہ جس نمبر پر کال ڈائل کر رہی ہے وہ سچ اف ہے اور پھر یہاں سے شروع ہوئی تھی ماہا کی تڑپ اور ماہا کی چاہت کا امتحان۔



جب اسے عادل کا نمبر اف ملا تو اس نے جلدی سے رہاء کے نمبر پر کال ڈائل کی تھوڑی ہی دیر میں اگے سے کال پک کر لی گئی تھی۔

ہیلو رہا مجھے بتاؤ عادل کہاں ہے عادل ٹھیک ہے نا وہ کیسا ہے اس کا نمبر بن جا رہا ہے میں نے اس کے نمبر پر کال کی مگر اس کا نمبر اف ہے وہ ٹھیک ہے نا اس کا نمبر کیوں بند ہے پلیز تم بتاؤ مجھے جلدی۔

ماہا ایک ہی سانس میں رہا کی کوئی بھی بات سنے جلدی جلدی بولے جا رہی تھی۔

ماہا تم دیر کر چکی ہو میں تمہیں ہی کال کرنے والی تھی عادل کچھ دیر پہلے نکلا ہے گھر سے وہ جا رہا ہے دبئی ہمیشہ کے لیے۔

دبئی۔

ہاں وہ دبئی جا رہا ہے آج شام اس کی کراچی سے دبئی کے فلائٹ ہے۔

اور اسی وقت ماہا کے ہاتھ سے موبائل چھوٹا اور زمین پر گرا اس کے لیے
جیسے وقت رک گیا تھا۔

کیا وہ ہمیشہ کے لیے اس سے دور جا رہا تھا۔

یہ سوچ ہی ماہا کو تڑپا رہی تھی ماہا کا پاؤں اب تک صحیح سے ٹھیک نہیں ہوا تھا
وہ لڑکھڑاتے ہوئے اٹھی اور باہر کی طرف آئی وہ جب تھوڑا بھی تیز چلنے کی
کوشش کرتی تو اس کے پاؤں میں درد ہونا شروع ہو جاتا ماہا جیسے تیسے کر کے
باہر پہنچی اور ڈرائیور سے کہا کہ وہ چابی دے اسے۔

بی بی جی اپ ڈرائیو نہیں کر سکتی صحیح سے اپ بتائیں مجھے میں اپ کو چھوڑ دیتا
ہوں۔

کیا میں نے تمہیں کہا کہ مجھے تم چھوڑو کہیں جتنا بولا ہے اتنا کرو چابی دو مجھے
ماہا غصے سے چلاتے ہوئے بولی اور ڈرائیور نے چابی اس کی طرف بڑھائی تو
وہ غصے سے چابی جھپٹتی ہوئی جا کر گاڑی میں بیٹھی۔

ہاما اور سپیڈ میں گاڑی کو چلاتی ہوئی گھر کے باہر نکل گئی۔

ماہا کو کچھ سمجھ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے کہاں نہیں بس اسے
کیسے بھی کر کے کراچی پہنچنا تھا اور حیدر آباد سے کراچی کا راستہ دو گھنٹے کا
تھا۔

اسے گاڑی چلاتے ہوئے پاؤں میں شدید درد ہو رہا تھا اور آنکھوں سے گر
رہے تھے مگر اسے کہاں اپنے درد کی پرواہ تھی۔

وہ تو پاگلوں کی طرح ہائی وے پر گاڑی چلاتی ہوئی کراچی کے لیے نکل چکی تھی یہ پہلی بار تھا کہ وہ اکیلی ایسے کراچی جا رہی تھی اسے تو اچھی طرح راستوں کا بھی معلوم نہ تھا کیونکہ وہ تو ہمیشہ ہی ڈرائیور کے ساتھ آیا کرتی تھی۔

ماہا کو کراچی پہنچتے ہوئے شام کے پانچ بج چکے تھے وہ گاڑی کو پارک کرتی ہوئی جلدی سے اندر کی طرف بھاگی اس سے چلا نہیں جا رہا تھا مگر وہ پھر بھی اندر کی طرف گئی اور وہاں سے فلائٹ کا پوچھا تو اس سے معلوم ہوا کہ فلائٹ ابھی پانچ منٹ پہلے ہی اڑان کے لیے ریڈی ہو چکی ہے اور سارے ہی مسافر پلین میں جا کر بیٹھ چکے ہیں۔

ماہا کافی چلاتی رہی وہ بہت کوشش کرتی رہی کہ وہ کیسے بھی کر کے فلائٹ تک پہنچے یاں عادل کو اس کا بتایا جائے۔

میم سوری ہم اپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے دبئی کی فلائٹ اوڑان بھر چکی ہے

پھر ماہا ہارے ہوئے قدموں کے ساتھ لڑکھڑاتی ہوئی چلتے باہر کی طرف
اٹی اور اس طرف دیکھنے لگے جہاں جہاز پرواز کر چکا تھا۔

ماہاروتے ہوئے باہر وہیں فٹ پاتھ پر بیٹھ گئی۔

نوعادل تم مجھے چھوڑ کے کیسے جاسکتے ہو پلیز کم بیک۔

اٹی لویو عادل پلیز کم بیک۔

میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا مجھے معاف کر دو پلیز تمہارے بغیر کیسے رہوں گی تم واپس آ جاؤ ماہا اسی طرف چہرہ کیے چلاتے ہوئے بولی جس طرف اس نے عادل کے جہاز کو اڑان بھرتے ہوئے دیکھا تھا۔

اور کافی دیر وہیں بیٹھی روتی رہی اور پھر جب چاروں طرف اندھیرا پھیل گیا تو وہ اٹھی اور گاڑی کی طرف گئے۔

گاڑی چلاتے ہوئے اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اور اس کا پاؤں بھی شدید درد کر رہا تھا وہ نہ جانے کیسے ہی بریک اور ریس کو ایک پاؤں یوز کر کے گاڑی کو ہینڈل کیے ہوئے تھی۔

وہ جیسے تیسے کر کے گھر پہنچی تھی گھر پہنچتے ہی سامنے امنہ بیگم کھڑی ہوئی اسے دکھی وہ ماہا کو دیکھتے ہوئے جلدی سے اس کی طرف بڑی۔

کہاں گئی تھی تم ماہا۔

ماہا ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کے سامنے سے گزرتی ہوئی
اندر کی طرف اگئی۔

امنہ بیگم کو اس کی حالت کچھ ٹھیک نہ لگی تو وہ اس کے پیچھے ہی اندر اتے
ہوئے بولی۔

ماہا کس دنیا میں گم ہو میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں کہاں گئی تھی تم اور تم
نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا کم سے کم موبائل تو ساتھ لے جاتی۔

ماہا بولو۔

امنہ بیگم اس کے سامنے اتے ہوئے اس کے بازو سے جھنجوڑتے ہوئے بولی

اور تب ہی ماہا بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑی۔

گرتے ہی امنہ بیگم جلدی سے اس کے پاس نیچے بیٹھتی ہوئی اس کا گال
تھپتھپاتے ہوئے بولی۔

ماہا میری جان میرا بچہ کیا ہوا اٹھو۔

سکینہ کیا کر رہی ہو پانی لے کے او جلدی۔

امنہ بیگم اٹھی اور جلدی سے موبائل اٹھاتی ہوں انہوں نے ڈاکٹر کو کال کی۔

سعد بھی افس سے گھرا چکا تھا سعد بھی ماہا کو دیکھتا ہوا توڑتا ہوا ان کی طرف آیا اور بولا۔۔ کیا ہوا ماہا کو۔۔

پتہ نہیں سعد اسے کیا ہوا ہے پلیر جلدی سے اٹھاؤ ماہا کو میں نے ڈاکٹر کو کال کی ہے اتنا ہی ہو گا۔

سعد ماہا کو اٹھاتے ہوئے جلدی سے اس کے کمرے میں لے گیا

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر ماہا کا چیک اپ کرتے ہوئے آمنہ بیگم اور سعد کی طرف مڑتے ہوئے بولا۔

دیکھیں انہوں نے شاید بہت زیادہ ٹینشن لی ہے جس کی وجہ سے ان کا بی پی
لو ہو گیا تھا اب ٹینشن کی کوئی بات نہیں میں نے انہیں ڈرپ لگادی ہے
تھوڑی دیر میں یہ بہتر محسوس کریں گی۔

ڈاکٹر یہ بولتا ہوا خدا حافظ کہتا چلا گیا سعد بھی ڈاکٹر کے ساتھ باہر آگیا۔

نور بیگم ماہا کی طرف بڑی اور اس کے پاس ہی بیٹھتی ہوں اس کے سر پہ ہاتھ
پھیرتی ہوئی اسے دیکھنے لگی



رہا نے ہاتیل کے کافی دیر دروازہ بجانے کے بعد گیٹ کھولا اور فوراً سے اپنے کمرے کی طرف آگئی۔

ہاتیل اس کے چہرے کے تاثرات جان نہیں پایا تھا کیونکہ وہ جلدی سے واپس موڑتی کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

ہاتیل اندر آتے ہیں گیٹ بند کرتا ہوا رہا کے کمرے کی طرف آیا اور بولا۔
کہاں تھی آپ کافی دیر سے گیٹ بجا رہا تھا رہا کا چہرہ ابھی بھی دوسری طرف تھا اس لیے ہاتیل اس کے تاثرات سے انجان تھا۔

ہاتیل اپنی بائیک کی چابیوں اور موبائل کو نکالتے ہوئے بیٹھ کے سائیڈ میز پر رکھتا رہا کی طرف آیا جو دوسری طرف چہرہ کیے کھڑی تھی۔

ہاتیل رہاء کی طرف اتے ہوئے پیچھے سے رہاء کی کمر کو پکڑتے اپنے ساتھ
لگایا اور بولا۔

اپ کو پتہ ہے میں نے اج اپنی بیوی کو کتنا یاد کیا جب سے اپ کھانا دے کے
اٹی ہیں میرا تو ایک ایک پل وہاں پہ گزرنا مشکل ہو گیا تھا ہاتیل رہاء کہ بالوں
میں چہرے کو چھپاتے ہوئے بولا۔

ہاتیل۔

ہممم۔ ہاتیل رہاء کے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتا ہوا بس اتنا بولا۔

کتنی محبت کرتے ہو مجھ سے۔ رہاء کی آواز تھوڑی ہاتیل کو بھاری سی محسوس
ہوئی مگر اس نے خاصہ دھیان نہ دیا۔

بہت زیادہ حد سے زیادہ کرتا ہوں۔

ہاں شاہد اتنی کہ میری عزت کے چیتھڑے کر دیے۔

ہاں اتنی کہ اپنے ہی لباس کو چیر دو۔

ہاں اتنی ہی محبت کرتے ہونا تم مجھ سے تم اپنی ہی محبت کو اغوا کرو۔

اپنی ہی محبت کو نکاح میں لینے کے لیے پیسے لو۔

اور شاید اتنی ہی محبت کرتے ہونا تم مجھ سے کہ میرے ماں باپ کی ساری
زندگی کی جمع کنجی کسی اور کے نام لکھوادو۔

رہاء کی بات سنتے ہی ہابیل نے اسے چھوڑا تو رہاء اس کی طرف مڑتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

اگر پیسے ہی چاہیے تھے تو مجھ سے مانگ لیتے میری زندگی کے ساتھ کھیلنے کی کیا ضرورت تھی۔

کیسے پیسے اور۔۔۔ کیا ہوا ہے رہاء کیسی باتیں کر رہی ہو آپ آج۔

ہابیل رہاء کی طرف دیکھتے بولا رہاء کی آنکھیں رو رو کے لال ہو چکی تھیں۔

کیسے پیسے ایک میٹ بتاتی ہوں رہاء اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے چہرے سے انسو پنچتی ہوئی ایک طرف پڑے ہوئے موبائل کی طرف بڑی اور پھر اس میں سے ویڈیو نکالتے ہوئے ہابیل کے سامنے کی۔

یہ پسے۔

ویڈیو دیکھتے ہی ہانپیل کارنگ اڑ چکا تھا



(فلش بیک۔)

تو سن لو تمہیں کیا کرنا ہو گا تمہیں رہا کو اس کی شادی والی رات اغوا کر لینا ہے اور پھر اگلی ہی صبح اسے چھوڑ دینا اور پھر تم اسے لیتے ہوئے گھرانہ جیسے تم نے پہلے اس کی مدد کی پھر سے ہی اس کی مدد کرنا اور تمہارے نکاح پر ہی ہم رہا سے سائن کروالیں گے اس کی ساری پراپرٹی سب سے ضروری

بات نکاح کے بعد تم رہا کو یہاں سے لے کر چلے جاؤ گے اور وہ کبھی بھی اس گھر میں اپس نہیں انی چاہیے تم ان سب کے لیے تیار ہو تو ٹھیک ہے ورنہ یہ کام میں اس کی شادی پر کل بھی کر سکتی ہوں مگر پھر کوئی چانس نہیں ہے کہ رہا در بدر ہوتی ہے یا پھر گھر بساتی ہے کیونکہ جہاں اس کی شادی ہو رہی ہے وہ بھی اس کی دولت کے لیے ہی اپنے بیٹے کی اس سے شادی کروا رہے ہیں دیکھ لو تمہیں کیا کرنا ہے اب۔

ٹھیک جیسے آپ نے کہا میں ویسا کروں گا مگر مجھے رہا چاہیے اور ہاں رہا کا نام نہیں انا چاہیے کہ وہ شادی پر نہیں پہنچی میں نہیں چاہتا کہ اس کی عزت پہ کوئی بھی بات آئے آپ سب لوگوں کو یہی بولیں گی کہ رہا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس وجہ سے شادی کینسل کرنی پڑی۔

ٹھیک ہے جیسے تم کہہ رہے ہو ویسا ہو گا مگر جیسا میں نے کہا ایسا بھی ہونا
چاہیے یہ کہتے نور بیگم ایک طرف گئی اور وہاں سے ایک کالا بیگ اٹھاتی ہوئی
ہاتیل کی طرف آئیں

یہ لو پیسے یہ اتنے پیسے ہیں کہ تم رہاء کے ساتھ کسی اچھی جگہ پر سیٹل ہو سکتے
ہو

ہاتیل کے پاؤں کے پاس ایک کالے بیگ کو نور بیگم رکھتے ہوئے بولی۔

پھر بیگ کو کھولتے ہوئے کچھ نوٹوں کی گڈیاں نکالتے ہاتیل کے ہاتھ کو
پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ میں دی۔

دیکھ لو اصلی ہیں۔

یہ اپ اپنے پاس رکھے مجھے کچھ نہیں چاہئے رہاء کے سوا۔

ہاتیل نے ان کے پیسے واپس ان کے ہاتھ میں پکواتے ہوئے کہا۔

مجھے رہاء کے پیسے دولت یا اس گھر بار سے کچھ نہیں چاہیے رہاء کے لے اس سے بہترین گھر میں بناؤں گا مجھے بس میری محبت چاہیے۔۔

نور بیگم حیران ہوئی کہ اتنا پیسہ دیکھ کر کسی کی نیت بھی خراب ہو سکتی تھی مگر اس لڑکے کو پیسے پر اپرٹی میں ذرا بھی انٹرسٹ نہیں تھا۔

ٹھیک ہے جیسے مرضی تمہاری مگر اس گھر میں رہاء کبھی نہیں انی چاہیے سمجھو۔

ہاں بے فکر رہے اسے میں کبھی یہاں آنے بھی نہیں دوں گا۔

اور ہاں تمہارے ساتھ دو لوگ اور ہوں گے رہا کو یہ لگنا چاہیے کہ اسے کسی نے اغوا کیا تھا ٹھیک ہے اور موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تم رہا سے نکاح کر لینا باقی کام میں خود دیکھ لوں گی۔



رہا میں نے ان سے پیسے نہیں لیے انہوں نے مجھے پیشکش کی تھی مگر میں نے نہیں لی ہے یہ ویڈیو جھوٹی ہے مجھے اپ کی قسم میں نے پیسے نہیں لیے۔

ہاں بیل رہا کے دونوں ہاتھوں کو پکڑتا ہوا بولا۔

جھوٹ۔

رہا ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالتے ہوئے اس سے دور ہوتے بولی۔

کتنے جھوٹ بولو گے تم تم نے میری زندگی برباد کر دی ہا بیل۔

تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا میری عزت میرا گھر میرا سب کچھ تم نے چھین لیا۔

رہا روتے اور چلاتے ہوئے بولی۔

دیکھو رہا میں مانتا ہوں کہ غلط کیا جو کیا غلط کیا میں اپ کو بتانے والا تھا سب کچھ سب کچھ بتاتا میں اپ کو میرا یقین کریں میں نے پیسے نہیں لیے۔

جھوٹ بولنا بند کرو تم۔

میں یہ سمجھتی تھی پہلے تم جیسے چھوٹے لوگ ہوتے ہی لالچی ہیں مجھے لگا کہ شاید تم سب سے الگ ہو مگر نہیں میں غلط تھی۔

بس ایک بات بتاؤں مجھے رہا روتی اپنے انسو پوچھتی ہا بیل کے سامنے اتی بولی۔

کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا۔

بتاؤ مجھے آخر کیا غلطی تھی میری جو تم نے میرے ساتھ ایسا کیا۔

تمہیں پتہ ہے جب وہ لوگ میرے پیچھے لگے ہوئے تھے تو تمہیں پتا ہے
میں کس طرح اور کس تکلیف اور کس ڈر سے گزر رہی تھی

کیا کچھ نہ تھا میرے دل میں کیا تم میرے اس خوف کو محسوس کر سکتے ہو
جو اس رات مجھے محسوس ہوا تھا تم تو مجھ سے محبت کرتے تھے نا تو تم نے مجھے
کیسے تکلیف دی۔

تمہیں تو میری ذرا سی تکلیف سے تکلیف ہونے لگتی ہے نا تو پھر تمہیں اس
دن مجھ پر رحم نہیں آیا۔

کاش ہا بیل یہ مجھے پہلے پتہ چلتا تو مجھے اتنا درد نہ ہوتا۔
دیکھو نا میں پاگل تمہیں اپنا شوہر مان سارے حق دے بیٹھی۔

رہاء تکلف دامسکراہٹ چہرے پہ سجائے ہوئے ہاتیل کی طرف دیکھتے
ہوئے بولی۔

ر۔ رہاء مجھے معاف کر دو بس میں نے اپ کو پانے کے لیے یہ سب کیا۔

ہاتیل لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں بولا اور رہاء کی طرف ایک قدم بڑھایا تو
رہاء نے ہاتھ سے وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور بولی۔

واہ ہاتیل صاحب واہ کسی کی زندگی کے ساتھ کھیل کر تم معافی مانگ رہے
ہو۔

کیا تمہاری معافی سے میری عزت واپس آسکتی ہے تمہاری معافی سے
معاشرے میں جو میری بدنامی ہوئی ہے وہ صحیح ہو سکتی ہے تم نے تو مجھے بد
کردار بنا دیا۔۔

رہا نہیں کسی نے بد کردار نہیں بیا آپ کے کردار کا گواہ میں ہوں آپ کا
شوہر آپ اسی باتیں مت کریں دیکھیں آپ جو کہو گی میں وہ کروں گا۔

یہ تم اپنے میٹھے بول اپنے پاس رکھو اب میں تمہارے جہان سے میں نہیں آنے
والی میں تمہارا اصلی چہرہ دیکھ چکی ہوں تم گھٹیا لالچی مطلب انسان ہو بہت
خوب فائدہ اٹھایا تم نے مجھ سے محبت کے نام پر کافی اچھی اداکاری کر لیتے
ہو۔

پلیز پلیز دیکھو رہا میری بات سنو میں نے غلط کیا مگر صرف آپ کو پانے
کے لیے کیا اور جو کچھ ہوا میں سب صحیح کر دوں گا میرا آپ سے وعدہ
ہے۔۔

ہاتیل رہاء کی طرف بڑا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں
بھرتے ہوئے بولا تو رہاء نے اسے زور سے دوردھکیلا۔

خبردار جو تم نے مجھے ہاتھ لگایا ہاتیل خان رہاء تب تک تمہاری پراپرٹی تھی
جب تک تم اسے بے وقوف بناتے رہے اب میرے قریب آنے کی
کوشش بھی مت کرنا۔

اب میں تم جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

تم پر بھروسہ کرنا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی پتہ ہے پہلے مجھے
یہ لگا کہ تم نے محبت میں اکر یہ سب کچھ کیا مگر دیکھو اللہ نے میری آنکھوں
سے پردہ ہٹا دیا تمہارا اصلی چہرہ میرے سامنے آگیا۔

اصل میں تم جیسے تھرڈ کلاس لوگ پیسے کے پیچھے ہی تو ہوتے ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ سامنے والے کی زندگی کے ساتھ کیا کر رہے ہیں انہیں تو بس پیسہ چاہیے ہوتا ہے اور تم بتاؤ کتنے میں بکے ہو۔

بولونا کتنے میں بکے ہو بتاؤ مجھے رہا ہابیل کے سامنے جاتے ہوئے بولی۔

رہا۔ مجھے اپ کی قسم میں نے ایک روپیہ نہیں لیا اپ کو لگتا ہے کہ اپ کا ہابیل ایسا ہے۔

پھر یہ کیا ہے ویڈیو جھوٹی ہے وہ جوانٹی نے بولا سب جھوٹ تھا میں نے اپنے کانوں سے سنایا ان کو بولتے ہوئے کہ انہوں نے کیسے تمہارے ساتھ مل کر پلین بنایا مجھے کڈنیپ کرنے کا کیسے تم ان کے ساتھ ان کی سازش میں شامل تھے تمہیں مجھ پہ ذرا رحم نہیں آیا۔

تم نے تو سوچا ہو گا اس کے ساتھ کھیلنا کون سا مشکل ہے ہمیشہ کسی اپنے کی
محبت کے لیے تو ترستی آئی ہے جھوٹی محبت کا جال پھینکوں گا اور پھنسالوں
گا۔۔۔

پلیز رہا ایسا مت کہیں میں اپ سے بہت محبت کرتا ہوں میرے جذبات
جھوٹے نہیں ہیں۔

ہا بیل رہا کی بات پر تڑپ اٹھا اور جلدی سے رہا کے قریب آیا اور سے
اپنی باہوں میں بھر لیا۔

دور رہو گھٹیا انسان گھنارہی ہے مجھے تم سے۔
رہا ہا بیل کو کھود سے دور دھکیلتے ہوئے بولی۔۔

نہیں رہنا چاہتی میں تمہارے ساتھ ابھی اسی وقت مجھے اس رشتے سے آزاد کرو۔

ختم ہو گیا تمہارا کھیل اب تمہارا کوئی جھوٹ نہیں سننے والی۔
تم جھوٹے تمہارے جذبات تمہاری چاہت تمہاری ہر ایک بات جھوٹی
منافق ہو تم رہا ہا بیل کے سینے پر مکے برساتی اور اسے دودھ دھکیلتی
ہوئی بولی۔ تم دیکھتے کچھ ہو مگر حقیقت تمہاری کچھ اور ہے نہیں رہنا مجھے
تمہارے ساتھ ازادی چاہیے مجھے اس رشتے سے۔

ہا بیل رہا کہ ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کھود کے قریب کرتے ہوئے بولا۔
دیکھیں مجھے جو سزا دینی ہے دے دے پر خود سے دور کرنے کی بات مت
کریں۔

میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا اب مجھ سے میری جان مانگ لے مگر خود سے
دور ہونے کی بات مت کریں۔

اپ کی ہر چیز اپ کو واپس ملے گی جو اپ کے ساتھ غلط کیا میں سب صحیح کر
 دوں گا مگر پلیز اپ دور مت جانے کی بات کریں
 نہیں رہنا مجھے تمہارے ساتھ تمہیں میں ایک بات کتنی بار بولوں تمہیں
 کیوں سمجھ نہیں اتنا اب تم کوئی حق نہیں رکھتے مجھے اپنے پاس رکھنے کا رہا نفی
 میں سر ہلاتی ہوئی اس سے دور ہوتے بولی طلاق دو مجھے اور آزاد کرو مجھے اس
 جھوٹے رشتے سے۔

رہا پلیز اپ ایسا مت کہیں میں اپ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

جھوٹ تمہاری ہر ایک بات تمہاری چاہت سب کچھ جھوٹ ہے میں تم پہ
 بھروسہ نہیں کرتی جا رہی ہوں میں
 رہا جلدی سے اپنا موبائل اٹھاتی اور باہر کی طرف بڑی تو ہاتیل اس کے
 اگے آیا اور بولا۔

اپ کو میں کہی نہیں جانے دوں گا اپ صرف میری ہو مجھے چھوڑ کے نہیں جاسکتی اپ۔

چھوڑو میرا راستہ یہ سارے راستے تم نے خود بند کیے ہیں اب تم کوئی امید نہیں رکھ سکتے مجھ سے۔

رہاء میں نہیں جانے دوں گا اپ کو۔

دیکھتی ہوں تم مجھے کیسے روکتے ہو۔

رہاء ہانپیل کو ایک طرف دھکیلتی ہوئی باہر جانے لگی تو ہانپیل نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے کمرے کے اندر کیا اور خود باہر نکلتے ہوئے اس نے دروازے کو باہر سے لاک کر دیا۔

اور کمرے کے باہر دروازے کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گیا۔

ہائیل دروازہ کھولو ہائیل اگر تم نے دروازہ نہ کھولا تو میں خود کو ختم کر دوں
نہیں رہا آپ کہیں بھی نہیں جاسکتی مجھے چھوڑ کے میں سب صحیح کر دوں گا
میں کہہ رہا ہوں آپ نہیں جاسکتی

ہائیل دروازے کے ساتھ سر کو لگائے خاموش انسو بہا رہا تھا وہ آج پہلی بار
رو رہا تھا وہ اپنی زندگی کو ایسے کیسے جانے دیتا ہے وہ مانتا تھا کہ اس سے غلطی
ہوئی ہے وہ اسے کچھ ہی وقت میں بتا دیتا سب کچھ مگر وقت سے پہلے ہی
سب کچھ رہا کے سامنے اچکا تھا۔

اور اب ہائیل کو اس وقت کچھ سمجھ نہ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔
ہائیل میں کہہ رہی ہوں دروازہ کھولو دروازہ اگر تم نے نہ کھولا میں خود کو مار
دوں گی۔

تمہیں نہیں کھولنا مت کھولو۔

نہیں رہا میں آپ کو نہیں جانے دے سکتا۔

آپ غصہ ہیں اور غصے میں آپ مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں جب آپ نارمل ہوں گی تب میں دروازہ کھول دوں گا۔

رہا ہاتھیل کی باتیں سنتی ہوئی اور غصے میں آئی اور کمرے کی سب چیزوں کو اٹھا اٹھا کر فرش پر مارنے لگی میز پر جگ کو اٹھا کر فرش پر پھینکا تو چاروں طرف کمرے میں کانچ پھیل گئے۔

رہا اتنا روچکی تھی کہ اب اسے سر میں درد ہونے لگا تھا پھر وہ چکراتے ہوئے سر کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی نہ جانے کیوں اسے اتنے زیادہ چکرانا شروع ہو گئے تھے متلی سی بھی ہو رہی تھی اسے۔

رہاء کے چکر کچھ کم ہوئے تو وہ بیڈ سے اٹھ کر دروازے کے پاس آئی اور
دروازے کو پیٹتے ہوئے بولی۔

ہائیل دروازہ کھولا اور پھر اچانک سے رہاء کو چکرایا اور وہ وہیں پر گر پڑی اور
ٹوٹے ہوئے جگ کا کانچ اس کے ہاتھ کی کلائی پر لگ گیا جس کی وجہ سے
خون پانی کی طرح اس کے ہاتھ سے بہنے لگا۔

ہائیل نے جب دروازے کے پاس ہی گرنے کی آواز سنی تو اس نے جلدی
سے دروازہ کھولا اور سامنے ہی رہاء فرش پر گری ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ
سے خون بہہ رہا تھا کانچ اس طرح لگا تھا جیسے اس نے خود ہی خود کی کہلائی
کاٹی ہو۔

صبح کے 10 بج رہے تھے جب سعد کو اپنے نام کی پکار بار بار سننے کو ملی وہ انکھیں مسلتا ہوا نیچے ہال کی طرف آیا جہاں اس کے والد اسے غصے سے لال ہوتی انکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

کیا ہوا ڈیڈ کیوں آپ صبح صبح اتنا چلا رہے ہیں انج میرا فہم ہے افس سے۔

وہ سب چھوڑو یہ بتاؤ یہ لڑکی ہمارے فلیٹ پہ کیا کر رہی ہے۔
سعد کی ساری نیند ہوا ہوئی تھی۔

کون سی لڑکی ڈیڈ۔

کون سی لڑکی یہ۔ لڑکی۔۔ سعد کے ڈیڈ نے ایک طرف کھڑی ہانیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

یہ ہمارے فلیٹ پہ کیا کر رہی ہے کیا رشتہ ہے تمہارا اس سے۔

دیکھیں ڈیڈ جیسا پ سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔

اسے بس مدد کی ضرورت تھی اور میں نے مدد کی سعد اپنے والد کو سب کچھ بتاتے ہوئے بولا۔

تم جانتے ہو کہ تم نے اس کی مدد کی اور یہ جانتی ہے کہ اس نے تم سے مدد لی مگر سوسائٹی والے نہیں جانتے وہ فلیٹ میں نے باہر سے آنے والے گیسٹ کے لیے لیا ہے نہ کہ کسی بھی راہ چلتی لڑکی کے لیے۔

تمہیں پتہ بھی ہے سوسائٹی میں کیا باتیں ہو رہی ہیں اور یہ باتیں اگر میڈیا تک چلی گئی تو ہماری کیا بدنامی ہوگی کہ راشد صاحب کا بیٹا اپنے فلیٹ پر لڑکیوں کو رکھتا ہے تمہیں پتہ بھی ہے سوسائٹی کہ لوگ کیسی کیسی باتیں کر

رہے تھے وہ تو میں وہاں صفائی کے لیے کہنے گیا مگر اگے تو کچھ اور ہی دیکھنے کو ملا۔

تم نے اگر مدد کرنی تھی اس لڑکی کو گھر لے آتے وہاں پہ چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی تمہیں پتہ ہے اب وہاں پہ میں کیا کہہ کر آیا ہوں یہ تمہاری بیوی ہے اس لیے یہاں رہ رہی ہے ورنہ لوگ سوسائٹی میں کیا باتیں کرتے تمہیں اندازہ بھی ہے اس بات کا وہاں پہ کافی لوگوں نے تمہیں کافی بار اتے جاتے دیکھا ہے اس کے ساتھ اور وہ کیا کہہ رہا ہے تمہیں اندازہ نہیں میں کسی بھی صورت اپنی بدنامی نہیں ہونے دوں گا تیاری کر لو اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کی سوسائٹی میں میں یہ کہہ کے آیا ہوں کہ تم دونوں نکاح شدہ ہو اور کل ہی تم دونوں کارپسیشن ہونے والا ہے میں نہیں چاہتا کہ بزنس ٹاؤن میں یہ باتیں بنے کہ راشد صاحب کا بیٹا اپنے فلیٹ پر لڑکی کو رکھتا ہے یہ عیاش قسم کے لوگ ہیں سمجھے میری بات کو۔
ڈیڈ اسے کیسے کر سکتے ہیں آپ اس سے بھی تو پوچھ لیں کچھ۔

ٹھیک ہے پوچھ لیتا ہوں اس سے رشید صاحب ہانیہ کی طرف دیکھتے بولے
ہاں بولو لڑکی کیا تمہیں میرے بیٹے سے شادی کرنے پر کوئی اعتراض ہے۔

انکل دیکھیں آپ جیسا سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے
ہیں میں کچھ ہی دن میں آپ کا گھر چھوڑ کے جانے والی تھی میں آپ کے
لیے کوئی بھی مسئلہ پیدا نہیں کرنا چاہتی اور میری اتنی حیثیت نہیں کہ میں
آپ کے بیٹے سے شادی کروں۔

حیثیت کو چھوڑو لڑکی تم اور یہ سب باتیں تمہیں پہلے سوچنی چاہیے تھی
میں اپنی عزت پہ کوئی بھی کمپر و مائز نہیں کروں گا یہ بات آج یا کل شوشل
میڈیا پر اہی جائے گی میں کہیں بھی اپنے دشمنوں کو موقع نہیں دینے والا کہ
وہ مجھے نقصان پہنچا سکے تو تم لوگ تیاری کر لو کل ہی تم دونوں کا نکاح ہوگا
امنہ بیگم اس لڑکی کو ماہا کے کمرے میں چھوڑا اور اشد صاحب یہ کہتے ہوئے
غصے میں اپنے کمرے کی طرف چلے گئے۔۔۔

موم پلیر اپ ڈیٹ کو سمجھائیں وہ جیسا سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔

سعد تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے ڈیڈ کبھی بھی کسی کی نہیں سنتے اور تمہیں پہلے سوچنا چاہیے تھا اس سب کے بارے میں۔ آمنہ بیگم ہانیہ کے سامنے اتے ہوئے اسے اپنے ساتھ ماہا کے کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے بولی۔



اور سعد پیچھے پریشان سا کھڑا رہا۔



ہا بیل رہا کو اٹھایے ہاسپٹل میں داخل ہوا۔

ڈاکٹر ڈاکٹر پلینز ادھر آئیں۔۔ سب اس کی چیخ و پکار سنتے ہوئے ڈاکٹر اور
نرس ہائیل کی طرف آئے اور رہا کو جلدی سے روم میں لے جایا گیا۔ سر
اپ یہی رو کے نرس ہائیل کو باہر روم کے کھڑا کرتے اندر چلی گئی
۔۔ ہائیل پریشان سا باہر ادھر ادھر ٹھہرنے لگا۔

پھر تھوڑی دیر بعد نرس باہر آئی اور بولی کیا رشتہ ہے آپ کا ان سے۔
میری۔۔ میری بیوی ہے وہ ٹھیک ہے ناپلینز سسٹر بتائیں ہائیل ذرا گھبرا یا سا
بولا۔

آپ جلدی سے بلڈ آرینج کریں بلڈ کافی ویسٹ ہو چکا ہے ان کا اے پوزیٹو بلڈ
ہے ان کا پلینز جلدی سے آرینج کریں۔

آپ میرا بلڈ لیں میرا بھی یہی ہے۔

چلیں آئیں۔ نرس یہ بولتے ہوئے آگے بڑی تو ہاتیل بھی اس کے پیچھے آیا۔

ہاتیل کی حالت بری ہو رہی تھی اس وقت کچھ سمجھ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ نہ جانے کیسے رہا کو اٹھائے بھاگتا ہوا ہاسپٹل پہنچا تھا۔

رہا کو ہاتیل کا بلڈ لگا دیا گیا تھا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر باہر آیا اور ہاتیل سے بولا۔

اب آپ کی بیوی خطرے سے باہر ہیں اگر آپ تھوڑی سی اور دیر کر دیتے تو ان کی جان کو خطرہ تھا وہ بے ہوش ہیں تھوڑی دیر میں انہیں ہوش آجائے گا اور کچھ ٹیسٹ کیے ہیں ہم نے ان کی رپورٹ اتے ہی ہم آپ کو تفصیل سے سب کچھ بتائیں گے۔

تھینک یو ڈاکٹر اپ کو بہت بہت شکریہ کوئی بات نہیں یہ ہمارا کام ہے اور
تفصیل سے بعد میں بات ہوگی ابھی مجھے ایک ایمر جنسی پیشنٹ کو دیکھنے جانا
ہے ڈاکٹر یہ کہتا اگے نکل گیا۔ تو ہابیل دروازے سے اندر سامنے رہاء کو
دیکھنے لگا جو بے سود پڑی ہوئی تھی

ہابیل نے آئی ایس یو کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا رہاء کے پاس جاتے
ہوئے اس نے رہاء کے پاس جگہ بناتے ہوئے بیٹھا اور جھکتے ہوئے اس کے
ماتھے پر بوسہ دیا۔ پھر کافی دیر رہاء کو دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

رہاء مجھے معاف کر دے اپ کی ہر تکلیف ہر درد کی وجہ میں ہوں اپ مجھ
سے اس قدر خفا ہے کہ خود کی جان لینے کی کوشش کی۔

اب اس حد تک جاسکتی ہیں میں نے سوچا نہیں تھا میں اتنا خود غرض کیسے ہو
سکتا ہوں کہ اپ کا تو سوچا ہی نہیں میں نے۔

اپ نہیں رہنا چاہتی نامیرے ساتھ ٹھیک ہے جیسے اپ کہیں گی ویسا ہی ہوگا
اپ کو مجھ سے الگ ہونا ہے ٹھیک ہے شاید میری یہی سزا ہے کہ اپ مجھ

سے دور ہو جائیں اور مجھے اپ کی زندگی سے بڑھ کے کچھ نہیں اپ کی خوشی
مجھ سے دور ہونے میں ہے تو مجھے اپ کی ہر خوشی قبول ہے ہائیل یہ کہتا ہوا
رہا کہ قریب سے اٹھا اور اپنے چہرے سے انسو پھینچے اور باہر کی طرف گیا۔



ہائیل گھرا یا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا اس نے رہاء کے موبائل کو اٹھا
کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے الماری کا ایک دراز کھولا اور اس میں
سے کوئی چیز کپڑے میں لپیٹی ہوئی باہر نکالی اور سے کپڑے سے باہر نکالتے
ہوئے اس نے پسل کی میکنین پسل سے نکالتے ہوئے اس میں گولیاں
چیک کی اور پھر پسل کو اس نے اپنی قمیض کے نیچے چھپایا اور گھر سے باہر
نکل گیا۔

تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو۔ وہ ہابیل کو دیکھتے بولے۔

ہابیل ان کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے بولا۔۔ یہ میری بیوی کا گھر ہے اور یہاں میں کبھی بھی کسی بھی وقت اجا سکتا ہوں تو آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے پوچھنے والے کہ میں یہاں کیا کر رہا ہوں بہر حال آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو بتا دیتا ہوں کہ میں یہاں کیا کر رہا ہوں انہیں ذرا۔ وہ ان کو صوفے کی طرف لایا تو سامنے ہی صوفے پر بیٹھی نور بیگم کی طرف اشارہ کیا جہاں نور بیگم کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا اور ہاتھ پیچھے کی طرف باندھے گئے تھے۔ ہابیل جنید صاحب کے پاس اتے ہوئے اس نے پسٹل کی نوک جنید صاحب کی کن پٹی پر رکھی اور بولا۔

تم لوگوں کی وجہ سے انج میری بیوی مجھ سے اس قدر خفا ہے کہ وہ اپنی جان لینے تک پہنچ گئی تو میں کیسے اسے اس حد تک پہنچانے والوں کو چھوڑ دو۔

وہ دیکھو سامنے میز پہ اس گھر کہ کاروبار ساری پر اپرٹی کے پیپر ز ہیں
 شرافت سے دونوں کوئی بھی چونچا کیے بغیر سائن کروور نہ تم دونوں کو مار
 کے تم دونوں کے فنگر پرنٹ لے کر جاؤں گا اور اسی گھر کے کسی کمرے
 میں تم دونوں کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دوں گا۔

نور بیگم تو پہلے ہی ڈر سے کانپ رہی تھی اور ہابیل کے پسٹل رکھتے ہی جنید
 صاحب نے بھی اپنے ہاتھ اوپر کر لیے تھے۔

پھر کچھ ہی دیر میں نور بیگم اور جنید صاحب سے پیپر ز پر سائن لیے اور بولا۔
 کل صبح تک اس گھر سے دفع ہو جانا نہیں تو تم دونوں کے ساتھ ساتھ تم
 دونوں کے جو بچے باہر بیٹھے ہیں ان کو بھی ختم کر دوں گا تو مجھے اگلی بار اگر
 کچھ کہنا نہ پڑے کل مجھے یہ گھر خالی ملنا چاہیے ہابیل یہ کہتا ہوا لیونگ روم
 سے باہر نکلا اور پسٹل کو اپنی قمیض کے نیچے چھپایا پھر گھر ہی سے باہر کی
 طرف نکل گیا۔



کچھ ہی دیر میں ہاتیل ہاسپٹل پہنچا اور اس نے رہاء کو دیکھا جواب تک بے ہوش تھی۔

ہاتیل رہاء کی طرف آیا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیپرز کو ایک چھوٹے سے میز پر رکھا اور اس کے اوپر خالی پانی کے گلاس کو رکھ دیا۔

پھر ہاتیل رہاء کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

یہ رہا آپ کا سب کچھ۔ اور آپ سے دور جا رہا ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا اپنی خود غرضی میں میں تو یہ بھول ہی گیا کہ آپ کی بھی مرضی شامل ہونی چاہیے اس رشتے میں بس مجھے تو آپ چاہیے تھی مگر میں نے کبھی بھی یہ نہیں سوچا کہ میرا ہونا آپ کی زندگی کے لیے مشکل ہو سکتا ہے

اس لیے میں آپ سے دور جا رہا ہوں آپ سے میں دور ہو کر جی نہیں پاؤں گا مگر آپ کی خوشی میرے لیے سب سے اہم ہے آپ مجھ سے۔۔۔ ہائیل تھوڑا رکا اور پھر بولا۔۔۔ طلاق۔۔۔ چاہتی ہیں چلیے آپ کی خوشی کے لیے ہیں وہ بھی دے دوں گا اور پھر ہائیل ساری رات اسے ہی رہا کہ پاس بیٹھا رہا صبح پانچ بجے اس نے ٹائم دیکھا تو وہ اٹھا اور وضو کرنے گیا اور پھر تھوڑی دیر میں نماز ادا کر کے آیا اور رہا کے پاس بیٹھا اور خاموش رہا پھر رہا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔ کل کی رات شاید آخری رات تھی اب آپ جب ہوش میں آئیں گی تو شاید میرا چہرہ بھی میری آپ کے پاس نہ دیکھنا چاہیں اور میں چاہتا ہوں کہ جب آپ آنکھ کھولیں تو آپ کو آپ کی آزادی کے پیپر سامنے پڑے ملے شاید پھر ہی آپ مجھے معاف کر سکیں۔ اپنے ہاتھ سے رہا کا ہاتھ آرام سے نکالا اور پھر ہاسپٹل روم سے باہر نکل گیا اور پھر دو گھنٹے بعد واپس آیا اب اس کے ہاتھ میں کچھ پیپر تھے وہ رہا کی طرف آیا اور اسے جی بھر کر دیکھنے لگا ہائیل رہا کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ

شاید ہی کبھی اب رہاء کو زندگی میں اسے کبھی دیکھ پائے گا۔ ہانبل رہاء کی طرف بڑھا اور اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کی ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر اس کے تمام چہرے پر اپنے بوسوں کی برسات کرتا ہوا پیچھے ہوا ہانبل کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر رہاء کے ہاتھ پر گرہ۔ شاید آج کے بعد یہ حق نہ رکھ سکوں اپ پر اور اپ نے مجھے کافی یادیں دی ہیں انہی کے سہارے ہانبل یہ کہتا ہوا تھوڑا پیچھے ہوا اور پھر ان پیپر کی زندگی ساری جی لوں گا طرف دیکھا جو وہ لایا تھا اس نے پاس ہی پڑے میز پر ایک نوٹ بک اور پین کو دیکھا اور پھر اس نوٹ بک کو اٹھاتے ہوئے ہانبل نے اس پر کچھ لکھا اس کے بعد اس نے ان پیپرز کو کانٹے ہاتھوں سے کھولا۔

پھر ان پیپر پر سائن کیے اور ڈیورس پیپرز کو باقی پیپرز کے ساتھ رکھا پھر رہاء کہ موبائل کو اپنی جیب سے نکالتے ہوئے اس نے ماہا کو میسج کیا اور ہانبل نے ان پیپرز کے اوپر ہی رہاء کہ موبائل کو رکھا اور وہیں سے رہاء کو دیکھتے ہوئے اٹے قدم لیتا ہوا اہستہ اہستہ رہاء کے کمرے سے باہر آیا۔ اور کمرے

کے باہر لگی کرسی پر بیٹھتے ماہا کے آنے کا انتظار کرنے لگا تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اسے سامنے سے سعد اور ماہاتی ہوئی نظر آئے۔

سعد جلدی سے اس کی طرف بڑتے بولا۔ کیا کیا ہے تو نے کمینے بتا۔ سعد نے ہاتیل کو گلے سے پکڑتے ہوئے اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔

بھائی بھائی چھوڑیں ہاسپٹل ہے یہ کیا کر رہے ہیں اپ ماہانے سعد کو ہاتیل کو ایسے گلے سے پکڑتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے سعد کو پیچھے کیا۔

ماہا سعد کو دور کرتے ہوئے ہاتیل کی طرف بڑھتے ہوئے بولی کیا ہوا ہے رہا کو۔

ہاتیل تو چوپ سا تھا وہ کیا بتاتا کہ کیا ہوا ہے۔

ہابیل کو کوئی جواب نہ دیتے ہوئے پا کر سعد رہاء کے کمرے کی طرف بڑھ گیا ماہا ہابیل کو پہلی بار دیکھ رہی تھی اسے ہابیل کافی بہتر لگا رہاء کے لیے۔۔ مگر ہابیل کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے وہ نہ جانے کس مرض کا مریض ہے پھر ماہا سعد کو رہاء کی طرف جاتے دیکھ کر اسی طرف جانے لگی تو ہابیل نے اسے کہا۔۔

اپ سے گزارش ہے کہ اپ میری رہاء کا خیال رکھنا۔
ہابیل کی آواز سنتے ماہا کے قدم رک اور وہ ہابیل کی طرف دیکھنے لگی۔

رہاء کو کبھی بھی اکیلے مت چھوڑنا۔ اور پھر ہابیل یہ کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔



ماہا اور سعد اندرائے تو رہاء دھیمی دھیمی سی اپنی آنکھیں کھولے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

ماہا جلدی سے رہاء کی طرف اتے ہوئے اس کے پاس بیٹھتے کافی پریشان سی بولی۔

کیا ہوا ہے رہاء تم ٹھیک ہونا۔

سعد بھی ماہا کے ساتھ ہی اس کے پاس اتے ہوئے بولا۔

رہاء کیا ہوا ہے تم ہاسپٹل میں کیسے۔

رہاء اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی بیٹھی اور ماہا کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے گلے گئی اور روتے ہوئے سعد اور ماہا کو سب کچھ بتانے لگی۔

سعد سب کچھ سنتا ہوا شدید غصے میں اچکا تھا اور پھر بولا۔
راہا ہمیں پولیس میں جا کے رپورٹ کروانی چاہیے اس کے خلاف وہ کیسے
تمہارے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔

مگر مجھے ایسا نہیں لگتا کہ اس نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

ماہا بیل کی حالت کو سوچتے ہوئے رہا کو دیکھ کر بولی۔

ماہا تم نہیں جانتی ایسے لوگوں کو اور تم اس کے دکھاوے پہ مت جاؤ اور
ایسے ہی ڈرامہ کر رہا ہے فکر مند ہونے کا اسے کوئی پرواہ نہیں رہا کی۔
نہیں بھائی وہ شاید یہاں سے جا چکا ہے۔ پھر ماہا کی نظر میز پر پڑے کچھ پیپرز
پر گئے۔

یہ کیا ہے۔ ماہا نے رہا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر پیپر ز کو اٹھا کر دیکھنے لگی۔

یہ تو تمہاری پراپرٹی کے پیپر ہیں۔

ماہا کچھ پیپر ز کو دیکھتی ہوئی باقی کے پیپر رہاء کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

رہاء ایک ایک پیپر کو دیکھنے لگی تو جب اس نے آخر کے پیپر کو دیکھا تو باقی

سب پیپر ز اس کے ہاتھ سے چھوٹے ہوئے اس کی گود میں گر پڑے۔

ماہارہاء کو ایسے ہی ایک پیپر کو دیکھتے ہوئے پریشان ہوئی اور بولی کیا ہے اس

پیپر میں رہاء۔

رہاء کوئی بھی جواب نہیں دے رہی تھی بس خاموشی سے اس پیپر کو دیکھے

جارہی تھی پھر ماہانے اس کے ہاتھ سے پیپر لیتے ہوئے دیکھا تو وہ ڈیورس

پیپر تھا جہاں ایک طرف ہائیل کے سائن کیے ہوئے تھے اور ساتھ میں

ایک خط بھی تھا۔

سعد بھی ماہاسے ڈیورس پیپرز کو لے کر دیکھنے لگا اور پھر بولا گڈا چھا ہوا
جان چھوٹ گئی تمہاری اس سے رہا اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت
نہیں ہے۔

پر رہا چپ سی بس اس خط کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت ماہا کے ہاتھ میں
تھا۔

رہا ماہا کے ہاتھ سے خط لیتے ہوئے اسے پڑھنا شروع کیا جہاں لکھا ہوا تھا
کہ۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میں ایسا بالکل نہیں چاہتا تھا جیسا ہو گیا میں
اپنی محبت میں اس قدر اندھا ہو گیا تھا کہ اپ کی خوشی اپ کے جذبات اپ
کی ہر خواہش کو نظر انداز کرتا گیا اپنی خود غرضی میں اگر میں نے اپ پر خود
کو مسلط کر دیا سب چیزوں کے لیے معافی چاہتا ہوں جن کی وجہ سے اپ کو
تکلیف ہوئی میں اپ کے بغیر جی نہیں پاؤں گا مگر اپ کی خوشی میرے لیے

سب سے اول ہے اپ کی خوشی اگر مجھے چھوڑنے میں ہے تو میں اب اپ کو
ازاد کر رہا ہوں۔

رہاء اس خط کو پڑھتے ہوئے ایک دم پیچھے کی طرف ہوئی اور انکھیں بند کر
کے گہرے گہرے سانس لینے لگی نہ جانے رہاء کا سانس بند ہوتا ہوا محسوس
ہو رہا تھا۔

ماہارہاء کو پیچھے کی طرف گرتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس ہوتے اس کے
گال کو تھپتھپاتے ہوئے بولی۔

گیٹ اپ رہاء کیا ہوا تمہیں رہاء رہاء انکھیں کھولو۔

سعد پلیر تم ڈاکٹر کو بلاؤ۔

سعد بھی رہاء کی حالت کو بگڑتے ہوئے دیکھ کر بکھلاتے ہوئے کمرے سے باہر بھاگا اور ڈاکٹر کو بلانے گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر رہاء کا چیک اپ کرتا ہوا اماہا اور ساتھ کی طرف اتے ہوئے بولا۔

دیکھو آپ کو ان کا خیال رکھنا ہو گا وہ کافی شدید پریشان ہے اور اس حالت میں انہیں پریشان نہیں رہنا چاہیے۔

اپ کا کیا مطلب کس حالت میں سعد نے پر سوچ ہوتے ہوئے پوچھا۔

وہ مجھے معاف کیجئے گا کل میں ان کا چیک اپ کرنے کے بعد کسی اور پیشینہ کو دیکھنے کے لیے چلا گیا تھا اس وجہ سے میں ان کے ہسپینڈ کو صحیح سے بتا ہی نہیں پایا کہ وہ 2 ویک پر یکنٹ ہے۔

ان کے ہسبینڈ کو بھی بتادیں اور آپ سب ان کا خیال رکھیں ان کی کنڈیشن کافی بری ہے اگر یہ ایسے ہی ٹینشن لیتی رہی تو وہ اپنے بچوں کو کھو سکتی ہیں اور آپ انہیں شام تک گھر لے جاسکتے ہیں ان کی ڈائٹ کا آپ نے خاص خیال رکھنا ہے اور پھر کچھ ضروری ہدایات ڈاکٹر انہیں بتاتا ہوا چلا گیا۔

ماہا اور سعد ڈاکٹر کے جاتے ہی رہا کہ کمرے میں آئے جہاں نرس رہا کی ڈرپ میں انجیکشن ڈال رہی تھی۔

نرس رہا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

میم آپ کے شوہر بیچارے کافی پریشان تھے انہیں لگا کہ شاید آپ نے سوسائٹ کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کا ہی تو بلڈ آپ کو لگایا ہم نے ان کا بس چلتا تو وہ اپنا سارا ہی بلڈ آپ کو دے دیتے نرس مسکراتے ہوئے بولی اور آپ کو پتہ ہے ساری رات آپ کے پاس یہاں بیٹھے رہیں میں جتنی بار بھی

اپ کو دیکھنے آئی تو وہ ایسے ہی اپ کو بیٹھے دیکھ رہے تھے آپ بہت قسمت والی ہیں جو آپ کو اتنا اچھا شوہر ملا اور اب آپ کو اپنا بہت خیال رکھنا ہے اب آپ اکیلی نہیں ہیں اب ماں بننے والی ہیں یہ بات ہمیں ابھی ڈاکٹر صاحب نے بتائی وہ دراصل کل کوئی ایمر جنسی پیشینٹ اگیا تھا جس وجہ سے وہ آپ کے ہسپینڈ کو بتانہ پائے۔ پھر نرس ماہا اور سعد کی طرف مڑتی بولی یہ ڈرپ ختم ہوتی ہے اب انہیں کچھ دیر بعد گھر لے جاسکتے ہیں۔

سال بعد۔ 3

کانگر پچو لیشن یار تجھے پتہ ہے تیرا نام دنیا کے بیسٹ ٹاپ 10 ریسر میں آیا ہے۔

عادل اب تو پارٹی بنتی ہے۔

میں تم دونوں کا شکر گزار ہوں کہ تم دونوں نے میری اتنی مدد کی اور رہی
پارٹی کی بات پارٹی تو ملے گی مگر اس کے لیے پاکستان چلنا ہو گا تم لوگوں کو
میرے ساتھ۔

ضرور چلوں گی میں تو تمہارے ساتھ ساتھ اب ہر جگہ حرا نے ایکساٹڈ
ہوتے ہوئے کہا۔

یار اب میں اور اپنے بھائیوں سے دور نہیں رہ سکتا تین سال ہو گئے مجھے
ان سے ملے اب مجھے جانا ہو گا یہاں سے میں جو چاہتا تھا وہ مجھے مل گیا اب
بس اپنے بھائیوں کے پاس جانا چاہتا ہوں عادل احمد سے بولا۔

ہاں میرے یار ان سے دور رہے کہ ان تین سالوں میں تو نے اتنی محنت کی ہے شاید ہی کوئی اتنی جلدی اس مقام تک پہنچ سکتا ہے تم نے نہ دن دیکھا نہ رات اور خوب محنت کی اور اس مقام تک پہنچائے۔

احمد کی بات پر عادل مسکراتے ہوئے بولا۔ اس مقام تک پہنچنے میں سب سے بڑا ساتھ تم دونوں کا ہے ورنہ میں تو کبھی بھی یہاں تک نہ پہنچتا میں شکر گزار ہوں کہ اللہ نے مجھے تم جیسے دوست دیے جن کی بدولت آج بھی یہاں ہوں۔

بس کریا راب رلائے گا کیا اور ہاں تیری صبح کی فلائٹ کی ٹکٹ ہو چکی ہیں تو تیاری پکڑ لیں پاکستان چلنے کی۔

کیا تو بھی ہمارے ساتھ چل رہا ہے۔

فلحال تو مجھے یہاں کام ہے تم اور حراجاؤ گے اور تین چار دن بعد میں بھی پہنچوں گا وہاں پہ ٹھیک ہے۔

چل ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں عادل احمد سے یہ کہتا۔
اپنی کار کی طرف بڑھا اور اس کا گیٹ کھولتے ہوئے اس نے پہلے اپنا
ہیلیمٹ سیڈ سے اٹھایا اور پہنا۔

حراجاؤ سری طرف سے اتی ہوئی اس کے ساتھ فرنٹ سیل پر بیٹھ گئی اور
عادل گاڑی کو ہوا کی طرح اڑاتے ہوئے نکل گیا



رہا اور ماہا گاڑی میں بیٹھے ہوئے ایرپورٹ کی طرف جارہی تھی تب ہی
رہا کی نظر اسی دکان پر پڑی جہاں پہلی بار ہابیل سے ملی تھی ہابیل اس گیراج

کو بیچ چکا تھا اور نہ جانے کہاں چلا گیا تھا جب اس کے گیراج کو گرایا جا رہا تھا تو تب رہائے اس کے مالک کو منہ مانگی رقم دے کر اس گیراج کو اپنے نام کروالیا تھا وہ اس جگہ کو کیسے گرنے دے سکتی تھی جہاں بہت سی ایسی یادیں اور جذبات چھوڑے ہوئے تھے جنہیں وہ کسی قیمت پر بھی کسی اور کے حوالے نہیں کر سکتی تھی۔

رہائے کا خیال تب ٹوٹا جب اس کی بیٹی تارا سیٹ سے اٹھتی ہوئی اس کی گود میں آئی اور گود میں اتے باہر گاڑی کی ونڈو سے جھانکنے لگی اور پاس ہی اس کے بیٹھی ہوئی ماہا اس کے بیٹے قیدار کو اپنی گود میں لیے بیٹھی تھی جو اپنے کھلونا سے کھیل رہا تھا رہائے کہ جڑوا بچے ہوئے تھے کہنے کو تو وہ جڑوا تھے مگر تھے ایک دوسرے سے بالکل ہی مختلف قیدار خاموش طبیعت اور زیادہ تنگ نہ کرتا تھا جبکہ تارا رہائے کی ناک میں دم کر دیا کرتی تھی اسے ذرا بھی سکون نہیں ملتا تھا ایک جگہ بیٹھ کر وہ کبھی کچھ کرتی تو کبھی کچھ کبھی تو وہ قیدار کو ہی

مارنے لگ جاتی اور ایسے ہی قیدار کا ایسا باج بجاتا جو چوپ ہونے کا نام نہ لیتا یہ دونوں شکل و صورت میں بھی ایک دوسرے سے کافی مختلف تھے مگر دکھنے والوں کو صاف پتہ چلتا کہ وہ دونوں جوڑا ہیں جہاں قیدار کی آنکھیں تار از یادہ تر اپنی ماں پر نیلی وہی تار کی کالی تھی مگر تار کے بال سنہرے تھے گئی تھی مگر ان دونوں کی شکلیں ہابیل اور رہاء دونوں سے ملتی تھی مگر قیدار کی زیادہ ہابیل سے ملتی تھی تار کو مستیاں کرتے ہوئے دیکھ کر مہا بولی یہ دیکھو میرا معصوم سا بچہ کیسے میرے پاس بیٹھا ہوا ہے اور یہ ہے ایک چڑیل جو مجال ہے کہ آرام سے بیٹھ جائے۔

اب تارا میڈم کے کیا ہی کہنے ہیں اس کا تو فیورٹ کام ہی مجھے تنگ کرنا ہے رہاء نہ جانے تم نے کیا کھا کے اس سے پیدا کیا تھا جو یہ ایسی ہے یہ دیکھو میرا شہزاد ہے ایک دم چپ بالکل ہابیل بھائی پر گیا ہے۔ رہاء ہابیل کا نام سنتے ہی

ماہا کی طرف سنجیدگی سے دیکھنے لگی تو ماہا بولی ہاں تو ایسے کیا دیکھ رہی ہو کتنا کیوٹ سا بچہ ہے یہ میرا ماہا قیدار کے گال پر پیار دیتے ہوئے بولی۔

رہا بولی۔ تمہارا ہی داماد بناؤں گی اسے میں پھر بتانا کتنا پیارا ہے۔

اگے بیٹھی ہوئی ملازمہ اور بچوں کی بی بی سیٹر فضیلہ کی ہسی چھوٹی تھی۔

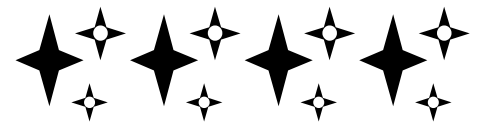
تم چپ کرو تمہارے بہت دانت نکل رہے ہیں ہی ہی ہی ہر ٹائم لگی رہتی ہے تمہاری۔

ماہا اس کے ہنسنے پر تب کر بولی۔

اچھا ماہا تم نے سب کچھ دیکھ لیا ہے نا۔

سب کچھ دیکھ لیا ہے کل ہماری ان سے میٹنگ ہے اور پھر میٹنگ کے بعد ہمارا ایک دن کا وہاں سٹری ہے اس کے بعد ہماری واپسی ہے۔

رہاء اور ماہ دونوں ہی بزنس پارٹنرشپ میں تھی رہاء کوئی بھی ایسی ڈیل نہ کرتی جس میں ماہ شامل نہ ہوتی اور ماہ نے بھی ہابیٹ کے جانے کے بعد رہاء کا ساتھ نہ چھوڑا تھا رہاء کو نہ جانے کتنی ہی مشکل کا سامنا کرنا پڑا تھا ان تین سالوں میں اس نے بزنس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو بھی خود ہی سنبھالا ہوا تھا وہ ان بچوں کو کبھی بھی نوکروں کے سہارے چھوڑ کر نہ جاتی جہاں بھی جاتی بچے ساتھ لے جاتی یہاں تک کہ افس میں بھی ساتھ ہی لے جایا کرتی تھی پھر ایسے ہی رہاء اور ماہ باتے کرتے ہوئے ایرپورٹ پہنچ چکے تھے



جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کی کمپنی سے پہلی بار ڈیل کر رہی ہوں
آپ کی کافی تعریف سن چکی ہوں میں اور سب کچھ ڈیپاسائیڈ ہو چکا ہے تو ہم
کانٹریکٹ سائن کرتے ہیں۔

جی میڈم بالکل آپ سائن کریں۔

مگر بہتر یہ ہوتا ہے کہ آپ کے باقی پارٹنرز بھی یہاں موجود ہوتے رہا
کنٹریکٹ فائل کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ہمارے جو سیکنڈ پارٹنر ہیں ان کا کوئی رشتہ اوٹ اف کنٹری سے پاکستان
ارہا ہے اس لیے وہ یہاں موجود نہیں ہے مگر آپ بے پرواہ ہو کر ڈیل سائن
کر سکتی ہیں۔

پھر کچھ ہی دیر میں رہا نے اس کمپنی سے ڈیل کر لی تھی رہا فائل پر سائن کرتے ہوئے فائل کو بند کرتے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

ہم اپ کی کمپنی سے لیے بھی گاڑیاں دراصل اپنے ورکرز کے لیے ہائر کرنا چاہتے ہیں جو لوکل سروس لے کراتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کے لیے پیک اینڈ ڈراپ سروس فراہم کریں اس یہ مجھے کافی بہتر لگی اپ کی گاڑیاں۔

جی میڈم بہت بہت شکریہ اپ کا اگر آپ جیسے جانی مانی کمپنیاں ہمارے ساتھ ڈیل کریں گے تو یہ ہمارے لیے کافی بہتر ہوگا۔

اب ہم چلتے ہیں رہا اٹھتے ہوئے بولی اور اپنے پرس کو اٹھاتے باہر جانے لگے تو اس کمپنی کا سکیٹری بولا۔

میم اگر آپ کا اسلام آباد میں اسٹے ہے تو ہماری کمپنی کی پارٹی ہے تو پلیز آپ کل شام کو کیا ہمیں جوائن کر سکتی ہیں دراصل یہ ایک بزنس پارٹی ہے اگر آپ کے پاس ٹائم ہے تو پلیز ہمیں جوائن کیجئے گا۔

جی ٹھیک انشاء اللہ میں ضرور آؤں گی کل رہا مسکراتے ہوئے بولی اور پھر اٹھتے ہوئے چلی گئی



Zubi Novels Zone



عادل ایک چمچماتی بڑی سی بلڈنگ کی لگنی میں کھڑا ماہا کو سوچتے بولا۔

ارہا ہوں میں تیری زندگی میں واپس۔

تیری خوشی تیرا غرور تیرا وجود تجھ سے تیری ہر چیز چنے کے لیے۔
 میڈم ماہاب تم تیار رہنا اب اپنی زندگی کے بکھرے ہوئے حصوں کو
 چنے کے لیے تمہیں اتنا توڑوں گا کہ اپنی زندگی سے تنگ آ جاؤ گی تم نے مجھے
 میرے اپنوں سے دور کیا تم نے اس عادل کو مار دیا جو تم سے محبت کرتا تھا
 اب تم جہاں بھی ہو یہ عادل کبھی تمہیں معاف نہیں کرے گا اپنا بدلہ لینے
 رہا ہوں میں تیار ہو جاؤ تم میری نفرت کو سہنے کے لیے۔
 عادل نے کمرے کی طرف اتے ہوئے اپنا سامان اٹھایا اور گھر کو لاک کرتے
 ہوئے ایئر پورٹ کی طرف نکل گیا۔

ایئر پورٹ پر پہنچتے ہی حرا اس کا پہلے ہی انتظار کر رہی تھی۔
 حرا اس کی طرف اتے ہوئے بولی آف عادل تم کتنی دیر لگتے ہو۔

فلائٹ کو نکلنے میں بس ادھا گھنٹہ بچا ہے اب چلو۔

عادل حرا کو دیکھتے بولا۔

مجھ سے زیادہ تو تم ایسا مٹڈ ہو پاکستان جانے کے لیے۔

ایسا مٹڈ ہوں مگر پاکستان جانے کے لیے نہیں تمہاری اس کو دیکھنے کے لیے دیکھنا چاہتی ہوں اسے میں جس کی محبت میں تم اس کدار پاگل ہو کے میری پیشکش کو ٹھکرا دیا تم نے۔۔۔

پھر عادل حرا کی طرف دیکھتے بولا۔

اب تک تم نے میرا پاگل پن اس کے لیے دیکھا ہی کہاں آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا بس تم نے میرا ساتھ دینا ہے۔۔۔

میں تو ہمیشہ ساتھ دینے کے لیے بھی تیار ہوں تم ہی ہو جو مانتے نہیں ہو
حرا عادل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

حرا پلیر ایسی باتیں مت کیا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا کہ یہ ٹاپک بار بار تم چھیڑو
ساری حقیقت میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔

اوکے اوکے بابا ریلیکس میں تو ایسے ہی بول رہی ہوں اور ہاں تم نے اپنے
بھائیوں کو بتا دیا۔

اف کورس بتا دیا وہ تو اتنا ایکساٹڈ ہو رہے ہیں اور مجھے بھی بس اب جلدی
سے ان کے پاس پہنچنا ہے پھر وہ ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے فلائٹ میں
داخل ہو چکے تھے۔



عادل پاکستان پہنچ چکا تھا وہ جیسے ہی ایئر پورٹ سے باہر نکلا تو سامنے ہی حیدر اور ہاتیل اسے اس کا انتظار کرتے ہوئے ملے حیدر تو اسے دیکھتے ہیں بھاگتا ہوا عادل کی طرف آیا اور اس کے گلے لگ گیا۔

پھر اسے ایسے ہی اٹھاتے ہوئے گھومنے لگا۔

بس میرے شیر بس مجھے پتہ چل گیا تو بڑا ہو گیا ہے۔

اور پھر حیدر ایک دم سے دور ہوتا بولا اور ہاں یاد آیا میں تو ناراض تھا آپ سے دیکھیں جو جو چیزیں میری لائن ہیں انہیں میں لوں گا مگر میں ہوں آپ سے

ناراض اپ مجھے بناتائے چلے گئے یہ بھی نہیں سوچا اپ نے کہ مجھے کتنا برا لگے گا لگ اپ کے جانے سے۔
گھر چلو گے یہاں پھر یہی پہ سب باتیں کرنی ہے تجھے۔

ہاتیل ان کی طرف اتے ہوئے بولا اور پھر وہ بھی عادل کے گلے لگ گیا۔

خوش امید میرے بھائی۔
Zubi Novels Zone

ہاتیل اسے خوش امید کہتا ہوا دور ہوا تو عادل ایک بار پھر اس کے گلے لگ گیا اور بولا بہت یاد کیا اپ کو بھائی بہت۔ پتہ نہیں کیسے یہ وقت گزرا ہے میرا اپ دونوں کے بغیر۔۔۔

چل چل بس اب یہاں ایئر پورٹ پر لانے کا ارادہ ہے تیرا۔

ہائیل کے کہتے عادل تھوڑا سادہ اور ہوا اور بولا بھائی یہ احمد کی بہن ہے حرا اس نے ایک طرف کھڑی ہوئی حرا کی طرف دیکھتے کہا۔

عادل کہ بتاتے ہائیل نے حرا کی طرف دیکھا اور بولا
اوہ السلام علیکم۔ خوش آمدید اصل میں ہم نے اپ کو دیکھا ہی نہیں مجھے لگا
کہ عادل اکیلا آیا ہے۔

وعلیکم السلام۔ جی انے والا تو عادل اکیلا ہی تھا مگر پھر میرا بھی من ہو رہا تھا
مومی سے ملنے کا تو اس لیے میں عادل کے ساتھ ہی چلی آئی اب میں کل
حیدرآباد کے لیے نکلوں گی یہاں سے۔

پھر حراسا نے اپنے ڈرائور کو دیکھ کر بولی او کے اللہ حافظ اکیچولی میرا
 ڈرائیور اچکا ہے لینے کے لیے دراصل پاپا یہی پے ائے ہوئے ہیں کسی ڈیل
 کے سلسلے میں میں انہی کے ہوٹل میں جاری ہوں
 او کے ٹیک کیئر پھر حراسا نہیں اللہ حافظ کہتی ہوئی چلی گئی تو وہ بھی اپنے گھر
 کے لیے نکل گئے۔



عادل گھرایا تو سامنے ایک بہت ہی اعلیٰ شان سا گھر تھا ہابیل ایسے پہلے ویڈیو
 کال پر سب کچھ دکھا چکا تھا مگر حقیقت میں اسے اور بھی زیادہ پسند آیا تھا یہ
 گھر۔

پسند آیا تجھے ہابیل نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بہت خوب۔

یقین نہیں اتا بھائی کہ ہم کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے۔

ہاں بالکل میرے بھائی اور ہمیں یہاں تک پہنچانے والوں کا میں شکر گزار ہوں شاید وہ ہماری زندگی میں نہ آتے تو ہم کبھی بھی اتنے ترقی یافتہ نہ ہوتے۔



بھائی اپ نے کبھی بھابھی کے بارے میں پتہ کیا۔

کس حق سے پتہ کرتا۔

خیر چھوڑو تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتا ہوں آج کافی ٹائم بعد ہم تینوں ساتھ ہیں تو ہم اس وقت کو اور خوبصورت بناتے ہیں چل جلدی سے ریڈی ہو جاؤ

جا کے اور ہاں تمہارا کمرہ اس طرف میں نے سیٹ کیا جس طرف تم نے کہا تھا۔

بھائی جلدی اپ فریش ہو کے اوجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے پتا ہے میں کب سے اپ کا انتظار کر رہا تھا حیدر عادل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

میرے بھائیو مجھے بس دس منٹ دو میں ابھی آیا۔

ہاں اور یہ سامان یہ رہنے دیں پہلے والا سارا سامان میں نے تیرے روم میں سیٹ کروایا ہوا ہے انج پرانے والا عادل بن کے ا۔
جی بھائی عادل یہ کہتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

عادل فریش ہوا اور ٹاول سے خود کو لپیٹے ہوئے الماری کی طرف آیا اور اس نے الماری کھولی تو اس کے جتنے بھی پرانے کپڑے تھے سب پرپس ہوئے

الماری میں ہیگ کیے ہوئے تھے اس کی ہر ایک چیز ہاتھیل نے ویسے کی ویسی رکھی ہوئی تھی جیسی وہ چھوڑ کے گیا تھا بس نیا ایک کمرہ تھا اور یہ جگہ جہاں وہ آیا تھا۔

عادل نے کپڑے نکالے اور الماری کو بند کرتا جانے لگا تو پھر کچھ سوچتے ہوئے مڑا اور اس نے الماری کھولی اور اس کے دراز میں سے چیزوں کو ادھر ادھر کرتا ہوا اپنے موبائل کو ڈھونڈنے لگا۔ موبائل کی ملتے ہی اس نے الماری کو بند کیا اور پھر موبائل کو بیڈ پر رکھا۔ اور وہیں روم میں چینج کرنے لگا۔

چینج کرنے کے بعد اس نے ٹاول کو واش روم میں جا کر ہینگ کیا اور واپس آیا۔

اس نے موبائل کی طرف دیکھا اور پھر کچھ سوچتا ہوا نیچے چلا گیا۔

ہاتیل اور حیدر دونوں اس کا انتظار کر رہے تھے تو انہوں نے مل کر کھانا کھایا اور پھر ہاتیل نے اسے کہا کہ وہ آرام کر لے کہ رات کا کھانا وہ باہر جا کر کھائیں گے کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں۔

کھانا کھانے کے بعد ہاتیل تو لپ ٹپ اٹھا کر اپنا کام کرنے لگا جب کہ حیدر عادل کے ساتھ اس کے کمرے میں آیا اور اس کے سارے بیگ کھول کر ایک ایک چیز نکال کر دیکھنے لگا اور جو جو پسند آتی گئی وہ خود رکھنے لگا۔

بھائی مزے کی بات بتاؤں اب تو مجھے آپ دونوں کے جوتے بھی انے لگ گئے ہیں اور گھڑی اور پرفیوم کی تو بات ہی کچھ اور ہے اور سب سے

امپورٹنٹ بات یہ چشمے آپ کے بہت زبردست ہے پتہ ہے آپ کو ہاتیل بھائی کی سب گھڑیاں اور پرفیوم میں یوز کر چکا ہوں میرے دوست بولتے ہیں یار کہاں سے لاتے ہو اتنا سب کچھ اب انہیں کیا پتہ میں غریب تو اپنے بھائیوں کی چیزیں چرا کر گزارا کر رہا ہوں۔

عادل اس کی بات سنتے ہوئے بولا میرے ہیرو یہ بھائی سب کچھ تیرا ہے جو چاہے یوز کر۔

اچھا بھائی جو جو چیزیں مجھے پسند آئی وہ تو میں لے چکا ہوں اب میں چلتا ہوں اپ ارام کر لیں یہ سامان جو ہے وہ بھی ملازم کو بھیجتا ہوں کہ سیٹ کر دیں اپ کا۔

ابھی رہنے دیں اب میں ارام کرنے لگا ہوں جب ہم جائیں گے تو بعد میں ملازم کو بول دینا کہ کر دے۔

ٹھیک ہے بھائی اپ ارام کریں حیدر اسے بولتا ہوا اس کے کمرے سے نکل گیا تو وہ اکرا اپنے بیڈ پر لیٹا اور ساتھ ہی پڑے موبائل کی طرف نظر گئی اس نے ہاتھ کو بڑھاتے ہوئے موبائل اٹھایا اور آج وہ تین سال بعد اپنے موبائل کو ان کر رہا تھا۔

اس کے موبائل ان کرتے ہیں لا تعداد میسجز اسے ملنا شروع ہوئے۔۔ عادل لیٹا ہوا تھا ایک دم سے ماہا کے نمبر سے اتنے میسج دیکھتا ہوا بیٹھ گیا۔

اور ایک ایک میسج کو وہ پڑھنے لگا اسے تو لگا تھا کہ وہ نہ جانے زندگی میں کتنی اگے نکل چکی ہوگی مگر اس کی معذرت کے میسج سے اسے یہ اندازہ ہوا کہ ساتھ میں وہ اکیلا نہیں جلا اس کی محبت نے اسے بھی جھلسا دیا ہے۔

وہ تو سمجھ رہا تھا کہ وہ اسے بھول چکی ہوگی مگر اس کی ان میسجز نے غلط فہمی کو دور کر دیا کہ بس وہی اس محبت میں مبتلا نہیں ہے اب اسے کچھ سکون ملا کہ اس ظالم پتھر دل لڑکی کو بھی اس سے محبت تھی۔

پھر اسے خیال آیا یہ تو تین سال پہلے کے پیغامات ہیں اور اب نہ جانے کیا ہو۔ مگر اس نے سوچا ہوا تھا کہ وہ اسے ضرور احساس دلائے گا اس کی غلطی کا اور پھر وہ کتنی ہی دیر ماہا کی پرانی تصویروں کو دیکھتا رہا اور اس کے ایک ایک میسج کو کئی بار پڑھتا رہا بس اب اسے انتظار تھا تو ماہا سے ملنے کا۔



ماہا بچوں اور رہاء کے ساتھ ڈنر پر ریسٹورنٹ میں آئی ہوئی تھی۔

فضیلہ مہربانی کرو اسے پکڑ لو تم اور نیچے مت اترنے دینا ورنہ یہ کہیں گم ہو جائے گی میں بس ابھی ہاتھ دھو کر آئی۔

رہا نے اپنی بیٹی کو ضیلہ بے بی سیٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور وہ خود ہاتھ ہونے کے لیے واش روم کی طرف جانے لگی تاراکو کالا کھانا کھلانا رہا کے لیے کسی جنگ سے کم نہ ہوتا تھا تاراکو سے کچھ کھالے ایسا ممکن نہ تھا۔

ماہانے رہا کو اٹھتے ہوئے دیکھا تو بولی ادھر دیکھو میرے گڈے کی طرف کتنے آرام سے کھانا کھا رہا ہے اسے بولتے ہیں ڈسپلین مگر کوئی بات نہیں تمہاری انٹی ہے نا تمہیں سب کچھ سکھا دے گی صحیح ہے نا۔ ماہانے تاراکو سے کہا تو تاراکو نے ماہا کی طرف دیکھ کر اہستہ سے ہاں سر ہلایا جیسا وہ اس کی ساری بات ہی سمجھ چکی ہو۔

ہاے میری شہزادی تمہیں میری بات سمجھ آگئی۔

رہا ان کی طرف دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلاتی ہوئی اپنے ہاتھ دھونے کے لیے واش روم کی طرف چلی گئی تبھی تار نے رہا کو جاتے ہوئے دیکھ فضیلہ کی گود میں طوفان مچا دیا اور اتر کر اپنی ماں کی طرف اس کے پیچھے جانا چاہا اور رونے لگی تو ماہانے قیدار کو اپنی گود سے نیچے اتارا اور اسے اپنی گود میں لاتے ہوئے بولی تار اس ماما بھی اتی ہے تمہاری وہ ماہا کی گود خالی دیکھتے ہوئے جلدی سے اس کی طرف آئی کہ کہیں قیدار دوبارہ سے ماہا کی گود میں اکرنہ بیٹھ جائے۔۔

قیدار بیچارے کو راہی ملی تو وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا ایک بیچ کی طرف اس کی نظر گئی تو اسے گاڑی کی چابی نظر آئی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا اس بیچ کی طرف آیا۔

حیدر نے ایک خوبصورت اور پیارے سے بچے کو اپنی ٹیبل کی طرف اکر چابی سے کھلتے ہوئے دیکھا تو بولا بے بی کیا نام ہے تمہارا۔ کیدار حیدر کی

طرف دیکھ کر چابی سے کھیلنے ہوئے اپنی تو تلی سی زبان میں بولا۔ کیل
 دال۔

وہ حیدر کو اس کی بات سمجھ تو نہ آئی مگر وہ بولا تمہارے ممی پاپا کہاں ہے

ابھی قیدار سے کوئی اور کی کہانی سناتا جب ماہا جلدی سے اس کی طرف آئی اور
 بولی قیدار میرے گڈے تم نے کتنا ڈرا دیا ہمیں ادھر کیا کر رہے ہو اؤادھر
 ماہا سے اٹھاتی ہوئی اس کے ہاتھ سے چابی لیتی ہیں زپہ رکھتی حیدر کی طرف
 دیکھتی قیدار کو اٹھاتی اپنے میز کی طرف جانے لگی ماہا حیدر کو پہچان نہ پائی
 تھی کیونکہ اب وہ پہلے والا بچہ نہ رہا تھا اب وہ 17 سال کا لڑکا بن چکا تھا اس
 لیے ماہی اسے پہچاننا پائی تھی مگر حیدر اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا یہ وہی لڑکی
 تھی جو اس کے بھائی کے ساتھ بات کیا کرتی تھی ماہا تو قیدار کو اٹھائے اگے
 نکل پڑی مگر قیدار پیچھے گاڑی کی چابی کو دیکھتے ہوئے چلانے لگا کہ اسے
 چاہیے ہی چاہیے قیدار کی چیخو پکار کو نظر انداز کرتی ہوئی اپنے میز پر آئی اور

پھر سامنے سے ہی سے رہا ااتے ہوئے نظر آئی تو پھر کچھ ہی دیر میں وہ وہاں سے اٹھتی ہوئی اپنے ہوٹل کی طرف جانے کی تیاری کرنے لگی۔ پھر ا کے گاڑی میں بیٹھی۔

رہاء کی ملازمہ فضیلہ پیچھے گاڑی میں بیٹھی جبکہ ماہا فرینڈ سیٹ پر بیٹھی تارا اور قیدار کو اپنی گود میں بٹھائے ہوئے تھی اب قیدار اور تارا دونوں ہی باہر کی طرف دیکھتے ہوئے مستیاں کر رہے تھے۔

رہاء نے گاڑی کو سٹارٹ کیا اور اس ریسٹورنٹ کی پارکنگ سے نکال کر لے جانے لگی تب ہی ماہا کو سامنے سے تھری پیس سوٹ میں عادل نظر آیا اور یہاں ہی ماہا کی دھڑکنیں رکی تھیں۔

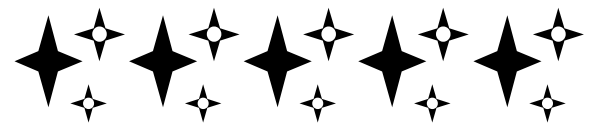
گاڑی اہستہ سے اگے کی طرف جارہی تھی اور تھوڑی ہی دوری سے دونوں نے ایک دوسرے کو کراس کیا ماہا گاڑی میں تھی جبکہ عادل اپنے موبائل پر کچھ دیکھتا ہوا ریسٹرون کی طرف جارہا تھا اور پھر ماہا کافی دیر عادل کو اپنا خیال سمجھ کر دیکھتی رہی حاش تو اسے تب ایاجب وہ ریسٹورنٹ کے اندر چلا گیا

اور رہا نے گاڑی کی سپیڈ کو تیز کر دیا ماہا کا خیال ٹوٹا تو وہ پھر گاڑی سے باہر جھانک کر دیکھنے لگی اور سوچا کہ۔ کیا وہ سچ تھا جو اس نے دیکھا۔

ماہا جب سے ریسٹورنٹ سے واپس ہو ٹل انی تھی تب سے اپنے کمرے میں بس ٹہلے جا رہی تھی کہ کیا عادل واپس آچکا ہے۔

ماہا ایک دم سوچتے ہوئے بولی نہیں نہیں وہ میرا خیال نہیں تھا وہ سچ میں تھا وہ آگیا ہے کیا مجھے اس سے بات کرنی چاہیے ماہا کو وہ بالکل بدلا ہوا دکھا تھا وہ پہلے سے کافی حد تک بڑا الگ رہا تھا جو پہلے ہمیشہ سادہ سی شلوار قمیض میں رہتا تھا آج اسے اس نے تھری پیس سوٹ میں دیکھا تھا پہلے ہمیشہ وہ سادہ سے بال رکھتا تھا آج اس نے دیکھا کہ اس کے بال کافی سٹائش سے بنے اور جیل کے ساتھ سیٹ تھے اس کی ڈریسنگ سے لے کر اس کی پرسنلٹی تک سب کچھ بدل چکا تھا۔

ماہانہ جانے کیا سوچ رہی تھی اسے تو کافی شدت سے انتظار تھا اس کا۔۔
 اس کے لیے تو وہ پچھلے تین سالوں سے اس کا انتظار کر رہی تھی مگر اب جب
 وہ اس کے سامنے اچکا تھا اسے پتہ چل چکا تھا کہ وہ اچکا ہے تو اب اس
 میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس کے سامنے جائے اسے کیسے معافی
 مانگے وہ کیسے اس سے بتائے کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں کیا پتہ اس کی
 زندگی میں کوئی اور اچکی ہو یا کیا یہ وہ اپنی زندگی میں اگے بڑھ چکا ہو نہ جانے
 کتنے ہی سوال تھے جو اب رات ماہا کو سکون نہ لینے دے رہے تھے



جیسے ہی وہ لوگ گھر پہنچے تو حیدر بولا بھائی مجھے کو اپ کو ایک بات بتانی تھی۔

حیدر نے جب ہانپیل کو اپنے روم کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو بولا۔
 ہانپیل اس کی طرف مڑتے ہوئے بولا ہاں بولو حیدر۔

انج جب ہم وہاں کھانے پر گئے تھے تو میں نے وہاں پر بھا بھی اور ان کی دوست کو دیکھا۔

عادل جو سیڑیوں کی طرف بڑھ رہا تھا اس کی بات سنتے ہوئے وہ بھی رکا اور اس کی طرف آیا۔

حیدر تم کس کی بات کر رہے ہو۔۔

بھائی میں بھا بھی کی بات کر رہا ہوں رہا بھا بھی اور ان کی دوست میں نے انہیں دیکھا ریٹورنٹ میں اور ان کے ساتھ ایک اور عورت بھی تھی اور ان کے ساتھ دو بچے بھی تھے ایک کے پاس ایک لڑکی تھی اور دوسرے کے پاس ایک لڑکا حیدر ہابیل اور عادل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اور حیدر کی بات سنتے ہابیل اور عادل کو لگا شاید ان کی محبت اپنی زندگی میں اگے بڑھ چکی ہے۔

ہانبل اور عادل دونوں کی حالت کچھ مختلف نہ تھی ہانبل تھوڑا سا روکا پھر بولا۔

اور اور کون تھا ان کے ساتھ کوئی مرد وغیرہ۔
نہیں بھائی ان کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا وہ تینوں ہی تھی شاید ایک ان کی ملازمہ لگ رہی تھی۔

عادل اس کی طرف اگے بڑھتے ہوئے بولا حیدر تم سچ کہہ رہے ہو تم نے ان کو دیکھا کوئی اور بھی تو ہو سکتی ہیں اور وہ یہاں اسلام آباد میں کہاں وہ کوئی اور بھی تو ہو سکتی ہیں۔

نہیں بھائی مجھے اچھے سے یاد ہے وہ بھابھی ہی تھی اور ساتھ ان کی دوست انہیں بھی میں پہچانتا ہوں وہ تھی اور وہی پہ تھی آپ کے آنے کی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ اٹھ کر چلی گئی تھی۔

چل صحیح تم اپنے کمرے میں جاؤ ہانبل اس کی بات کو سننے کے بعد اسے اس کے کمرے میں بھیجتے ہوئے اسے عادل کی طرف دیکھا۔

کیا حیدر سچ کہہ رہا ہے وہ یہاں اسلام آباد میں ہے۔۔

پھر دونوں بھائی بھاری قدم اٹھاتے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے اور ان کی یہ رات مشکل سے مشکل ترین ہوتی گئی ہابیل نے تو اپنی سب کشتیاں جلادی تھی وہ اس کے سامنے کیسے جاتا آب اس پر کیسی طرح کا کوئی حق بھی نہ تھا اسے دیکھنے کا مگر ہابیل کو یہ سوچ کر تکلیف ہو رہی تھی کہ وہ شاید کسی اور کی ہو چکی ہے اپنی زندگی میں اگے بڑھ چکی ہے مگر اس کی زندگی تو وہیں کی وہیں رکی ہوئی تھی اور دوسری طرف عادل اسے بھی یہی لگ رہا تھا کہ ماہا اپنی زندگی میں اگے بڑھ چکی ہے۔۔۔



اگلے دن وہ دونوں بھائی تیار ہوئے اور اپنے پار ٹر کی پارٹی میں موجود تھے جہاں بڑے بڑے بزنس مین اس پارٹی میں آئے ہوئے تھے۔

اور تب ہی سامنے سے رہاء اور ماہا چلتے ہوئے آرہی تھی۔ پہلے ہابیل کی نظر پڑی تو پلٹنا بھول چکی تھی وہ تین سال بعد اپنی رہاء کو دیکھ رہا تھا اسے لگا شاید وقت تھم سا گیا ہو وہ تو پہلے سے بھی زیادہ حسین ہو گئی تھی اور خاص بات اس میں یہ تھی کہ وہ پہلے کی طرح دوپٹے کے بغیر نہیں تھی رہاء خوبصورت سی فراک پہنی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی دوپٹے کو سر پر لیا ہوا تھا ہابیل کی نظر اس کی گود میں اٹھائے ہوئے بچے پر گئی جو بالکل اس کی طرح لگ رہا تھا عادل نے جب اپنے بھائی کو ایک ہی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو اس نے بھی اس طرف دیکھا جہاں اسے سامنے سے رہاء اور ماہا دونوں آتی ہوئی نظر آرہی تھی۔

اور عادل نے ماہا کو دیکھا وہ پہلے سے کافی مختلف لگی پہلے جیسے ماڈرن تھی اب وہ ویسی نہیں تھی ماہا کے لباس پہناوے اور اس کے ہر انداز سے سادگی نظر آرہی تھی مگر اس سادگی میں وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی کہ اس کا کوئی مقابلہ ہی نہ تھا کسی کے ساتھ۔

عادل کو نہ جانے کیوں اپنے دل میں بہت گھبرائٹ سی محسوس ہوئی اور وہ لوگوں کے پیچھے ہونے لگا اور پھر اچانک ہی وہ پیچھے کسی سے ٹکرایا دیکھا تو سامنے اس کے حرا کھڑی تھی۔

یہ تم اٹے پاؤں کیوں چل رہے عادل صاحب کیا آپ اپنے نیچے دیے کر لوگوں کو مارنا چاہتے ہو حرا اس کی بے احتیانی پر تنز کرتے ہوئے بولی مگر اس کا دھیان تو کہیں اور ہی تھا جب حرا کی بات کا اس نے کوئی جواب نہ دیا تو حرا نے اس طرف دیکھا جس طرف عادل دیکھ رہا تھا اسی طرف اس نے دیکھا پھر ہونٹوں کو اوکا شپ دیتے ہوئے بولی بہت خوبصورت ہے ٹرائی کرو کیا پتا پھنس جائے۔

عادل اس کے اس طرح کہنے پر اس نے حرا کی طرف دیکھا اور کہا یہ وہی ہے دیکھ لو تم بھی۔۔

اووووو۔۔ یہ یہاں تم نے تو کہا وہ حیدر آباد میں رہتی ہے۔ حرا کے بولنے پر عادل نے کہا۔

یہ میں نہیں جانتا وہ یہاں کیسے ہے۔

او کے پر تم اٹے قدم لے کے پیچھے کیوں جا رہے ہو غلطی اس کی ہے تمہاری نہیں اوسا منے چلتے ہیں اس کے۔

حرا عادل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے سے اس طرف لے گئی جہاں اسے ماہا اور رہا
دونوں کھڑی ہوئی کسی سے باتیں کر رہی تھیں حرا اس کا ہاتھ پکڑتے
ہوئے اسی طرح لے آئی۔



ماہا اور رہا جیسے ہی دونوں پارٹی میں اینٹر ہوئیں تو انہیں کمپنی کے اونر نے
منیجر نے ویلکم کیا۔

ویلکم میڈم اپائیں ہمیں بہت خوشی ہوئی پھر اس کمپنی کے مالک نے
کاندھے کے ساتھ چپکے ہوئے بچے کو دیکھتے ہوئے کہا یہ بچے آپ کے ہیں۔

جی یہ دونوں بچے میرے ہیں رہا نے منیجر کے پوچنے پر بتایا اور پھر کھڑے
ہو کے باتیں کرنے لگے پھر منیجر نے کہا کہ انہیں آپ کو باقی پارٹی میں اے
لوگوں سے ملواتے ہیں تب ہی رہا کی نظر سامنے اٹھی اور وہیں پہنچ گئی
اس کے سامنے ہانپل کھڑا ہوا تھا ہانپل اب کافی تبدیل ہو چکا تھا جہاں پہلے
ہلکی داڑھی ہوا کرتی تھی اب کافی ڈاک داڑھی تھی بال بھی بڑے رکھ لیے
تھے اور ایک خاص بات کہ اس کے ہاتھ میں سرگٹ بھی تھا اور ایک ہاتھ

میں جو س کا گلاس تھا اور پھر ساتھ میں کھڑی ماہانے بھی اس طرف دیکھا تو
 ماہا کو اپنی دھڑکنیں بند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی وہ اس کا وہم نہیں وہ سچ تھا
 عادل اس کے سامنے اکھڑا ہوا تھا اور ایک لڑکی نے اس کا ہاتھ بڑے حق
 سے پکڑا ہوا تھا

کمپنی کے منیجر نے انہیں ہابیل کی طرف لے جاتے ہوئے کہا ملے ان سے
 یہ ہیں ہمارے باقی کے پارٹنرز اس کمپنی کے 40 پر سنٹ شیئر اولڈر ہابیل
 صاحب اور عادل صاحب ہیں۔

منیجر نے ان کو ایک دوسرے کی طرف خاموشی سے دیکھتے ہوئے پایا تو
 بولا۔

شاید مجھے لگتا ہے آپ ایک دوسرے کو جانتے ہیں سو آپ باتیں کیجیے میں
 باقی سب گیسٹ کو دیکھ لوں وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا۔



رہا اور ہاتیل دونوں ایک دوسرے کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے پچھلے
گزرے برسوں کی پیاس بجھا رہے ہوں۔

دونوں کو یہ امید نہ تھی کہ وہ اس طرح اچانک سے ایک دوسرے کے
سامنے آجائیں گے ان دونوں کی کیفیت بالکل ایک جیسی تھی۔
ہاتیل اپنا گلا تر کرتے ہوئے بولا۔۔۔ ک۔۔۔ کیسی۔ کیسی ہیں آپ۔

ہاتیل کے بولتے ہی نہ جانے کیوں رہا کی آنکھوں میں آنسو بھرائے تھے۔

پھر رہا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے دیکھ کر کہا تمہیں کیسی
لگ رہی ہوں اور کافی ترقی کر چکے ہو کنگر پچو لیشن۔
ہاں۔ ہاں وہ تو ہے۔ مگر اس ترقی کا کیا فائدہ اور آپ بتائیں آپ کے شوہر
کہاں ہیں۔

نہ جانے کیوں ہاتیل کے دل میں جو سوال اٹھ رہا تھا وہ اس نے پوچھ لیا۔

میرا شوہر مجھے تین سال پہلے طلاق کے کاغذ دے کر جا چکا ہے اور اب وہ میرے سامنے کھڑا ہے۔۔

یہ کہتی رہا پیچھے مڑی اور ماہا کی طرف دیکھا جو شل سی کھڑی تھی چلو ماہا ہمیں چلنا چاہیے۔

ماہانے۔۔ نہیں۔ اس کے چلنے کہنے پر انکار کیا۔

ٹھیک میں ہوٹل جا رہی ہوں تم اجانا رہا اسے یہ کہتی ہوئی تارا کو اس سے لیتی آگے بڑھی۔

اور تب یہ ہائیل کو سمجھایا کہ رہا کی گود میں جو بچے تھے وہ اس کے تھے۔
ہائیل سر اگٹ کو ایک طرف پھینکتا گلاس کو رکھتا ماہا کی طرف بڑا اور بولا یہ میرے بچے ہیں نا۔

ہم نکاح میں ہے ابھی بھی۔

ہائیل کے اس طرح پوچھنے پر ماہانے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

ماہا کے ہاں کہتے ہی ہاتیل عادل کی طرف بڑا اور اسے گلے لگاتے بولا عادل
وہ میرے بچوں کی ماں ہے وہ ابھی بھی میرے نکاح میں ہے میری بیوی
ہے ہاتیل یہ کہتا ہوا اب اس طرف بھاگا جہاں سے رہا باہر کی طرف گئی
تھی۔



ہاتیل کہ جاتے ہی حرا نے عادل کا ہاتھ پکڑا اور اسے ایک طرف لے جانے
لگی تو پیچھے سے ماہا نے اواز دی۔۔

عادل۔۔

عادل اس کی آواز پر ورکا اور اس کی طرف ایسے ہی پیٹ کیے کھڑا رہا حرا نے پیچھے مڑتے ہوئے دیکھا اور پھر عادل کی طرف دیکھنے لگی۔

عادل نے اس کی آواز پر اپنی آنکھیں بند کر لی اور پھر ایک گہری سانس لیتے ہوئے اس کی طرف اڑا۔

ماہا اہستہ سے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھی اور پھر خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔۔

عادل میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں اکیلے میں۔

حرا نے عادل کی طرف دیکھا جو ایسے ہی خاموش تھا اسے دیکھے جا رہا تھا اور پھر حرا بولی اکیلے میں کیوں تم میرے سامنے بھی کہہ سکتی ہو ہم دونوں الگ تھوڑی ہیں کیوں عادل۔

ماہانے کھا جانے والی نظروں سے اس لڑکی کی طرف دیکھا اور بولی میں تم سے بات نہیں کر رہی جس سے کی ہے وہی جواب دے تو بہتر رہے گا تمہیں بیچ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ماہا کو کافی جلن ہو رہی تھی اس لڑکی سے کہ وہ کیسے کس حق سے عادل کا ہاتھ پکڑے گھوم رہی ہے۔

پھر عادل بولا کہو میں سن رہا ہوں۔

ماہا گے بڑھی اور اس نے حرا کے ہاتھ سے عدل کا ہاتھ نکالا اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ایک طرف لے آئی۔

اور ایک طرف اتے ہی وہ عادل کے ساتھ لیٹ گئی۔

اور عادل ایسے ہی کھڑا رہا اور کچھ دیر بعد اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولا
بہتر ہو گا جو کہنا چاہتی ہوں وہ کہو۔۔

عادل وہ میں۔۔

عادل میں۔۔

اب اگے بھی کچھ کہو گی یا پھر میں جاؤں۔

عادل میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔ ماہانے جلدی سے کہا۔

کیسی معافی۔۔

عادل مجھے پتہ ہے تم مجھ سے بہت خفا ہو مگر میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔

ایکسیو ز می میڈم ماہا میں اپ سے محبت کرتا تھا اور تھا ہو میں کافی فرق ہے اگر اپ جان پائیں تو۔۔

عادل میں جانتی ہوں اب بھی میں تمہاری چاہت ہوں میں ان سب باتوں پہ تم سے معافی چاہتی ہوں مجھے وہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا تب میں خود انجام تھی اپنے جذبات سے بس جذبات میں اتے ہوئے میں وہ سب کچھ کر گئی میں یہ سب کچھ بہت پہلے کہہ دینا چاہتی تھی مگر تم نے مجھے موقع ہی نہیں دیا کچھ بولنے کا اور مجھے چھوڑ کے چلے گئے تمہیں اندازہ نہیں ہو گا یاں

Click On The Link Above To Read More Novels / [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

میری حالت پر یقین نہ کرو مگر میں تمہارے لیے بہت تڑپی ہوں میں نے کیسے گزارے ہیں یہ دن یہ میں جانتی ہوں مجھے انتظار تھا تمہارا وہ مجھے یقین بھی تھا کہ تم ضرور آؤ گے۔

میں کیسے یقین کر لوں تمہاری ان سب باتوں پہ عادل اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جہاں اب انسوبہ رہے تھے اسے تو یقین نہیں رہا تھا کہ وہ لڑکی اس کے لیے ایسے روئے گی بھی۔

مجھے کیا کرنا ہو گا تمہیں یقین دلانے کے لیے۔

سمپل سی بات ہے اچھا تمہیں مجھ سے سچ میں محبت ہے تو اس کا ثبوت دو مجھ سے نکاح کر کے۔

میں تیار ہوں تم کے میرے گھر موم ڈیڈ سے رشتہ مانگ سکتے ہو۔

تمہیں ابھی ماہا مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔

ابھی کیسے۔۔

ابھی چلتے ہیں مسجد میں اور کرتے ہیں نکاح اور دو مجھے اپنی محبت کا ثبوت۔۔

اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں۔

تو چلو پھر میرے ساتھ عادل نے اپنا ہاتھ اس کے اگے بڑھایا تو ماہانے مسکراتے ہوئے اپنے انسو پہنچتے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عادل اسے لے کر اپنی گاڑی کی طرف گیا اور وہیں سے اسے مسجد لے گیا جہاں دو گواہوں اور مولوی صاحب کی موجودگی میں اس نے نکاح کیا۔

اور پھر اسے اپنی گاڑی کی طرف لے کے آیا اور اس نے اپنی گاڑی کا دروازہ کھولا اس کے لیے ماہا مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی عادل دوسری طرف گیا اور اندر بیٹھا اور گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے ماہا کی طرف دیکھا اور پھر اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور مسکراتے بولا اپنا گھر دیکھنا چاہو گی۔

ماہا مسکراتی ہوئی خوشی کے انسو بوجھتے ہوئے بولی ضرور عادل اسے اپنے گھر کی طرف لے آیا اور اس کے لیے گاڑی کا دروازے کھولتے ہوئے اسے گھر میں آنے کا کہا۔

یہ ہے آپ کے شوہر کا گھر اور آپ سے آپ کا ماہا چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولی بہت خوبصورت ہے۔

او تمہیں ہمارا کمرہ دکھاؤں ماہا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اوپر لے جاتے ہوئے بولا ماہا اس کے ساتھ اوپر کمرے میں آئی اور چاروں طرف کمرے کو دیکھنے لگی جو شاندار اور خوبصورت ڈیزائن کا بنا ہوا تھا۔ ماہا سب کچھ دیکھتے ہوئے بولی بہت خوبصورت ہے سب کچھ۔ عادل اس کی طرف بڑھا اور بولا تم سے زیادہ خوبصورت کچھ بھی نہیں ہے۔

عادل اب مجھے جانا ہو گا رہا میرا انتظار کر رہی ہو گی۔ اتنے سال تم اپنی دوست کے ساتھ رہی ہو مجھے تو اب ملی ہو تم اور ابھی جانے کی بات کر رہی ہو چلی جانا مگر آج میرے پاس رک جاؤ بہت ضرورت ہے مجھے تمہاری میں اپنی بیوی کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا ہوں پھر چاہے چلی جانا تم کل۔۔

مگر عادل۔۔

عادل اپنی شہادت کی انگل اس کے خوبصورت ہونٹوں پہ رکھتے ہوئے بولا
 خاموش اب تم کچھ نہیں بولو گی مجھے بس اپنی بیوی کے ساتھ رہنا ہے اور
 میری بیوی ابھی مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتی عادل ایسے ہی بولتا ہوا اس
 کے پاس ہوا اور اس کے خوبصورت سے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے
 بے انتہا شدت سے اس کے ہونٹوں کو چومنے۔
 ماہا اس کے کالر سے پکڑے ہوئے اس کی شدت کو برداشت کرنے لگی شاید
 وہ تین سالوں کی پیاس بجھا رہا تھا اپنی۔
 جب عادل کو ماہا کا سانس پھولتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے ماہا کو چھوڑا اور اسے
 گود میں اٹھاتے ہوئے بیڈ کی طرف لے کر آیا اور اپنی شرٹ کے بٹن
 کھولتے ہوئے اس نے لائٹ اف کر دی۔

اور پھر وہ ماہا کے ہونٹوں کو نہ جانے کتنی دیر ہی اپنے ہونٹوں میں لیے پیاس
 بجھاتا رہا اور پھر ایسے ہی ساری رات اپنی شدت ماہا پر نچھاور کرتا رہا رات کے

چار بجے وہ ماہا سے جدا ہوا اور اسے ہی اپنے بازو پر اس کا سر رکھے اس کے بالوں کو اس کی کان کے پیچھے کرتا ہوا اس نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر اسے اب ایسے ہی سینے سے لگائے نیند کی وادیوں میں اتر گئے۔ ماہا کو بھی نہ جانے کتنا ہی سکون ملا تھا اس کی پناہوں میں ا کے وہ بھی تو اس کے لیے کتنا ترپنی تھی کیسے اس نے وہ دن گزارے تھے اس سے دوران اس کا محبوب اس کی محبت اس کا محرم بن کے اس کے ساتھ تھا وہ کیسے نہ خوش ہوتی۔۔

صبح کے اٹھ بجے عادل نے ماہا کو جگایا۔۔

ماہا اس کے جگہ تے ہی اٹھی اور اسے دیکھنے لگی۔۔

چینج کر لو اور یہاں سے جاؤ۔۔

ماہا کو اس کے بولنے کا انداز بہت عجیب سا لگا۔

پھر رہاء کی طرف جانے کا سوچتی ماہا آرام سے اٹھی اور اپنے کپڑے اٹھاتی ہوئی واش روم میں چلی گئی تھوڑی ہی دیر میں فریش ہو کر باہر آئی تو عادل اسے سامنے ہی ملا۔

عادل نے ماہا کو باہر اتے ہوئے دیکھتا تو اپنے بیٹھ کے ساتھ والے ٹیبل سے نکاح نامے کو اٹھاتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

پھر عادل نے اس نکاح نامے کو ماہا کی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے اسے چار حصوں میں پھاڑ کر اس کے منہ پہ مارا۔

نکاح ختم کہانی ختم اور اب نکلویہاں سے تم جیسی لڑکی صرف وقت گزاری
کے لیے ہوتی ہے اسے بیوی نہیں بنایا جاتا اور ہاں یہ نکاح میں نے اس لیے
کیا تھا کہ میں کوئی بھی گناہ نہیں کرنا چاہتا۔ اور اب تم جاسکتی ہو تمہیں بھی تو
محبت ہے تو تمہیں بھی افسوس نہیں ہوگا کہ تمہیں کچھ ملا نہیں کافی انجوائے
کیارات کو تمہارے ساتھ۔۔

عادل۔۔۔۔

ہاں عادل کیا تم جب چاہو تب کسی کی زندگی میں اجاؤ تم جو چاہو وہ ہو جائے
تمہیں کیا لگتا ہے تم جیسا چاہو گی ویسا ہو جائے گا تم جب کسی کو ٹھکراؤ گی چلا
جائے اور جب کسی کو اپنا ناچا ہو تو وہ اجائے۔۔

نہیں ماہامیڈم تم نے میری محبت کو ٹکرایا بھری محفل میں میرا مذاق اڑایا
پتہ ہے تم نے تو مجھے مرنے پر مجبور کر دیا مگر میں ٹوٹا نہیں خود کو سنبھالا
تمہارے دھوکے نے مجھے دیکھو کیا سے کیا بنادیا ہے اور یہ جو میں اب بن
چکا ہوں اس کی وجہ تم ہو۔

چلو باتیں زیادہ نہیں کرتے جو ہونا تھا ہو گیا تم جاسکتی ہو یہاں سے اب۔
ماہ حیرانی سے عادل کو دیکھ رہی تھی کہ وہ کیسے اس کے ساتھ نکاح کر کے
اسے جانے کا کہہ رہا ہے۔۔

عادل میں تمہاری بیوی ہوں اگر تم نے مجھے اپنا نہیں تھا تو نکاح میں کیوں
لیا ماہا عادل کی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔

عادل ایک قدم اس کے پاس ہوتے بولا۔ نکاح میں نے تمہیں تمہارا
گھمنڈ توڑنے کے لیے لیا اور جو تم نے میرے ساتھ کیا اسے سود کے ساتھ
لوٹانا بھی تو تھا۔۔۔

اس کا مطلب تم نے مجھے معاف نہیں کیا تم نے مجھ سے بدلہ لیا ہے۔
پھر معاف نہیں کرنا تھا تو صاف کہتے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔

میں ایک ہی بات بار بار دہرانا نہیں چاہتا کہا تھا نا تمہارا گمبھیر توڑنا چاہتا تھا
اس کو توڑ چکا ہوں اب جاؤ یہاں سے نکلو اب میرے پیچھے آنے کی ضرورت
نہیں ہے مجھے تم میں ذرا بھی دلچسپی نہیں ہے تو تم جاسکتی ہو۔۔

نہیں عادل تو میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میں تم سے محبت کرتی ہوں اور
اپنا نام دینے کے بعد تم ایسا نہیں کر سکتے۔ میں نے جو کیا سو کیا اس کی معافی

بھی تو تم سے مانگی دیکھو تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میں مر جاؤں گی
تمہارے بغیر۔۔

ٹھیک ہے جو کل مرنا چاہتی ہو وہ آج مر جاؤں میری بلا سے۔۔۔

ع۔۔ عادل میں۔

ماہا کے منہ سے الفاظ نکلتا مشکل ہو گئے تھے اور عادل اسے اس طرح تڑپتے
ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے ماہا پھٹے ہوئے نکاح نامے کے کاغذوں کو اٹھاتے
ہوئے بولی۔۔

میں ایسا کر چکا ہوں اور ہاں تمہارے پاس کوئی ثبوت کوئی گواہ نہیں ہے کہ ہم دونوں کی شادی ہوئی ہے نہ ہی تمہارے پاس نکاح نامہ ہے جس کی بنیاد پر تم کہہ سکو گے ہماری شادی ہوئی ہے تو جاؤ اب اپنی زندگی انجوائے کرو اب تم نہ کسی اور کی ہو سکتی ہو اور نہ ہی میں خود اپناؤں گا۔

عادل یہ کہتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑتا اسے کھینچتے ہوئے نیچے لے کے آیا اور گھر سے باہر نکال دیا۔

جیسے ہی عادل نے اسے گھر سے باہر نکالا تو وہ گیٹ کے پاس ہی باہر منہ کے بل گری اور اپنے پنچوں کے بل اٹھتی ہوئی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

جہاں عادل گیٹ کے سامنے ہی بیزار سے چہرے پر اثرات لائے کھڑا تھا۔

ماہا اٹھی اور کھڑی ہوئی اور پھر اس نے ایک طرف دیکھا جہاں سے
 گاڑی آرہی تھی اور اس نے مسکرا کر عادل کی طرف دیکھا۔
 شاید تمہیں مجھ سے بدلہ لے کر خوشی مل گئی ہو اگر ایسا ہے تمہیں اس سے
 بھی بڑی خوشی دینے جارہی ہوں ہمیشہ خوش رہنا ماہا یہ کہتی ہوئی جیسے ہی
 گاڑی پاس آئی تو اچانک اس کے سامنے ہوئی ماہا گاڑی سے ٹکرائی اور روڈ
 سے دور جا گری

عادل کو یہ امید نہ تھی کہ وہ اس کے سامنے ہی ایسا کچھ کرے گی اسے تو
 یقین تھا کہ وہ مغرور سی لڑکی ہے اگر اس کے غرور کو ذرا سی ٹھیس پہنچائی تو
 وہ اسے نوچ ڈالے گی مگر یہ تو اس کی سوچ سے برعکس نکلا کہ ماہا نے ویسا
 کوئی بھی ایریکشن دیے بنا خود کی زندگی ختم کرنا چاہی اور اس نے کہا بھی تھا
 کہ وہ مر جائے گی اور وہ اب اس کے سامنے ہی خون میں لپیٹی روڈ پہ پڑی
 تھی۔



رہا بچوں کو لے کر باہر آئی اور انہیں پیچھے فضیلہ کے حوالے کرتے رہا۔
 ان کی طرف کا دروازہ بند کرتے گاڑی ڈرائیو کرنے بیٹھی تو اسے اپنے پیچھے
 ہی ہابیل اتنا نظر آیا وہ ہابیل کو دیکھتی جلدی سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگی اتنی
 ہی دیر میں ہابیل بھی دوسری طرف سے آتے ہوئے اس کے ساتھ فرینٹ
 سیٹ پر جلدی سے بیٹھا اور بولا۔



رہا پلیمیری بات سنیں۔

اب سننے کے لیے کیا بچا ہے جو سنانے آئے ہو رہا غصے سے بولتی ہوئی گاڑی
 کو اوور سپیڈ میں سٹارٹ کرتی وہاں سے نکال چکی تھی۔

رہا دھیان سے ڈرائیو کریں۔

تم کون ہو تم میری فکر کرنے والے ہاں میں مروں یاں جیوں تمہیں اس
سے کیا۔۔

رہا ہا بیل کے بولتے اور غصے میں آئی۔۔۔

اپ کو جو غصہ ہے مجھ پہ نکال لیجئے گا پر ڈراؤ دھیان سے کریں۔۔۔

رہا پیسلے ہی غصے میں تھی اور پیچھے اس کے بیٹے نے روک کر کھڑا ہوا
تھا۔۔

قیدار تم چپ کرتے ہو کہ لگاؤں ایک رہا پیچھے کی طرف مڑتی بولی اور پھر آگے کی طرف دیکھتے ہوئے گاڑی چلانے پر دھیان دیا۔۔

قیدار بیچارہ رہا کی ڈانٹ سنتے ہی اور سسکنا شروع ہو گیا تھا۔۔

ہائیل نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا اور پھر پیچھے کی طرف مڑتے ہوئے اس نے قیدار کو فضیلہ سے لیتے ہوئے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا اور اسے اٹھاتے دیکھتا رہا بھی رونے شروع ہو گئی۔۔۔

ہائیل نے جب تارا کو بھی روتے ہوئے دیکھا تو بولا۔

میری گڑیا اجاؤ اجاؤ تم بھی اجاؤ قیدار کو ایک طرف کرتے ہوئے اس نے پیچھے سے تارا کو بھی اٹھا کر آگے لے لیا۔۔

ہائیل دونوں بچوں کو دیکھتے ہوئے بے انتہا پیار کرنے لگا۔۔

میری جان بابا کی جان۔ ہائیل کبھی قیدار کے گال چومتا تو کبھی تارا کے۔۔

تارا تو اس انسان کو دیکھ کر کافی خوش دکھ رہی تھی اور وہ کبھی ہائیل کے بالوں کو دیکھتی تو کبھی اس کی داڑھی کو جب کہ قیدار کو اس انسان سے کوئی مطلب نہ تھا اس کا تو یہ مشن تھا کہ وہ کیسے بھی کر کے ڈرائیو کرتی ہوئی اپنی ماں کی گود میں جائے اور گاڑی کو چلائے۔۔

رہا تیز ڈرائیو کرتی ہوٹل پہنچی اور گاڑی کو پارک کرتی زور سے دروازے کو بند کرتی دوسری طرف آئی اور اس نے گاڑی کے گیٹ کو کھولتے ہوئے ہائیل کی گود سے پہلے قیدار کو اٹھا کر فضیلہ کی طرف بڑھایا

اور پھر تارا کو اٹھاتی ہوئی ہوٹل کے اندر داخل ہوئی ہانہیل بھی جلدی ہی اس کے پیچھے داخل ہوا۔

رہاء روم میں پہنچی تو اس نے فضیلہ کو ماہا کے روم میں بیچ دیا۔

اور وہ بچوں کو بیڈ پر بٹھاتی انہیں کھلونے دیتی ہوئی پیچھے مڑی اور ہانہیل کی طرح اتے ہوئے اس نے سینے پر ہاتھ باندھے اور اسے دیکھتے ہی بولی۔

ہاں تو مسٹر ہانہیل کیا کر رہے ہو یہاں۔۔۔

پلیز رہاء میری بات تو سن لو ہانہیل اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے آگے ہوا تو رہاء نے ایک قدم پیچھے لیا اور ہاتھ سے اسے دور رہنے کا کہتی ہوئی بولی۔

ہاں تم بولو میں سن رہی ہوں وہ کیا ہے نا تمہاری ہی تو چلتی اتنی ہے ہر جگہ اس لیے اب بھی تم اپنی چلاؤ گے تو بولو میں سن رہی ہوں۔۔۔

نہیں رہا اب اب بولو گئی اور میں سنوں گا اب جیسا چاہو گی ویسا ہو گا میں نے ہمیشہ اپ پر اپنی مرضی مسلط کی مگر اب ایسا نہیں ہو گا بس میں اپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اپ اور بچوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔

کیسے رہنا چاہتے ہو میرے ساتھ تم تو مجھے طلاق دے چکے ہو۔۔۔

رہا اب بھی جانتی ہیں کہ میں نے بس ایک ہی سائن کیا پیپر پر نہ تو وہ الفاظ میں نے بولے اور نہ ہی میرے ہاتھوں نے ساتھ دیا گے کچھ لکھنے کا اور وہ

سب میں نے اپ کے لیے کیا اپ مجھ سے طلاق چاہتی تھی میں نے اپ کی خوشی کے لیے وہ سب کیا۔۔ میں رجوع کرنا چاہتا ہوں۔۔

رہا ہانہیل کی طرف بڑی اور بولی۔۔ واہ میری خوشی جب تمہیں پتہ چلا کہ مجھے تمہاری عادت ہو گئی ہے میں تمہارے لیے اپنے دل میں جذبات رکھنے لگی ہوں تو تم نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہانہیل تم اے ہی میری زندگی میں مجھے اکیلا کرنے کے لیے تھے پہلے اپنوں کے رشتوں کا تھوڑا بہت سہارا تھا کہ وہ ہیں مگر تمہارے اتے یہ سب رشتے مجھ سے چھن گئے اور جس رشتے کو میں نے سب سے بہتر اور سب سے اول رکھا اس نے مجھے دھوکا دیا۔۔

تمہیں پتہ ہے اُس وقت میں کس افیت اور کس تکلیف سے گزری رہی تھی یہ تمہاری اولاد تمہیں پتہ ہے نا میں بچے نہیں چاہتی تھی تب۔۔ مگر تم

مجھے دو بچوں کی ماں بنا کر چلے گئے تم میری ماسنڈ ہیلتھ تک نہ سمجھ سکے وہ کیا ہے تم نے اپنی جان چھڑانا ضروری سمجھا رہائی پانا ضروری سمجھا۔

نہیں رہا ایسا بالکل نہیں میں آپ سے کبھی رہائی مر کر بھی نہیں پانا چاہوں گا میں رعونج چاہتا ہوں آپ سے ہم ابھی بھی نکاح میں ہیں۔

ہاں بیل رہا کی طرف بڑھا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولا۔

رہا سب میری غلطی تھی میں متا ہوں آپ کیا سزا دو گی مجھے۔ آپ جو کہو گی میں خوشی خوشی قبول کروں گا جیسا کہوں گی ویسا ہو گا۔

رہاء نے ہانپیل کی آنکھوں میں دیکھا جہاں رہاء کی آنکھوں میں آنسو تھے اور
یہاں ہانپیل کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھی رہاء نے ہانپیل کے ہاتھوں کو
پکڑتے ہوئے نیچے کیا اور بولی۔۔۔ میں نے رعونج کیا۔۔۔ اور اس سے
لیپٹ کر رونے لگی۔۔۔

کیوں چھوڑ کے چلے گئے تھے مجھے بتاؤ۔۔۔۔

تمہیں اندازہ بھی ہے کتنا تمہارے لیے میں روئی ہوں کتنی مجھے تکلیف ہوئی
ہے۔۔۔

رہاء اس سے تھوڑی دور ہوتی اس کے سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے
مارتی ہی بولی۔۔۔

اور یہ دوپتہ بھی ہے انہیں سنبھالنا کتنا مشکل ہے میرا جینا حرام کر دیتے
ہیں ایک چپ ہوتا ہے دوسرا رونے لگتا ہے تمہیں پتہ ہے ان دونوں نے

مجھے کس قدر تنگ کیا ہے رات میں سونے نہیں دیا مگر تمہیں کیا تم تو خوش تھے نا اپنی زندگی میں۔۔۔

شکر یہ میری جان۔۔۔ بہت بہت شکر یہ۔۔۔ میری جان میری زندگی تمہارے بغیر کیسی تھی یہ صرف میں جانتا ہوں یا میرا خدا جانتا ہے۔۔۔

اپ مجھ سے پوچھو میں آپ کے بغیر زندہ تو تھا مگر ایک مشین کی طرح جسے بس دن رات کام کرنا تھا اس کی بس دنیا ہی کام تھی آپ کے بغیر آپ کا ہانبل کچھ نہیں ہے۔ اور آپ کو ان سے شکایت ہے نا ہانبل اپنے بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا اور پھر دوبارہ سے رہا کو اپنی باہوں کے گھرے میں لیتا ہوا بولا اب آپ فکر مت کرو اب انہیں ان کا بابا سنبھالے گا۔ اور پھر ہانبل اپنے بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں اواز دیتا بولا دیکھو سن رہے ہو تمہاری ماں مجھ سے شکایت کر رہی ہے تم دونوں کی بہت تنگ کیا

ہے نا تم دونوں نے میری بیوی کو اب تم لوگ اپنے باپ کے ہاتھ لگے ہو
دیکھتا ہوں کیسے تم لوگ تنگ کرتے ہو میری بیوی کو۔۔۔

رہا پہلی بار اس طرح اپنے بچوں کو ان کے بابا سے ڈانٹ پڑتے ہوئے دیکھ
کر ہنسی۔۔۔

رہا کہ ہنستے ہی ہانپیل نے بے انتہا پیار بھری نظروں سے رہا کو دیکھا جہاں
اس کی گال پر دو ڈمپل ظاہر ہو رہے تھے۔

ہانپیل بے اختیار ہوتا شدت بھرا بوسہ رہا کے گال پر دیا اور بولا۔ یہ جواب
کی ڈمپل ہے نا ان پر تو پہلے دن سے میری نظر ہے اور اب کو ایک چیز
دکھاؤں شاید یہ اب کو یاد ہو ہانپیل نے رہا کو چھوڑا اور اپنا والٹ نکالا اور اس
میں سے ایک ایرنگ نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور رہا کو دکھایا۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔ رہا نے اس کی ہتھیلی پر پڑے ہوئے ایرنگ کو دیکھ کے کہا۔
جب آپ پہلی بار مجھ سے ملی تھی یہ آپ کا ایرنگ مجھے آپ کی گاڑی میں ملا
تھا بس ایک یہی چیز میرے پاس آپ کی تھی جسے میں دن رات دیکھتا اور
آپ کو یاد کرتا رہتا تھا میں نے شکر کیا آپ کا کچھ تو میرے پاس ہے۔۔

ہائیل رہا کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے ایرنگ کو رہا کی ہتھیلی پہ رکھتے ہوئے
بولا کیا آپ اپنے شوہر کو معاف کر دیں گی ہر غلطی کے لیے میں آپ کے
بغیر نہیں جی سکتا ہے۔۔۔

رہا اپنے آنسو پہنچتی ہائیل کے قریب ہوئی اور اس کے گلے لگ گئی میں نے
معاف کیا تمہیں اب کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا۔ ہائیل بھی اسے اپنی
باہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولا کبھی بھی نہیں جاؤں گا آپ کا بہت

بہت شکریہ مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے مجھے اولاد دینے کے لیے۔

اور پھر کافی دیر ایسے ہی وہ دونوں کھڑے ایک دوسرے کی دھڑکنیں محسوس کرتے رہے۔ ہابیل نے رہاء کو تھوڑا سا ہٹایا اور اس کے چہرے پہ جھکنے لگا تو رہاء نے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور بچوں کی طرف اشارہ کیا۔

ہابیل اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے رہاء کے ماتھے پر شدت بھرا بوسہ دیا۔۔ تب ہی ہابیل کو اپنی ٹانگوں کے پاس نیچے کچھ محسوس ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس کا بیٹا قیدار اسے پکڑتے ہوئے اپنی ماں سے دور کر رہا تھا۔

ہابیل نے رہاء کو چھوڑا اور نیچے جھکتے اپنے بیٹے کو اٹھالیا۔ اور اسے بھرپور پیار کرنے لگا تو وہ روتے ہوئے رہاء کی طرف لپکا۔

رہاء نے مسکراتے ہوئے کہا یہ پیار بس میں برداشت کر سکتی ہوں آپ کے بچے نہیں اور اسے بھوک لگی ہوگی اس لیے رو رہا ہے رہاء کمرے میں ہی پڑے ہوئے چھوٹے سے فرج کی طرف گئی اور وہاں سے دودھ کی بوتل نکالتے ہوئے بیڈ کی طرف آئی اور ہانپیل کو اسے بیڈ پر لٹانے کا کہا۔۔۔

اچھا یہ بات ہے میرے شہزادے کو بھوک لگی ہے ہانپیل اسے بیڈ کی طرف لاتے ہوئے بولا اور پھر اس کی ماں کے حوالے کیا۔۔۔

رہاء نے قیدار اور تارا کو دودھ پلایا اور پھر وہ کچھ ہی دیر میں سو گئے۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ بیٹھ کے ایک طرف رہاء اور دوسری طرف ہانپیل اور بیچ میں ان دونوں کے بچے سو رہے تھے ہانپیل تارا کو دیکھتے ہوئے بولا یہ بالکل آپ پر گئی ہے۔۔۔

رہا بھی مسکراتے ہوئے بولی ہاں یہ بس دکھنے میں میرے پہ گئی ہے اس
کی شیطانیاں تو اللہ معاف کرے۔۔

کیا پتہ آپ بھی بچپن میں ایسی ہی شیطان ہوں۔۔

نہیں میں تو ایسی نہیں تھی یہ دونوں تم پہ گئے ہیں ضدی اور اپنی ہی کرنے
والے۔

ہاں بیل ایسے ہی رہا کو بولتے ہوئے غور سے دیکھ رہا تھا۔

ہاں بیل نے جب رہا کی کسی بھی بات کا جواب نہ دیا اور ایسے ہی رہا کو دیکھتا رہا
تو رہا بولی ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔

دیکھ رہا ہوں کہ میری بیوی تو اور بھی حسین ہو گئی ہے اور اب لگتا ہے دو
کے بجائے تین کی محنت کرنی پڑے گی۔۔۔

رہا ہابیل کی بات کا مطلب سمجھتی تو تکیا اٹھا کر اس کو مارا۔۔ ہابیل
مسکراتے ہوئے اٹھا اور زمین پر گرے ہوئے تکیے کو اٹھا کر رکھتا ہوا گھومتے
ہوئے رہا کی طرف آیا اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اسے کھڑا کیا اور پھر
رہا کہ بالوں میں اپنے ہاتھ کو لے جاتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا اور
اس کے خوبصورت لبوں کو اپنی شدت کا نشانہ بنانے لگا رہا بھی اس کے
کالر پکڑتے ہوئی اپنے ہاتھ کو ہابیل کے دل والی جگہ پر رکھتی اس کی جنونیت
کو برداشت کرنے لگے تھوڑی دیر میں ہابیل نے رہا کو ازادی تو رہا
گھیرے گھیرے سانس لیتے ہوئے اس کی طرف دیکھنے لگی ہابیل دوبارہ سے
اس کے چہرے پر جھکا پھر اس کے چہرے کے تمام نقشوں کو چومنے لگا پھر
اپنی پیاس بجھانے کے بعد اس سے دور ہوا اور اس نے اپنے بچوں کی طرف

دیکھا جو ہاتھ پاؤں پھیلائے دونوں بیڈ پر سوئے ہوئے تھے ہابیل اگے بڑھا
دونوں کے اوپر صحیح سے دیتارہاء کی طرف مڑا اور اور بلیںکٹ کو اٹھاتا ہوا ان
اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اٹھا کر ایک طرف پڑے ہوئے صوفے
کی طرف آیا۔

اس نے رہاء کو صوفے پر لٹایا اور اس کے اوپر جھکتا ہوا اس کی سانسوں کو قید
کر گیا۔

نہ جانے کتنی دیر رہاء ہابیل کے سینے سے لگی رہی اور ہابیل بے انتہا پیار سے
اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلاتا رہا اور وہ اس سے نہ جانے کیا باتیں
کرتی رہی اور ایسے ہی وہ ایک دوسرے سے لپٹے صوفے پر سو گئے



عادل اس وقت ہاسپٹل میں بیٹھا اپنے بولے ہوئے الفاظ کو یاد کر رہا تھا جو اس نے کہا تھا وہ اس نے کر دکھایا تھا مگر یہ کیسی محبت تھی اس کی جس نے اپنے محبوب کو ہی تکلیف پہنچائی اس نے اسے نیچا دکھایا تو اس نے کون سا اسے چھوڑا۔ ماہا اور اس میں کیا فرق رہا۔ محبت کرنے والے تو محبوب کے لیے مر مٹتے ہیں مگر اس نے تو اپنے ہی محبوب کو مرنے تک پہنچا دیا۔

عادل یہ سب کچھ سوچتا ہوا اپنے ہاتھوں اور کپڑوں کو دیکھ رہا تھا جو ماہا کے خون سے رنگے ہوئے تھے۔۔۔

اور تب ہی انی سی یو سے نرس باہر نکلی تو وہ جلدی سے اٹھا اور نرس سے پوچھنے لگا۔ سسٹر بتائیں وہ۔۔ وہ کیسی ہے۔

دیکھیں اپ کی پیشینٹ کی حالت بہت نازک ہے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ان کا سارا بلڈ ویسٹ ہو چکا ہے ڈاکٹر اپنی کوشش کر رہے ہیں اپ دعا کریں کہ وہ

بچ جائیں نرس یہ کہتی ہوئی جلدی سے اگے بڑھ گئی اور عادل کسی ہارے انسان کی طرح وہیں گرتا ہوا نیچے بیٹھ گیا۔

پھر کچھ دیر میں ڈاکٹر ائی سی یو سے باہر نکلا تو وہ عادل کو دیکھتا بولا عادل صاحب اپ کی بیوی کا ہم نے اپریشن کر دیا ہے ان کے سر پر چوٹ بہت گہری آئی ہے اور ہم اپ کو کوئی بھی جھوٹی امید نہیں دیں گے اگر انہیں 24 گھنٹوں میں ہوش آجاتا ہے تو ٹھیک ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے اپ خود کے دل دماغ کو اتار رکھیں کسی بھی حادثے کے لیے۔

عادل کا دل بند ہونے لگا تھا ڈاکٹر کی بات سنتے ہوئے پھر کھود کو سمجھالتے بولا۔۔۔ اپ کا کیا مطلب کیا ہو سکتا ہے۔ کچھ بھی سے کیا مطلب ہے اپ ڈاکٹر ہے اپ لوگوں کی زندگی بچاتے ہیں تو پھر کیسے ایسے کہہ سکتے ہیں۔۔

عادل صاحب ہم ڈاکٹر ہے خدا نہیں ہم کو شش کر سکتے ہیں۔۔
باقی زندگی موت اوپر والے کے ہاتھ میں ہے۔۔

اسے کچھ نہیں ہو گا میری ماہا کو کچھ نہیں ہو سکتا عادل بکھلائے ہوئے انسان
کی طرح بولا۔۔

دیکھیں عادل صاحب اپ خود کو سنبھالیں ان کی جو حالت ہے ہم وہی
دیکھتے ہوئے اپ کو بتا رہے ہیں اپ بس دعا کریں ڈاکٹر یہ کہتا ہوا اگے بڑھ
گیا تو عادل بھاگتا ہوا ائی سی یو کے دروازے کے پاس آیا اور اس نے اندر دیکھا
ماہا پیٹوں سے لیٹی ہوئی تھی اور چہرے پر اکیسجن لگی ہوئی تھی۔۔

عادل اپنے انسو پہنچتا ہوا ہاسپٹل سے باہر نکلا اور پاس ہی مسجد میں پہنچا
عادل نے وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کی۔

عادل اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے مسجد کی چھت کی طرف دیکھ رہا تھا اور خاموش سے اس کی آنکھوں سے انسو بہہ رہے تھے۔

اے میرے اللہ مجھے معاف فرمادے تو نے مجھے میری محبت دی اور میں اس کے ساتھ نادانی میں کیا کر گیا۔ میرے مولا مجھے معاف فرمادے میری محبت میری چاہت کو اس کی سانسوں لوٹا دے میرے پروردگار مجھ پہ رحم کر میں بہت گنہگار بندہ ہوں تیرا اس گنہگار کو معاف فرما میری اللہ میری ماہا کو زندگی دے اس کے بدلے میں چاہے میری سانسیں چھین لے عادل ایسے ہی کافی دیر اللہ سے معافی مانگتا رہا اور ماہا کی زندگی کی دعا کرتا رہا اور پھر وہ اٹھا اور باہر نکال کر کانپتے ہاتھوں سے ہانپیل کو کال کی اور اسے ہاسپٹل آنے کا کہتا ہوا خود ہاسپٹل گیا جہاں عادل جاتے ہی آئی سی یو کے اندر داخل ہوا اور اہستہ اہستہ چلتا ہوا ماہا کے پاس آیا۔

اور اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اپنی اونٹوں سے لگایا اور پھر ایسے ہی اس کے ہاتھ کو پکڑے بولا۔۔۔

ماہا مجھے معاف کر دو میں اپنے بدلے کی اگ میں اندھا ہو گیا تھا مجھے لگا کہ شاید میں تمہارے ساتھ یہ سب کروں تو تمہیں میری تکلیف درد کا اندازہ ہو پائے مگر میں یہ نہ جان پایا کہ اللہ نے مجھے میری محبت میرے صبر اور اس تکلیف کے بدلے ہی تو عطا کی تھی۔۔۔ ماہا تم چاہے زندگی بھر مجھ سے بات مت کرنا چاہے تم۔۔۔ ہمیشہ مجھ سے دور رہنا مگر پلینز مجھے چھوڑ کر مت جانا اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو عادل بھی زندہ نہیں رہے گا۔۔۔ وہ ایسے ہی ماہا کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے سے اسے ہانپل اور رہا آئی سی یو میں داخل ہوتے ہوئے نظر آئے۔۔۔

رہا بھاگتی ہوئی ماہا کی طرف آئی اور بولی۔

کیا ہوا ماہا کو۔۔

اب عادل کو سمجھ نہ رہا تھا کہ وہ انہیں کیا بتائیں۔

پھر تھوڑی دیر رکتے ہوئے بولا۔

وہ۔ بھابھی اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

کیسے کب تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں رہا یہ کہتے ہوئے ماہا کی طرف بڑی اور اس کے ہاتھ کو پکڑتی بولی۔

ماہا پلیزا اٹھو۔۔

اور پھر عادل کی طرف ہوتی بولی ڈاکٹر نے کیا کہا یہ ٹھیک تو ہو جائے گی
نا۔۔۔

عادل پہلے رہا اور پھر ہاتیل کی طرف دیکھتے ہیں بولا ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ
24 گھنٹے کے اندر حوش نہ آیا تو۔۔۔ تو کیا عادل۔۔۔ ہاتیل اس کے رکنے پر
بولا۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ 24 گھنٹوں میں حوش آنا ضروری ہے نہیں تو کچھ کہا
نہیں جاسکتا اور بھائی اسے اٹھ گھنٹے ہو چکے ہیں اس طرح پڑے یہ اٹھ کیوں
نہیں رہی پلیز اپ اسے بولے اٹھ جائے عادل ماہا کی طرف دیکھتے ہوئے
بولا تو ہاتیل اس کی طرف بڑھا اسے اپنے گلے کے ساتھ لگایا۔۔۔

عادل کچھ نہیں ہوگا تمہاری ماہا کو سب ٹھیک ہو جائے گا میں ابھی ڈاکٹر سے بات کر کے اتا ہوں ہا تبیل یہ کہتا ہوا عادل سے دور ہوا اور امی سی یو سے باہر نکلتا ڈاکٹر کی طرف گیارہا نے بھی ماہا کے گھر والوں کو کال کر کے سب کچھ بتا دیا ماہا کے ایکسیڈنٹ کا سنتے ہی ماہا کی فیملی اسلام آباد کے لیے نکل چکی تھی۔ اور پھر کچھ ہی گھنٹوں میں ماہا کو ہوش اچکا تھا عادل جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو ماہا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

رہا ماہا کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی جس نے عادل کو اندر اتے ہوئے دیکھا تو وہ باہر جانے لگی تو تب ہی ماہا بولی۔

رہا تم یہی رکو اور یہ جو شخص اندر آیا ہے اسے بولو میری نظروں سے دور ہو جائے۔۔۔

رہاء نے پہلے ماہا اور پھر عادل کی طرف دیکھا تو عادل نے اسے تسلی بخش اشارہ کیا کہ وہ سنبھال لے گا رہاء عادل کا اشارہ سمجھتے ہوئے ماہا کی طرف مڑی اور بولی ماہا تمہیں ایک بار بات کرنی چاہیے بات کرنے سے کچھ چیزیں حل ہو جاتی ہیں جو غلطی میں نے کی وہ تم مت کرو رہاء یہ کہتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی تو عادل جواب تک اتنی سی یو کے دروازے پر ہی کھڑا ہوا تھا اس کی طرف بڑھا۔۔۔

ماہا نے جب اسے اپنی طرف اتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

عادل اس کی طرف بڑھتا ہوا اس کے پاس آکر بیٹھا اور بولا جتنا ہوں اب تم میری طرف دیکھو گی بھی نہیں۔۔۔

پھر کچھ دیر چوپ رہنے کے بعد بولا تم صحیح ہو کر نا بھی ایسا ہی چاہیے میں تو پاگل ہوں بے وقوف جس نے اپنی محبت کو ایسے تکلیف پہنچائی ماہا تمہارا گنہگار تمہارے سامنے ہے تم جو سزا دینا چاہو مجھے قبول ہوگی۔

ماہا اس کی طرف چہرہ کرتی بولی تمہاری سزا یہ تھی کہ میں مرجاتی مگر تمہیں افسوس ہو رہا ہو گا نا مجھے زندہ دیکھ کے۔

افسوس کہ میں تمہیں خوشی نہیں دے پائی سکون نہیں پہنچا پائی معاف کرنا مجھے کہ میں زندہ بچ گئی جانتی ہوں کہ تمہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھے اس طرح زندہ دیکھ کر یقین کرو میں نے بہت کوشش کی تھی مگر بچ گئی۔ نہیں نہیں ماہا پلیز تم ایسے مت کہو۔۔

عادل تم یہاں سے چلے جاؤ میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔

مت دیکھو مگر میں اپنی بیوی کو چھوڑ کے نہیں جاؤں گا تمہیں جو کہنا ہے کہو
تمہیں مجھے بورا بلا کہنا ہے کہو مگر میں تمہیں چھوڑ کے کہیں نہیں جاؤں گا
پہلے میں جدائی برداشت کر چکا ہوں اب میں تم سے دور نہیں جاسکتا۔۔

عادل تم نے میری روح پہ وار کیا مجھے توڑ کے اب کہتے ہو کہ میں تمہاری
بیوی ہوں تم نے کہانا میں تو تمہارے۔۔۔ ان۔۔۔ انجوائمنٹ کا سامان
تھی۔۔

ماہاروتے ہوئے بولی تو عادل تڑپتا ہوا اس کے پاس ہوا اور بولا۔
نہیں نہیں پلیز ایسا مت کرو یہ دیکھو عادل اپنے دونوں ہاتھ جوڑے ماہارے
معافی مانگنے لگا۔

پلیز ماہار مجھے ایک بار معاف کر دو۔۔

اور تب ہی ایسی یو میں رہا داخل ہوئی تو عادل ماہا کے بیڈ سے اٹھتا ہوا تھوڑا دور ہوا اور اپنے انسو پہنچے اس نے۔

ماہا رہا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی رہا سے بول دو کہ اب جو بھی بات کرنی ہے جا کر میرے گھر والوں سے کرے اگر وہ مان گئے تو میں بھی اسے معاف کر دوں گی۔

رہا ماہا کی بات سنتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی عادل کے سامنے آئی اور بولی سون لی تم نے اس کے بات اب تیاری کرو میں اپنی دیور کا رشتہ لینے جاؤں گی عادل رہا کی بات پر مسکراتا ہوا ماہا کی طرف دیکھتا اور پھر رہا کی طرف دیکھتا ہوا ہاں میں سر ہلاتا بولا اپ اس کے پاس رہیں میں اتنا ہوں۔۔۔

عادل سیدھا مسجد میں گیا اور اس نے شکرانے کے نفل ادا کیے کہ اس کے رب نے اس کی غلطی کو معاف کرتے ہوئے اس کی محبت اسے دوبارہ سے لوٹادی تھی۔۔

اور پھر ایسے ہی کچھ ہی وقت میں کافی دھوم دھام سے عادل اور ماہا کی شادی کی گئی جس میں رہاء ہابیل کارپسپشن بھی شامل تھا۔



ایک سال بعد۔

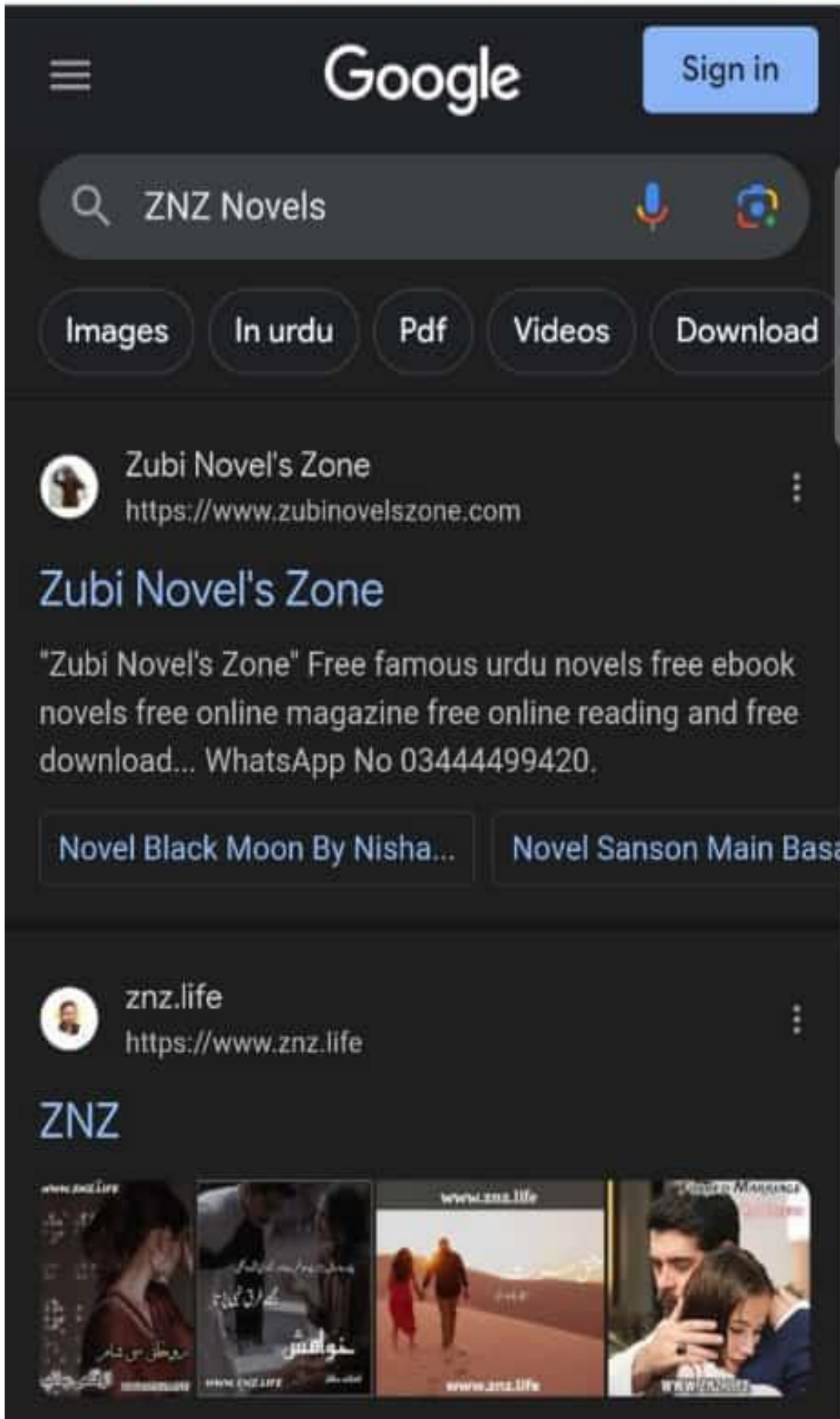
ہابیل اور عادل اپنا سب بزنس حیدر آباد سیٹل کر چکے تھے ہابیل نے ایک خوبصورت سامینشن خریدا تھا جس میں تین پورشن تھے منظر کچھ یوں تھا کہ حیدر بیچارہ بیٹھا اپنا کچھ کام کر رہا تھا خوبصورت سے لان میں اور تارا تھی

جو اسے کوئی بھی تنگ کرنے کا موقع اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھی قیدار کے ساتھ تو حیدر کی کافی اچھی دوستی تھی قیدار کی اپنے چاچو حیدر کے ساتھ کافی بنتی بھی تھی اور دوسری طرف عادل کی بیٹی ازیشہ ایک سال کی اس کے پاس ہی بیٹھی اپنے کھلونے سے کھیل رہی تھی اور ہانیہ کا بیٹا بھی ان کی طرف آیا ہوا تھا جو عادل کی بیٹی کو اٹھانے کی کوشش کرتا تو اسے قیدار ہاتھ تک نہ لگانے دیتا تھا۔ اور یہ منظر تھوڑی دور کھڑے سب قیدار اور طلحہ کی لڑائی دیکھتے سب مسکرا رہے تھے۔

THE END

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM  **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر

جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے

گے جسکی سکرین شاٹ آپ

سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی

ایک سائٹ وزٹ کریں اور

اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے

باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں

مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.zubinovelzone.in>

<https://www.znz.life>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>